

تصنيف لطيف

سلطان العارفين
حضرت سلطان باهُو عَلِيٌّ

حکم الفقر

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

مجسم و اجازت

سلطان العاشقین، خادم سلطان الفقر

سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ القدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

297.62
ب 22 مج
145425

Marfat.com

تمثیل لیفٹ

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان با حمود اللہ

حکی الفقرا

(ఆردو ترجمہ مع فارسی متن)

محکم و اجازت

سلطان العاشقین، خادم سلطان الفقر

سلطان محمد نجیب الرحمن

سروری قادری مدظلہ القدس

احسن علی

سروری قادری

© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب محکم الفقرا (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیف لطیف سلطان العارفین حضرت سخنی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

متجمم احسن علی سروی قادری
۱۴۴۷ھ ۲۰۱۷ء
معجم سلطان الفقیر پبلیکیشنز (رجڑو) لاہور
ناشر

بازاں نومبر 2016ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-54-1



سلطان الفقیر ہاؤس

4-5/A - ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصوہ لاہور۔ پوشل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

انتساب

از بحرا و انصار کتاب
و محکم الفقرا،

کے ترجمہ کو اپنے مرشد کریم

شیعی غوث الاعظم سلطان العاشقین، خادم سلطان الفقر

حضرت سخنی سلطان محمد نجیب الرحمن

مدظلہ الاقدس کی بارگاہ اقدس میں

اس امید کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ اس کاوش کو قبول فرمائیں
اور اس عاصی کو ہمیشہ اپنی رکاہ کامل میں رکھیں۔

فہرست

نمبر شمار	باب نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
01		پیش لفظ	05
02		سلطان العارفین حضرت سخنی سلطان باہو عہدیہ	07
03	محکم الفقرا	(اُردو ترجمہ) باب اول	16
04		باب دوم	25
05	باب سوم	ذکر اثبات فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	40
06	باب چہارم	ذکر اسم اللہ، حقیقت فقر عاشق فنا فی اللہ	60
07	باب پنجم	ذکر دعوت کامل، شرح دعوت کل و جزء، بزرگی و صغیری و دعوت یکدم و دعوت ساعت	70
08	محکم الفقرا	فارسی متن	79

پیش لفظ

آغاز از نامِ خدا جو حکیم و دانا اور بزرگ و برتر ہے۔ جس کے قبضہ قدرت اور ملک و تصرف میں ہر شے ہے۔ درود بر سید السادات نورِ مطلق، مظہرِ اُتم، زینتِ کائنات، باعثِ وجود کائنات آقا و مولیٰ اور طحا و ماویٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مطہرہ اور مقدسہ پر، جن کے وجود کی برکت سے کائنات شاد و آباد ہے۔

”محکم الفقرا“ سلطان العارفین حضرت سخنی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارکہ ہے۔ میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخنی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس نے مجھے سب سے پہلے محکم الفقرا کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی اپنی لاہوری سے مختلف قلمی و مطبوعہ نسخہ جات بھی مہیا کیے۔ میں نے محکم الفقرا کے ترجمہ کے لیے فقیر میر محمد اعوان کے مطبوعہ فارسی متن کو بنیاد بنایا اور فارسی متن کی اصلاح اور اردو ترجمہ کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ جات سے استفادہ کیا:

محکم الفقرا کے قلمی نسخہ جات

۱۔ قلمی نسخہ۔ نامِ کاتب و سالِ کتابت ندارد۔

۲۔ قلمی نسخہ از علیٰ محمد ولد محبت شاہ نوشته ۳ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ

محکم الفقرا کے مطبوعہ فارسی متن (اُردو ترجمہ کے بغیر)

۱۔ فارسی نسخہ مطبوعہ از فقیر میر محمد اعوان



مکنم الفقرا فارسی متن مع اردو ترجمہ

—

۱۔ مکنم الفقرا از ذا کثر کے۔ بی۔ نسیم۔ پارا اول اکتوبر 1997ء

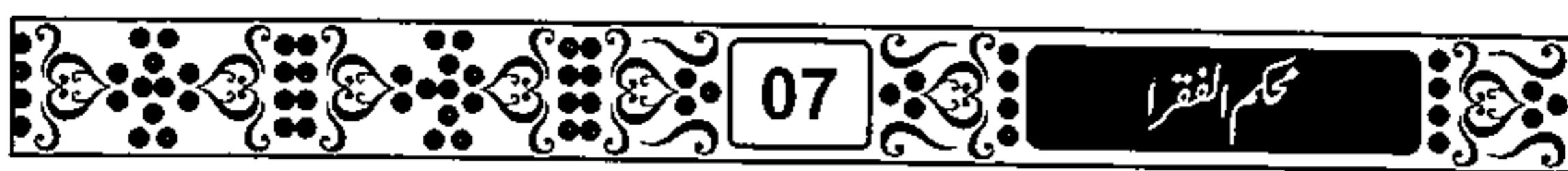
مکنم الفقرا اردو ترجمہ

—

۱۔ مکنم الفقرا از فقیر میر محمد اعوان۔ مطبوعہ محرم الحرام 1426ھ بمتابق فروری 2005ء
مکنم الفقرا کے ترجمہ کے دوران حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخنی سلطان محمد نجیب
الرحمن مدظلہ القدس کی ظاہری و باطنی مدد شامل حال رہی جس سے میں اس قابل ہوا کہ مکنم الفقرا
کا اردو ترجمہ فارسی متن کی روح اور معیار کو برقرار رکھتے ہوئے مکمل کر سکوں۔ اس کے ساتھ میں
شکرگزار ہوں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا، جو سلطان العارفین حضرت سخنی سلطان
باہوڑی کی کتب کی انگریزی زبان کی مترجم ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اس ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی بلکہ
مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ اللہ انہیں جزاۓ خیر عطا فرمائے۔ آمين

عاجز
احسن علی سروری قادری

لاہور
نومبر 2016ء



سلطان العارفین

حضرت سخنی سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ

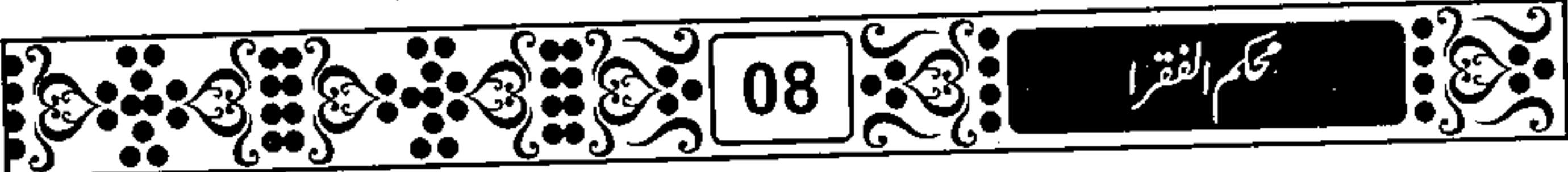


سلطان العارفین حضرت سخنی سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جماadi الثانی 1039ھ بروز جمعرات شور کوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم بازید محمد شاہ جہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ راستی بی بی ویہ کاملہ تھیں۔ سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزادوں کی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قرب حضور حق سے بچے کا نام ”باہُو“ بھی تجویز ہو چکا تھا لہذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپ کا نام باہُور کھا گیا۔

سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خون حیدری کی تاثیر اور اسم ہو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔

سلطان باہُو نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستی سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ہو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جا بجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ ”عین الفقر“ میں آپ کا ارشاد ہے:

☆ ”مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علم باطن کی



فتوات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں،۔

گرچہ نیست مارا علم ظاہر
ز علم باطنی جا گشنا طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علم ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علم باطن حاصل کر کے میں پاک و ظاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باہُور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قریبِ حق کی جنوبی میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گرد و نواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگان دین اور اولیاء کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپ کی لگن تو معرفت ووصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ اسی غرض سے ایک دن شور کوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھر سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابن ابی طالب ہیں اور اگلے ہی لمحے سلطان باہُور نے خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد یہی سوچ رہے تھے کہ شام کے آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے بارے میں رسالہ روحی شریف میں یوں فرماتے ہیں:

دستِ بیعت کرد مارا مصطفیٰ
خواندہ است فرزند مارا مجتبی
شد اجازت باہُور را از مصطفیٰ
خلق را تلقین بکن بہر خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرمایا کہ اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔



آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ کو سیدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیتِ مکمل کی اور مرشدِ کاملِ اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سید عبد الرحمن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسم اللہ ذات اور امانت فقر حاصل کی جواز سے آپ کا مقدر تھی۔

سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جامta ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پیروکار ہیں۔

سلطان باہُور حمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پروفائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیف مبارکہ ”رسالہ روحی شریف“ میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پرده اٹھایا۔ آپ فرماتے ہیں:

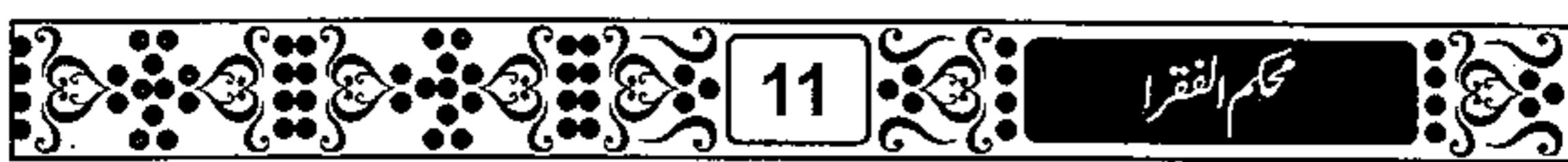
★ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشہ تہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی، اس کے حسن بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پر وانہ وار جل اُٹھے اور میمِ احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات و ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواح فقراء با صفاتِ اللہ بقا باللہ تصورِ ذات میں محو تمام مغزے بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے، اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔

انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حريم کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس و تنزیہ میں کوشش رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں، اور إذَا تَمَّ الْفَقْرُ

(رسالہ روحی شریف)

اسِمِ اللہِ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یا پ فرمایا اور انہیں راہِ حق کا ساکن بنادیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سر نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظوم کیا اور اسمِ اللہ ذات کے فیض و برکات اور حاضرات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوامِ الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اللہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبڑہ و دستار اور ورو و وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنج ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ ”محک الفقر کان“ میں فرماتے ہیں: یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے، ایک زائدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب ☆



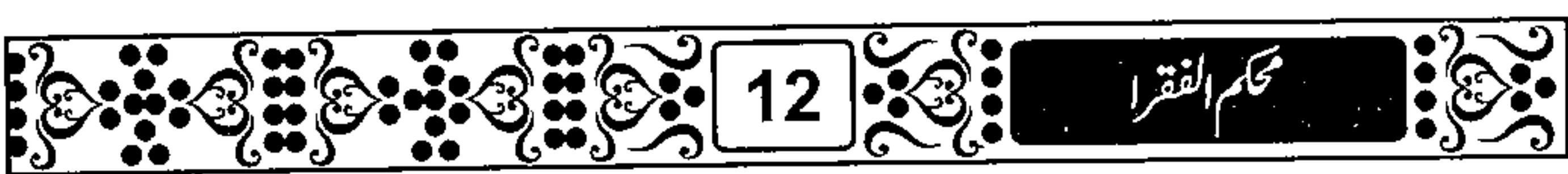
عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضرب میں لگاتا ہے، غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد و ونائے میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب وصال اور مشاہدہ دیدار سے مشرف ہو کر شوریہ حال رہتا ہے اور مرشد ایک ہی نظر سے طالب اللہ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصال پر ورگار سے مشرف کر کے حقِ الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابل اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والہ سالار ہوتا ہے۔ (محکم الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری انہیں کہتے ہیں جو زشیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہ تک ہر چیزان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتداؤ بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر مخت و ریاضت کے پتھر سے سرپھوڑتا رہے۔ (محکم الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باہُور حمت اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف سیسی (32) کے قریب دستیاب ہیں۔ آپ کی جو کتب تراجم کی صورت میں عوامِ الناس کے لیے دستیاب ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ ابیاتِ باہُو (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باہُو (فارسی) (۳)۔ عین الفقر (۴)۔ نور الہدی



(کلاں) (۵)۔ نور الہدی (خورد) (۶)۔ کلید التوحید (کلاں) (۷)۔ کلید التوحید (خورد) (۸)۔
محک الفقر (کلاں) (۹)۔ محک الفقر (خورد) (۱۰)۔ امیر الکونین (۱۱)۔ محکم الفقرا (۱۲)۔ کشف
الاسرار (۱۳)۔ گنج الاسرار (۱۴)۔ رسالہ روحی شریف (۱۵)۔ مجالستہ النبی (۱۶)۔ شمس العارفین
(۱۷)۔ جامع الاسرار (۱۸)۔ اسرار قادری (۱۹)۔ اورنگ شاہی (۲۰)۔ مفتاح العارفین
(۲۱)۔ عین العارفین (۲۲)۔ کلید جنت (۲۳)۔ قرب دیدار (۲۴)۔ تبغ برہنہ (۲۵)۔ عقل
بیدار (۲۶)۔ فضل اللقاء (کلاں) (۲۷)۔ فضل اللقاء (خورد) (۲۸)۔ توفیق ہدایت
(۲۹)۔ سلطان الوهم (۳۰)۔ دیدار بخش (۳۱)۔ محبت الاسرار (۳۲)۔ طرفۃ العین یا جلت الاسرار
(یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔

مناقب سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں
جواب تک ناپید ہیں (۱)۔ مجموعۃ الفضل (۲)۔ عین نما (۳)۔ تلمیز الرحمن (۴)۔ قطب
الاقطاب (۵)۔ شمس العاشقین (۶)۔ دیوان باہو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوان باہو (فارسی)
و ستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا انداز تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔ فارسی زبان میں ہی
مطالعہ کرنے پر اس قدر سروار اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ان کتب کا اعجاز یہ
ہے کہ نہ صرف صدق دل اور خلوص نیت سے پڑھنے والے کے قلب و روح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہ
حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل رہنمائی ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد
کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔ آپ کی کتب نہ صرف قرآن و سنت کے عین مطابق بلکہ قرآن و
حدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفت حق تعالیٰ اور دیدارِ حق
تعالیٰ کا پیغام ہے۔ تمام تر کتب اسم اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل و فقیر کامل کے فضائل پر مشتمل
ہیں۔ اپنی تصانیف مبارکہ کے متعلق سلطان باہو کا ارشاد ہے:

یعنی تالیف نہ در تصنیف ما ہر سخن تصنیف مارا از خدا



علم از قرآن گرفتم و ز حدیث ہر کر منکر میشود اہل از خبیث ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن و حدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پاک خبیث ہے۔

آپ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپ کی کتب بہترین رہنمای ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں آپ کا فرمان ہے:

اگر کوئی ولیٰ واصل عالم روحانی یا عالم قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہو گا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)
سلطان باہُور رحمۃ اللہ علیہ امانت فقر کے حصول کے بعد خالص و صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانت فقر منتقل کی جاسکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پاسکے فرماتے ہیں:

دل دا محروم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ہو

امیر الکونین میں فرماتے ہیں:

☆ میں تیس سال تک اس طالبِ حق کی تلاش میں رہا جس کو وہاں پہنچاؤں جہاں میں ہوں لیکن مجھے کوئی ایسا طالبِ حق نہیں مل سکا۔

بعد از وصال امانت فقر سلطان التارکین حضرت سخنی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدفن جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم مبارک پرمدینہ سے ہجرت کر کے دربار سلطان العارفین حضرت سخنی سلطان باہُور رحمۃ اللہ علیہ پر تشریف لائے تھے۔



امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخنی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدینی جیلانیؒ سلطان باہوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سید محمد عبداللہ شاہ مدینی جیلانیؒ کا دربار پاک فناں چوک تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور شرقیہ میں واقع ہے۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثاني 1102ھ بروز جمعرات بوقت عصر وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جہنگ کے نزدیک مر جمع خلافت ہے۔ ہر سال جمادی الثاني کی پہلی جمعرات کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہل بیت کی یاد میں مخالف منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باہوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

”جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہو گی۔ ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرا کیں گے اور علم باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔“

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپ کا کوئی غلام آپ کی روحانی رہنمائی میں آپ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہو گا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ سلطان باہوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخنی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاصدیق آپ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشش ہیں۔ آپ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور

مسلسل فیض یا بفرما رہے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے ذکر و تصور اور ذکر یا ہو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا، آپ مدظلہ الاقdes نے اسے عام کر دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقdes اس پر فتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلو قلوب سے نفسانی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبان دنیا کو طالبان مولیٰ بنار ہے ہیں۔ تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت اور ویب سائٹس کے ذریعے اسم اللہ ذات کی دعوت دنیا بھر میں پہنچائی جا رہی ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقdes نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کرسکا۔
دعوتِ حق کے متعلق سلطان باہو کا اعلان عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم
طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روز اول باخدا
ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتداء سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تا کہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے، ورنہ حق بے نیاز ہے۔
سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین، خادم سلطان الفقر حضرت سخنی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقdes کی تصانیف مبارکہ ”مشکل الفقرا“، ”محبتی آخر زمانی“ اور ”سلطان باہو“ کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم الفقرا

اردو ترجمہ

باب اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿اللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمَ الْأَنْوَافِ﴾

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے اسماء مقدس اور جس کی کبریائی عظیم ترین ہے۔

درود ہو سید السادات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل، اصحاب اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم اجمعین پر۔

جان لو کہ اس کتاب کا نام ”محکم الفقرا“ رکھا گیا ہے۔ اما بعد ضعیف و عاجز مصنف تلمیذ الرحمن سروری قادری بندہ باہو، فنا فی اللہ یا ہو ولد بازیڈ عرف اعوان جو کہ قلعہ شور (شور کوٹ) کے نواح میں رہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ آفات اور ظلم و ستم سے اس کی حفاظت فرمائے کہتا ہے کہ فقر میراج محمدی کا سلک سلوک ہے جو اہل بدعت اور استدرانج کو روکرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿أَهْلُ الْبِدْعَةِ كَلَابُ النَّارِ﴾

ترجمہ: اہل بدعت دوزخ کے کتے ہیں۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِأَيْتَنَا سَنَسْتَدِرُ جُهُمَّةً مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الاعراف-182)

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں ہلاکت کی طرف لے جائیں گے



اس طریقے سے کہ جس سے وہ لاعلم ہیں۔

جان لوکہ فقیر دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک سالک دوسرے عاشق۔ سالک صاحبِ ریاضت و مجاہدہ ہوتا ہے اور عاشق صاحبِ راز و مشاہدہ۔ سالک کی انہیاً عاشق کی ابتداء ہے کیونکہ عاشق کا کھانا مجاہدہ اور خواب مشاہدہ ہوتا ہے۔

بیت:

عشقت بتن آمد اکنون چہ کنم جان را
زیر آنکہ نتاید یک ملک دو سلطان را

ترجمہ: جب سے تیر عشق میرے وجود میں آیا ہے اب میں اپنی جان کا کیا کروں کیونکہ ایک ملک دو بادشاہوں کے زیر حکمرانی نہیں ہو سکتا۔

وسیلہ فقر کے لیے فقہ کی فضیلت بھی ہونی چاہیے ورنہ جاہل فقیر کس کام کا۔ فقر کی اساس یہ چار علم ہیں جو فقیر کو لایتحاج بنادیتے ہیں۔ اول علم نص و حدیث و تفسیر، دوم علم دعوت و تکمیر، سوم علم کیمیا و اکسیر اور چہارم علم زندہ قلب و روشن ضمیر۔ یہ چاروں علم اسم اللہ کی تاثیر سے منکشف ہوتے ہیں۔

بیت:

بیچ علمی بہتر از تفسیر نیست

بیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست

ترجمہ: کوئی بھی علم تفسیر کے علم سے بہتر نہیں اور کوئی بھی تفسیر تاثیر کے علم سے بہتر نہیں۔

اٹھارہ ہزار عالم اور طبقات میں موجود گل و جز اور اللہ کی جتنی بھی مخلوقات ہیں اور دونوں جہاں جاؤ داں سب اسم اللہ کی طے میں ہیں اور اسم اللہ قلب کی طے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذْ كُرِّأَ شَمَرِّيكَ﴾ (المرمل - 8)

ترجمہ: اور اپنے رب کے اسم (اللہ) کا ذکر کرو۔



﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (الشرا، 89)

ترجمہ: مگر وہ جو اللہ کے پاس قلب سليم لے کر آیا۔

قلب سليم وہ ہے جو حق تسلیم کرنے والا ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ﴾ (الجاذلہ، 22)

ترجمہ: یہ وہ ہیں جن کے قلوب پر ایمان لکھا جا چکا ہے۔

جیسے ہی مرشد کامل کی نگاہ طالب صادق کے قلب پر پڑتی ہے تو وہ اس پر اسم اللہ کی راہ کھول دیتی ہے اور طالب کا قلب ذکرِ اللہ کے باعث جوش میں آ جاتا ہے۔ اور اس قلب میں عشقِ الہی جاگ اٹھنے کے باعث خناس و خرطوم جل جاتے ہیں اور دل کا راز پارہ پارہ ہو جاتا ہے (یعنی کھل جاتا ہے)۔ صاحبِ استغراق کو ریاضت کی کیا حاجت، کہ اس کی مستی ہو شیاری اور اس کی نیند بیداری کی مانند ہوتی ہے۔ یہ راہِ اہلِ دلان کو نصیب ہوتی ہے۔ اہلِ علم صاحبِ شعار ہوتے ہیں ورنہ ہزاروں بے شمار جاہلوں کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ بنادینا کو نامشکل کام ہے۔ اگر راہِ باطن میں حضورِ حق سے تمثیل، دلیل، وہم، الہام اور تحریر نہ ہوتا تو اس راہِ باطن پر چلنے والے سب کافر ہو

جاتے۔ اپیات:

گر نبودی وجود اصل خدا کی رسیدی بنام وصل خدا
طلب کن باطن چو باطن شد ظہور عارفان حق شوی اہل وصول لے

ترجمہ: اگر تیرے وجود کی اصل خدا سے نہ ہوتی تو تو صرف خدا کے نام کے بدولتِ اللہ کے ساتھ و اصل کیسے ہوتا۔ تو باطن کی طلب کر کیونکہ باطن سے ہی اللہ کا ظہور ہوتا ہے۔ عارفینِ حق سے و اصل ہو کر عینِ حق ہو جاتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

۱۔ یہ فارسی اپیات کا تب علی محمد ولد محبت شاہ کے قلمی نسخہ کے علاوہ کسی بھی دوسرے نسخہ میں موجود نہیں۔



﴿ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ وَجَهْلٌ ﴾
ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل اور جہالت ہے۔

ذکر کا تعلق شوق سے اور فکر کا تعلق فنا نے نفس سے ہے جبکہ مراقبہ کا تعلق ملاقات سے ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو ذکر، فکر، مراقبہ، محاسبہ اور مکاشفہ کے بغیر راہِ اسم اللہ کے ذریعے مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف کرادے اور اس کے نصیب کے موافق (مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) منصب بھی دلا دے۔ مرشد عارف باللہ جو توحید میں دائمی غرق صاحبِ حضور ہواں کے لیے (طالبِ مولیٰ کو) حضورِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کرنا کیا مشکل اور بعید ہے۔ مرشد کامل جس کسی پر اپنی ایک نگاہ ڈالتا ہے اسے اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے۔

حدیثِ قدسی:

﴿ جَعَلْنَا الشَّيْخَ الْكَامِلَ مُعَافِعًا لِلنَّاسِ كَمَا جَعَلْنَا النَّبِيًّا أَخْرُ الزَّمَانِ ﴾
ترجمہ: ہم نے شیخِ کامل کو انسان کے لیے ایسا نفع بخش بنایا جیسا کہ نبی آخر الزمان کو بنایا۔

حدیثِ قدسی:

﴿ جَعَلْنَا الشَّيْخَ النَّاقِصُ خَاسِرًا لِلنَّاسِ كَمَا جَعَلْنَا رَجِيمَ الشَّيْطَانَ مَرْدُودًا كَوْبَنِيَاً ﴾
ترجمہ: ہم نے شیخِ ناقص کو انسان کے لیے اس طرح خسارہ (کا باعث) بنایا جیسا کہ شیطان مردو دکو بنایا۔

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

﴿ ذَاتُ اللَّهِ أَقْرَبُ إِلَى الْإِنْسَانِ مِنْ جَسَدِ الْإِنْسَانِ فِي الْخَيْرِ ﴾
ترجمہ: اللہ کی ذاتِ خیر کے لحاظ سے انسان سے اس کے وجود کی نسبت زیادہ قریب ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يُهْدَى قَلْبَهُ ﴾ (التغابن-11)



ترجمہ: اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے۔

طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ سب سے پہلے آفاتِ نفس کو پہچانے پھر معصیتِ شیطان کو اس کے بعد دنیا ترک کرے۔ یہ سب سات حروف سے تحقیق کرنے چاہیے۔ حرف اول 'الف' سے اللہ، حرف دوم 'ب' سے اللہ بس۔ حرف سوم 'ت' سے توحید و توکل۔ حرف چہارم 'ث' سے ظاہر و باطن اور متابعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ثابت قدم۔ حرف پنجم 'ج' سے جہالت سے باہر آنا۔ حرف ششم 'ح' سے حرص کو ترک کرنا۔ حرف هفتم 'خ' سے خودی کو وجود میں نہ رکھنا۔ جس کے بعد (ان سات حروف کی تحقیق سے وجود میں) خلقِ محمدی پیدا ہو جاتا ہے۔ حدیث قدسی ہے:

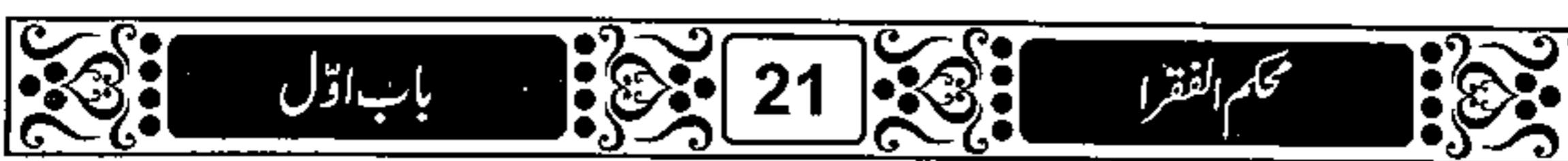
﴿تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ تَعَالَى﴾

ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے مخلق ہو جاؤ۔

جان لو کہ جب روحِ اعظم وجود میں داخل ہوئی تو اس نے اسمِ اللہ کے ذکر کا آغاز کیا اور وہ یہ ذکر تا قیامت کرتی رہے گی۔ قیامت قائم ہو جائے گی لیکن اسمِ اللہ کی کنہہ تک کوئی نہ پہنچ پائے گا۔ ہر پیغمبر نے اسمِ اللہ کی برکت سے ہی پیغمبری پائی اور حبیب اللہ بنی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اسمِ اللہ کی برکت سے قرب وصالِ الہی اور مراجح حاصل ہوئی۔ اسمِ اللہ کے چار حروف ہیں۔

حرف الف سے اللہ، حرف لام اول سے لِلہ، حرف لام دوم سے لَہ اور حرف هے ہُو۔ اسمِ اللہ کے طریق میں راہزناں شیطان اور ہوائے نفس پر پیشان نہیں ہیں۔ اسمِ اللہ لازوال اور عین وصال کا طریق ہے اور اسمِ اللہ سے مقامِ علمِ الیقین، عینِ الیقین اور حقِ الیقین کھلتے ہیں۔ جو کوئی بھی اسمِ اللہ سے آگاہ ہو جاتا ہے ہر دو جہان اس کی نگاہ کے مدنظر رہتے ہیں۔ اسمِ اللہ سرِ الہی کے ہر مقام کو کھولنے والی چانپی ہے۔ بیت:

اسمِ اللہ بس گران است بی بہا
این حقیقت را بداند مصطفیٰ



ترجمہ: اسم اللہ بہت عظیم اور بے بہانگت ہے جس کی اصل حقیقت کو صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

اسم اللہ قدیم ہے۔ قدیم کو زبانِ قدیم سے ہی پڑھنا چاہیے اور زبانِ قدیم دل کی زبان ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهُ﴾

ترجمہ: جس نے اپنے رب کو پہچان لیا تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

زبانِ اقرار اور اعتبارِ دل سے جو کوئی پہلے عارفِ نفس ہوتا ہے وہ بعد میں عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ﴾

ترجمہ: جس نے خود کو پہچان لیا تحقیق اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ﴾

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو بقاء سے پہچانا۔

مقامِ فنا فی النفس اصل میں مقامِ فنا فی الشیخ ہے اور مقامِ غرق فی التوحید فنا فی اللہ ہو جانا ہے۔

حدیث:

﴿أَوَلُهُ فَنَاءٌ فِي الشَّيْخِ بَعْدَهُ فَنَاءٌ فِي اللَّهِ﴾

ترجمہ: پہلے فنا فی الشیخ (کامقام) ہے جس کے بعد فنا فی اللہ (کامرتبا) ہے۔

اسم اللہ وہ اسم ہے کہ جب کسی دل میں قرار پکڑتا ہے تو اس پر تاثیر کر کے اسے نوازتا ہے اور ہر دو جہاں سے دیوانہ بننا کر مٹھی تک پہنچاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿إِسْمُ اللَّهِ شَيْءٌ ظَاهِرٌ لَا يُسْتَقِرُ إِلَّا بِمَكَانٍ ظَاهِرٍ لَا يَدْخُلُ فِي النَّجَสِ﴾

ترجمہ: اسم اللہ پاک شے ہے جو پاک جگہ کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتا اور نہ ہی ناپاک جگہ میں



داخل ہوتا ہے۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَهَسَّكُمُ النَّارُ ﴾ (ھود-113)

ترجمہ: اور تم ان لوگوں کی جانب راغب نہ ہو جنہوں نے ظلم کیا اور نہ تمہیں آگ آپکڑے گی۔

حدیث:

﴿ تَرَكَ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ﴾

ترجمہ: ترک دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور حب دنیا ہر برائی کی جڑ ہے۔

جودل دنیا سے سرد ہو جاتا ہے اسے سب سے پہلے مقام حیرت پیش آتا ہے اور حیرت اسم اللہ ذات کے جذب سے پیدا ہوتی ہے۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّونَهُ ﴾ (المائدہ-54)

ترجمہ: وہ (اللہ) ان (مؤمنین) سے محبت کرتا ہے اور وہ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ التَّوَكِّلُ وَالتَّوْحِيدُ تَوَآمَانٌ ﴾

ترجمہ: توحید اور توکل جڑ وال بھائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

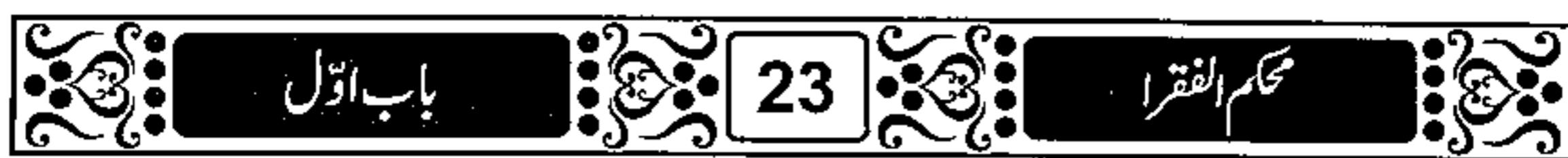
﴿ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُفْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴾ (المائدہ-23)

ترجمہ: اور اگر تم مؤمنین ہو تو صرف اللہ پر ہی توکل کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ بَيْنَ الْأَصْبَاعِينَ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ يُقْلِبُ كَيْفَ يَشَاءُ ﴾

ترجمہ: مؤمنین کے قلوب اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے



انہیں پلٹتا ہے۔

یعنی مومن کا دل قدرتِ خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہے ایک انگلی جلال ہے دوسری جمال۔ جس فقیر میں جمالیت پیدا ہوئے (جمالیت سے) حیرت و حرمت، وجود وجذب، درازی کلام اور ظاہر و باطن کی دائیٰ سیر حاصل ہوتی ہے اور جس فقیر میں جمالیت پیدا ہوئے (جمالیت سے) جمعیت، ذوق و شوق اور اخلاص حاصل ہوتا ہے۔ اس فقیر کے جلائی و جمالی دواخواں ہیں یعنی قبض و بسط۔ وہ عارف باللہ جو روزِ الست سے مست ہوا اور غرقِ مع اللہ سے پیوست ہواں کا جلائی و جمالی اور قبض و بسط (جیسے احوال) سے کیا تعلق؟ کیونکہ وہ غرقِ حضور ہے اور اس کا قلب و قلب تمام نور ہے وہ دنیا سے بے غم ہوتا ہے اسے نہ خوف سے ڈر آتا ہے اور نہ امید سے خوش فہمی ہوتی ہے۔ وہ یکتا با خدا ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿الَّا إِنَّ أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیاء اللہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔

(ایسے ہی بے خوف اور بے غم اولیاء کو) مطلق فقیر کہتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ﴾

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

اس جگہ فقر دو اقسام میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک فقر وہ جس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكْبَطِ﴾

ترجمہ: میں فقرِ مکبٹ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اور ایک فقر وہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لے منہ کے بل گرانے والا فقر یعنی اپنا فقر جو اللہ کی فدائی کو پانے کے لیے نہیں بلکہ دکھاوے کے لیے اختیار کیا

جائے۔



﴿ وَاللَّهُ الْغَنِيٌّ وَأَنْتُمُ الْفَقَرَاءُ ﴾ (حمد-38)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے جبکہ تم سب فقراء ہو۔

اے صاحبِ نظر! اس مرتبہ کا حامل فقیر نفس پر قدر ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ نَظَرَ إِلَى الْفَقِيرِ يَسْمَعُ كَلَامَهُ يَجْشُرُهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ﴾
ترجمہ: جس نے فقیر کی طرف (مجبت و عقیدت سے) دیکھا اور اس کا کلام سناؤ اللہ تعالیٰ اس کا حساب انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائے گا۔

درویش کے کہتے ہیں اور فقیر کس کو کہا جاتا ہے؟ درویش وہ ہے جس کے مطالعہ میں لوح ظاہر و باطن ہوا اور وہ ہر مقام کی خبر رکھتا ہوا اور اس کے متعلق گفتگو کرے، اس کو مجنم فقیر کہتے ہیں۔ یعنی لوح و مقام سے آشنا، لیکن ایسا درویش تو حید میں مکمل غرق نہیں ہوتا۔ جبکہ فقیر اسے کہتے ہیں جو مولیٰ اور راہِ مولیٰ کے سوا کسی بھی دوسری چیز کو مقدم نہیں سمجھتا یعنی اللہ بس ماسوی اللہ ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿ مَنْ لَهُ الْمَوْلَى فَلَهُ الْكُلُّ ﴾

ترجمہ: جس کو مولیٰ مل گیا اس کو سب کچھ مل گیا۔

بیت:

بلبل نیم کہ نعرہ زخم درد سر کنم

پروانہ وار سوزم و دم بر نیا ورم

ترجمہ: میں بلبل کی طرح نہیں ہوں جوشور مجاوں اور (لوگوں کے لیے) در دیر بنوں۔ میں (عشقِ الہی میں) پروانے کی طرح جلتا ہوں اور سانس بھی نہیں لیتا۔

لے نجومی فقیر۔ ستاروں کا علم جائیں والہ نخیل کے احوال بٹائیں والہ

باب دوم

جان لوکہ مرشد کے چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ ان حروف سے معروف کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ حرف 'م' سے مرشد کامل کو دائیٰ معارج حاصل ہوتی ہے، حرف 'ز' سے مرشد طالب سے تین خواہشات کو دور کرتا ہے یعنی زینتِ دنیا، ہوائے نفس اور خطراتِ شیطان۔ حرف 'ش' سے شریعت پر قدم رکھے اور اسے خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی سے شرم آئے اور حرف 'ذ' سے دہن (منہ) بندر کھے اور عوام کی صحبت سے دور دائیٰ غرق کی حالت میں رہے۔ طالب کے بھی چار حروف ہیں۔ ط، ا، ل، ب۔ حرف 'ط' سے (طالب) مولیٰ کی طلب کرے، حرف 'ا' سے اپنی ارادت صادق رکھے، حرف 'ل' سے لاف زنی نہ کرے اور حرف 'ب' سے خود بے اختیار ہو کر مرشد پر اپنا اعتبار قائم رکھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الَّظَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَهِيْتِ بَيْنَ يَدِيْنِ الْغَاسِلِ﴾

ترجمہ: طالب مرشد کے نزدیک ایسا ہوتا ہے جیسے میت غسل دینے والے کے ہاتھ میں۔ جو طالب صادق مرشد کامل کی طرف رجوع کرتا ہے جلد ہی وصالِ حق تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ خدا اور بندے کے درمیان پہاڑ اور دیوار نہیں ہیں بلکہ جو کچھ بھی ہے وہ (طالب کی اپنی) خودی کے باعث ہے۔ جو طالب چون و چرا کو چھوڑ دیتا ہے وہ فوراً نیچگوں (اللہ) تک پہنچ جاتا ہے۔ کوئی بھی عارف ایسا نہیں جس نے حق تعالیٰ کو دیکھنا نہ ہوا اور عارف سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ عارف تین قسم کے ہیں۔ عارفِ علم، عارفِ طبقات اور عارفِ ذات۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لَّهُ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ﴾

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس کے لیے مخلوق میں کسی قسم کی کوئی لذت باقی نہیں رہتی۔

۱۔ جس کی معرفت حاصل کی جائے یعنی اللہ تعالیٰ۔



حضرت شاہ مجی الدین شیخ عبدالقدار جیلانیؒ کا قول ہے:

﴿الْأَنْسُ بِاللَّهِ وَ الْمُتَوَجِّشُ عَنْ غَيْرِ اللَّهِ﴾

ترجمہ: جو اللہ کے ساتھ انس رکھتا ہے وہ غیر اللہ سے وحشت کھاتا ہے۔

جس نے لئے تَنَالُوا الْبَرَّ حَتَّىٰ تُنِفِّقُوا هِمَّا تُحِبُّونَ کی لذت نہ چکھی اور مقام نَحْنُ أَقْرَبُ تک نہ پہنچا اور فَفِرَّوْا إِلَى اللَّهِ کی حقیقت کو فَفِرَّوْا مِنَ اللَّهِ سمجھا اور وَفِي أَنْفُسِكُمْ کا چشم ظاہر باطن سے مشاہدہ نہیں کر لیا تب تک وہ اللہ سے دور رہے گا اور جس نے وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى کو اختیار کیا اور کُلُّوَا وَ اشْرَبُوَا وَ لَا تُشِّرِّفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسِّرِ فِينَ کے حقیقی مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی تب ہی وہ اللہ کی ذات کو پاسکتا ہے۔

بیت:

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہ
آب چندان مخور کہ ریگ نہ

ترجمہ: تو گلے تک خود کونہ بھر کہ تو دیگ نہیں ہے، تو اس قدر پانی نہ پی کیونکہ توریت نہیں ہے۔
عاشقوں کے احوال اس سے مختلف ہیں کہ ان کا ظاہری جسم اور طاعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فرد:

می نترسند عاشقان دائم
لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ

ترجمہ: عاشقوں کو کبھی کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے کوئی ڈر ہوتا ہے۔

۱۔ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کر دو۔ (آل عمران-92) ۲۔ ہم تمہاری شرگ سے بھی قریب ہیں۔ (ق-16) ۳۔ دوڑ واللہ کی طرف (الذاریات-50) ۴۔ دوڑ واللہ سے دور ہی اور میں تمہارے اندر ہوں (الذاریات-21) ۵۔ جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا (بنی اسرائیل-72) ۶۔ کھاؤ اور پیو اور فضول خرچ کی نہ کرو کیونکہ اللہ فضول خرچ کو پسند نہیں کرتا۔ (الاعراف-31)



اے زاہد! بہشت کے مزدور سن! عاشقوں کا کھانا سر اس نور، ان کا پیٹ مثل آتشِ تنور اور ان کی غینید وصالِ حضور ہے۔

بیت:

لِمْ بِاَحْضُورِي شَكْمٌ پُرْ طَعَام
كَهْ اِيْسَتْ مَعْرَاجُ عَاشِقٌ مَدَامْ

ترجمہ: میرا پیٹ طعام سے پُر اور دلِ حضوری سے معمور رہتا ہے اور یہی عاشقوں کے لیے دائیٰ معراج ہے۔

اس راہ میں (طالبِ مولیٰ کو روحاںی) احوال حاصل ہونے چاہئیں کیونکہ اس راہ میں گفتگو کا منہیں آتی۔ وہ علم جو حرصِ دنیا سے نکال کر آخرت تک نہیں پہنچاتا اور غفلت سے نکال کر مولیٰ تک نہیں لے جاتا ہے اسے علم نہیں کہا جاسکتا کیونکہ شیطان میں علم سے ہی تکبر پیدا ہوا جس نے اُسے (آدم علیہ السلام کو) سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ اسی علم کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْعِلْمُ بِحَجَابٍ اللَّهُ أَكْبَرُ﴾

ترجمہ: علم اللہ کی راہ میں بہت بڑا حجاب ہے۔

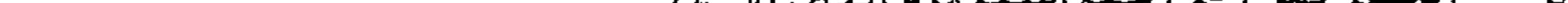
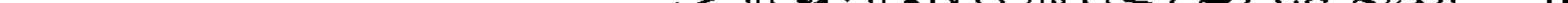
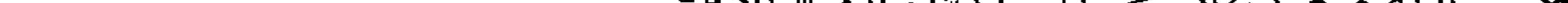
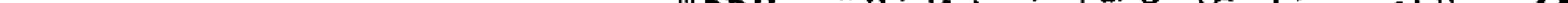
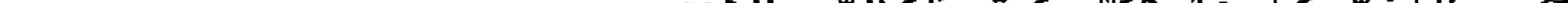
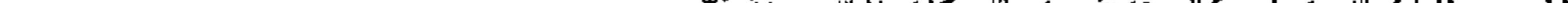
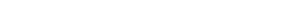
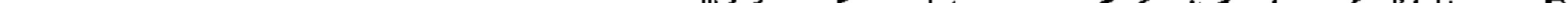
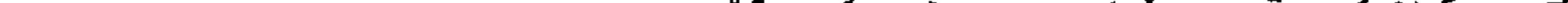
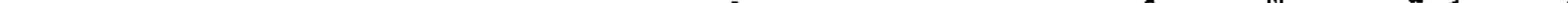
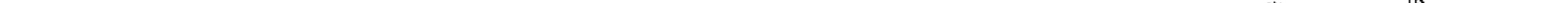
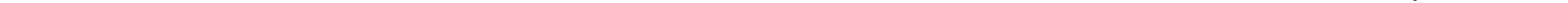
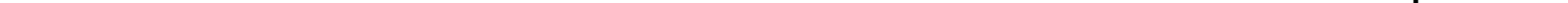
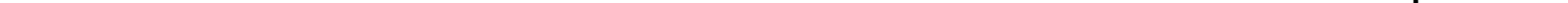
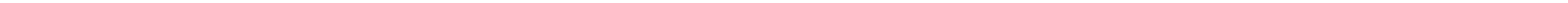
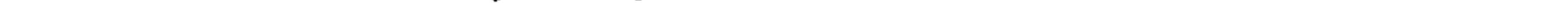
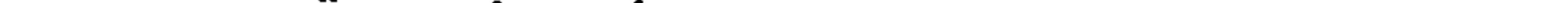
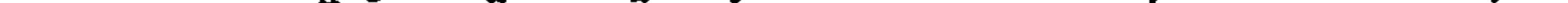
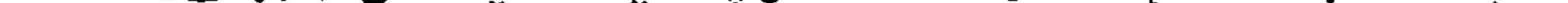
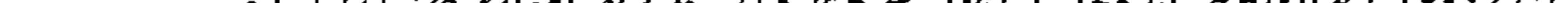
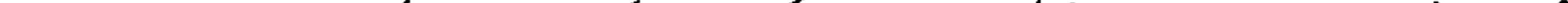
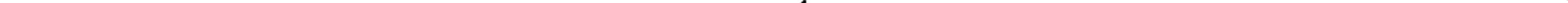
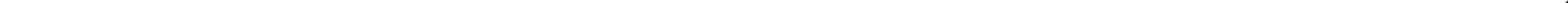
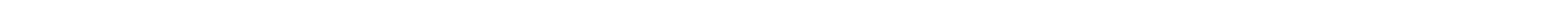
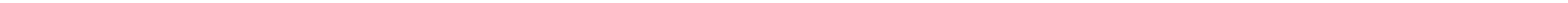
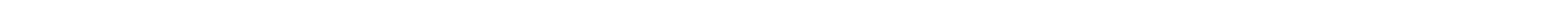
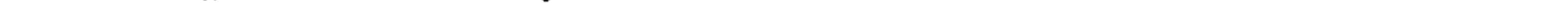
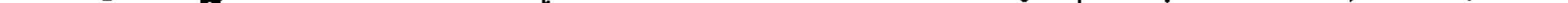
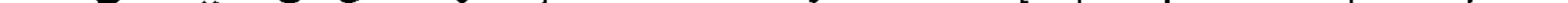
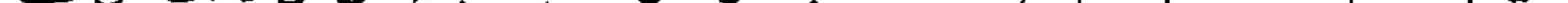
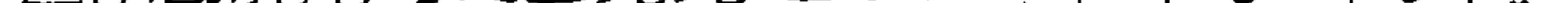
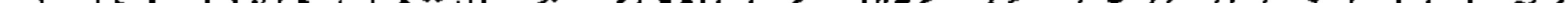
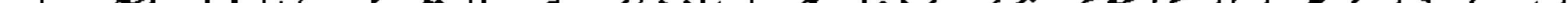
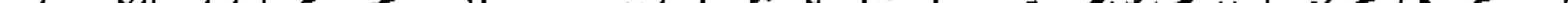
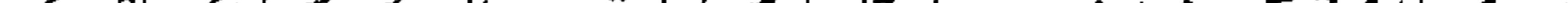
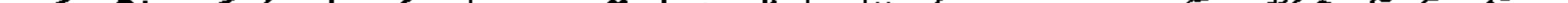
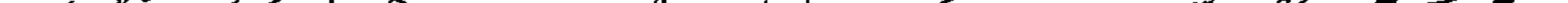
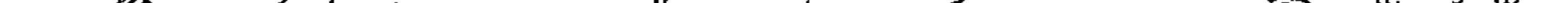
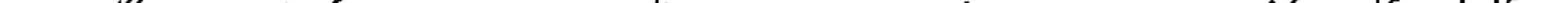
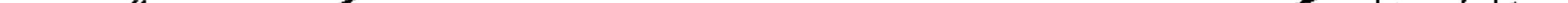
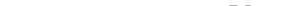
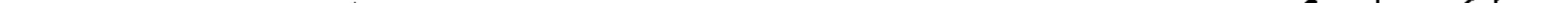
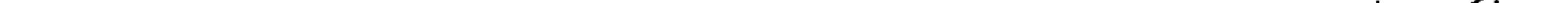
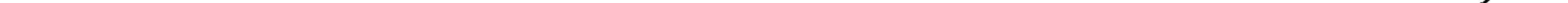
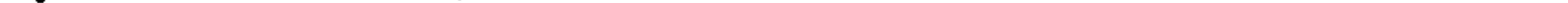
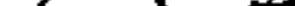
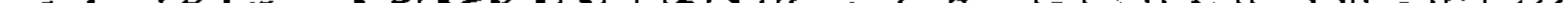
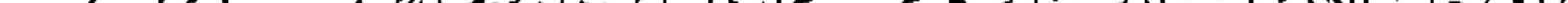
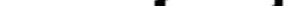
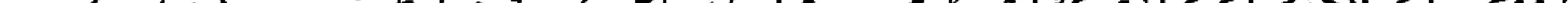
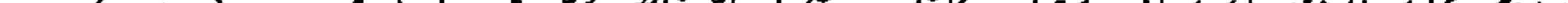
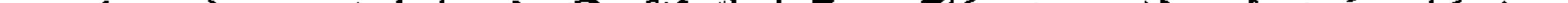
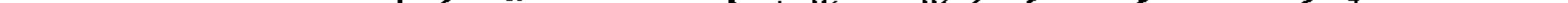
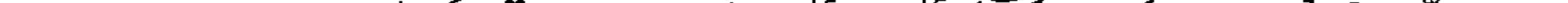
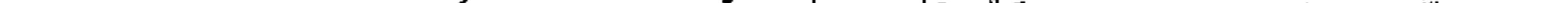
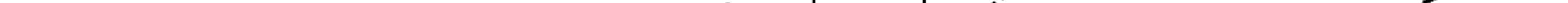
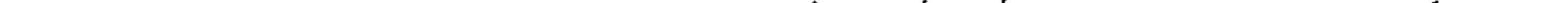
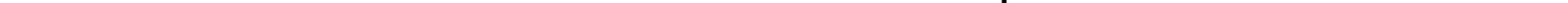
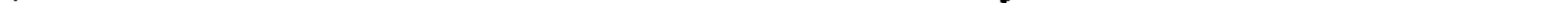
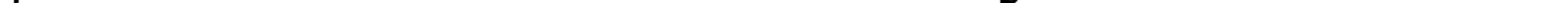
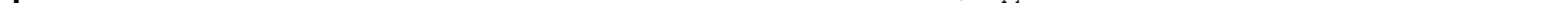
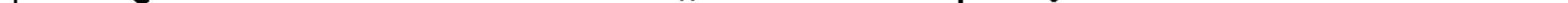
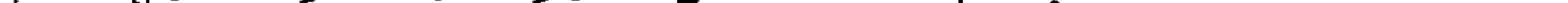
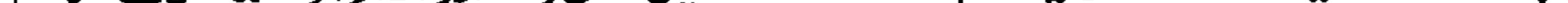
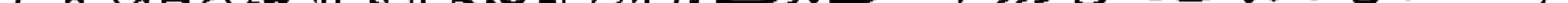
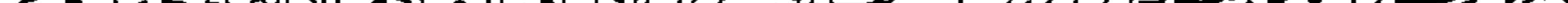
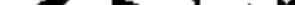
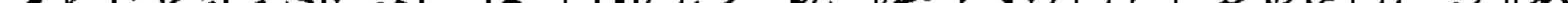
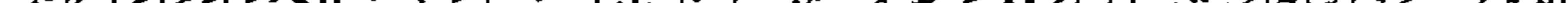
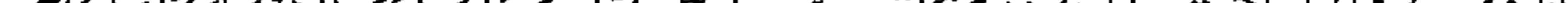
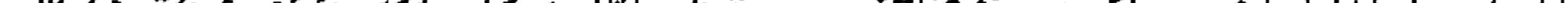
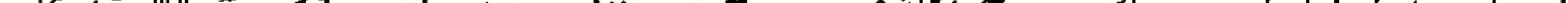
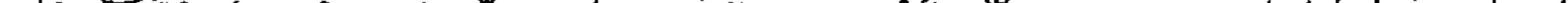
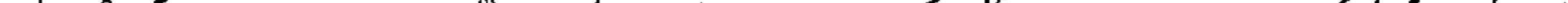
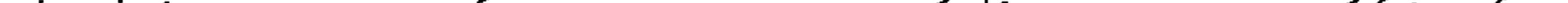
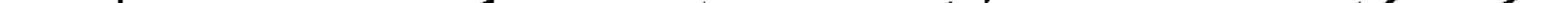
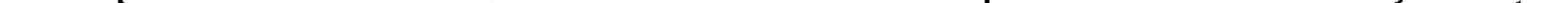
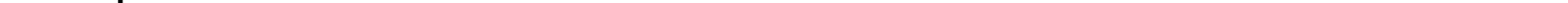
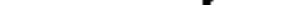
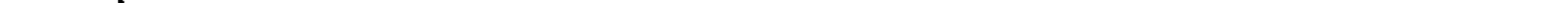
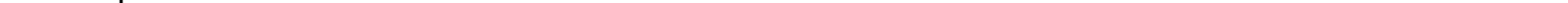
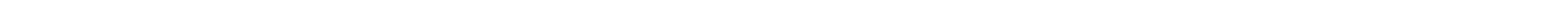
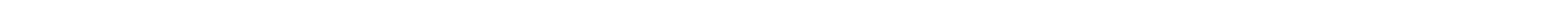
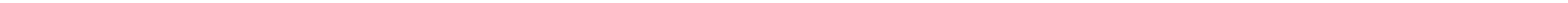
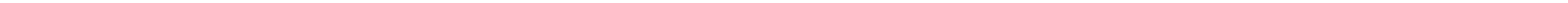
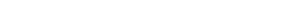
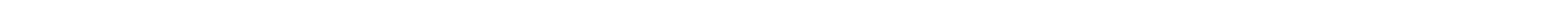
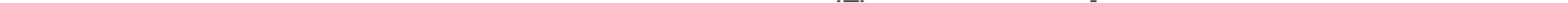
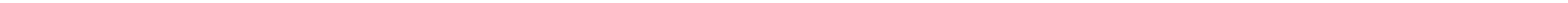
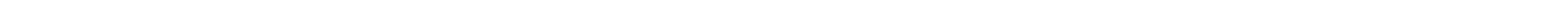
تین طرح کے لوگوں پر اسم اللہ تاشیر نہیں کرتا ایک بے عمل عالم، دوسرا بے خوف اہل دنیا اور تیسرا تارکِ نماز، جو روزہ و نماز سے بے خبر ہو۔

بیت:

مَرْدٌ مَرْشِدٌ مِّيْ بَرْ دَرْ هَرْ مَقَامٌ
مَرْشِدٌ نَامَرْدٌ طَالِبٌ زَرْ تَمَامٌ

ترجمہ: مرد مرشد (قربِ حق کے) ہر مقام تک لے جاتا ہے جبکہ نام مرشد نکمل طور پر مال و دولت کا طالب ہوتا ہے۔

مجاہدہ مشاہدہ کی خاطر ہوتا ہے اور جس کسی پر (راہِ حق کی) ابتداء میں ہی مشاہدہ کھل جائے اسے





حدیث قدی:

﴿أَنَا جَلِيلٌ مَعَ مَنْ ذَكَرْتُ﴾

ترجمہ: میں اس کے ہمراہ ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔

جان لوکہ مرشد و قسم کے ہوتے ہیں اول صاحب ریاضت، دوم عاشق صاحب عطا۔ عشق ایک ایسا طیفہ ہے جو غیب سے دل میں پیدا ہوتا ہے اور معشوق (کے دیدار) کے سوا کسی بھی چیز سے قرار نہیں پکڑتا اور نہ ہی اس کے غیر اور مخلوق کی طرف دیکھتا ہے۔ مرشد عارف عاشق وہ ہے جو سب سے پہلے توجہ باطنی سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں موجود چار پرندے ذبح کرے یعنی شہوت کا مرغ، زینت کا مور، حرص کا کوا اور خواہش کا کبوتر۔ اور اس کے بعد اپنی نگاہِ کامل سے اسے چار چیزیں یعنی تزکیۃ نفس، تصفیۃ قلب، تجلیۃ روح اور تخلیۃ سر عطا کرے اور پھر ان چار صفات سے متصف کر کے چاروں پرندوں کو دوبارہ زندہ کرے۔ تب نفس دل بن جاتا ہے اور دل روح کی صفت اختیار کر لیتا ہے اور روح سر سے موصوف ہو جاتی ہے اسی کو توحیدِ مطلق کہا جاتا ہے یعنی زندہ قلب۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿إِنْ عَصَيْتُ قَلْبِي عَصَيْتُ اللَّهَ﴾

ترجمہ: اگر میں اپنے قلب کی نافرمانی کروں تو گویا وہ اللہ کی نافرمانی ہے۔

﴿وَرَأَى فِي قَلْبِي رَبِّي﴾

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے رب کو دیکھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

﴿السَّكُوتُ حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِ الْأَوْلَيَاءِ﴾

ترجمہ: اولیاء اللہ کے قلوب پر سکوت حرام ہے۔



بیت:

چہار بودم سے شدم اکنون دوم
و ز دوئی بگذشم و یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا پھر تین ہوا اور اب دو ہوں، اور جب میں دوئی سے بھی نکل گیا تو یکتا ہو گیا۔
عاشق کا مرتبہ **أَجْسَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ قُلُوبُهُمْ فِي الْآخِرَةِ** (ترجمہ: ان کے جسم دنیا میں اور ان
کے قلوب آخرت میں ہوتے ہیں) کے مصدق ہوتا ہے۔ عارف باللہ ہر شے کا نظارہ دیکھ کر
صاحب حق اليقین ہو جاتا ہے۔

بیت:

دل کی خانہ ایست ربانی
خانہ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ: دل ایک گھر ہے جہاں حق تعالیٰ موجود ہے۔ جس گھر میں شیطان ہوا سے تُو دل کیسے کہہ سکتا
ہے۔

جیسا کہ اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ صاحب قلب وَ اصْبِرْ نَفْسَك (ترجمہ: ”اور اپنے نفس
پر صبر کرو“) کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ انہی کے متعلق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

✿ ﴿الْفَقْرُ فَخْرٌ وَالْفَقْرُ مِتْنٌ﴾

ترجمہ: فقر میرا خڑ ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

بعض طریقہ کے لوگوں سے یہ سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ نفل روزہ رکھنا روٹی کی بچت ہے اور نفل
نماز ادا کرنا بیواؤں کا کام ہے اور حج پرجانا دنیا کی سیر کرنا ہے۔ دل کو اپنے ہاتھ میں لے آنا مردوں
کا کام ہے۔ ان کے جواب میں مصنف کہتا ہے کہ وہ سب غلط کہتے ہیں کیونکہ وہ (باطنی طور پر)
پریشان حال اور بد عقیدہ ہیں جو (ذکر کے دوران) سانس کو بند کرتے ہیں اور دل کی جنبش کو پسند
کرتے ہیں۔ ان دو ذمی کافروں کے رسم رسوم کی راہ کو پسند کرنے سے، جو (ذکر کرتے ہوئے)
ناک کے راستے سانس باہر نکالتے ہیں، بہتر ہے کہ تو ان مردہ دلوں کے چہروں کی طرف نہ دیکھے۔

نماز نفل ادا کرنا خوشنودیِ رحمٰن ہے اور نفل روزہ رکھنا پا کی جان ہے اور اسلام کی بنیاد کو بجالاتے ہوئے حج پر جانا ایمان کی سلامتی ہے۔ جو کوئی حق تعالیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ جان لے کہ عارف باللہ فنا فی اللہ کے نزد یک دل کو ہاتھ میں لے آنا خام لوگوں کا کام اور اللہ کو دیکھنا و پہچاننا مکمل لوگوں کا کام ہے۔

حدیث:

﴿ تَفَكَّرُوا فِي أُيُّنِهِ وَلَا تَفَكَّرُوا فِي ذَاتِهِ ﴾

ترجمہ: اس کی آیات میں تفکر کرو لیکن اس کی ذات میں تفکرنہ کرو۔

جبکہ مردوں کا کام بشریت سے باہر نکل آنا اور خود سے فانی ہو کر (اللہ کے ساتھ) عین ہو جانا ہے۔ اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں اور ہم نے جو مال جمع کر رکھا ہے وہ مستحقین، بیواؤں، قیمتوں، سائکلین اور صرف مسلمانوں (پر خرچ کرنے) کے لیے ہے تو یہ سب ان کا شیطانی مکروہ فریب ہے۔ خاص فقیر اور طالبِ مولیٰ وہی ہے کہ اُسے جو دن میں ملے اُسے رات تک (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے اور جورات کو ملے اسے دن تک خرچ کر دے۔ میری جنت قرآن ہے جبکہ پریشان (لوگوں) کی جنت شیطان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ إِنَّ الْقُرْآنَ مُحَجَّجٌ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْخَلَائِقِ ﴾

ترجمہ: بے شک قرآن مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ أَلَّذِينَ يَأْجِفُونَ طَالِبَهَا كَلَابٌ . ﴾

ترجمہ: دنیا مددار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔

ایات:

مرا ز پیغمبر طریقت نصیحتی یاد است
که غیر یاد خدا ہر چہ ہست بر باد است

ترجمہ: مجھے میرے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ یادِ خدا کے سوا جو کچھ بھی ہے سب فانی و بیکار ہے۔

دولت بگان داوند و نعمت بخزان
ما امن امامیم تماشا نگران

ترجمہ: دولت کتوں کو دے دی گئی اور نعمت گدھوں کو لیکن ہم امن و امان میں ہیں اور ان کتوں اور گدھوں کا (مال و دولت کی خاطر جھگڑنے کا) تماشاد یکھر ہے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

* جَعَلْتُ فِي النَّفْسِ طَرِيقَةً لِّلَّاهِدِينَ وَ جَعَلْتُ فِي الْقَلْبِ طَرِيقَةً لِّلَّا غَبِيْرِينَ وَ
جَعَلْتُ فِي الرُّوْحِ طَرِيقَةً لِّلْعَارِفِينَ

ترجمہ: (اللہ کے قرب وصال کی خاطر) زاہدین کے لیے نفس میں طریقہ (راستہ) بنایا گیا، راغبین کے لیے قلب میں طریقہ بنایا گیا اور عارفین کے لیے روح میں طریقہ بنایا گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

* مَنْ كَانَ مَشْغُولًا فِي الدُّنْيَا بِنَفْسِهِ فَهُوَ مَشْغُولٌ فِي الْآخِرَةِ بِنَفْسِهِ وَ مَنْ كَانَ
مَشْغُولًا فِي الدُّنْيَا بِرَبِّهِ فَهُوَ مَشْغُولٌ فِي الْآخِرَةِ بِرَبِّهِ

ترجمہ: جو دنیا میں اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہے وہ آخرت میں بھی اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہو گا اور جو دنیا میں اپنے رب کے ساتھ مشغول ہے وہ آخرت میں بھی اپنے رب کے ساتھ مشغول ہو گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

* الْدُّنْيَا مَنَامٌ وَ الْعَيْشُ فِيهَا احْتِلَامٌ

ترجمہ: دنیا نیند کی مثل اور اس میں عیش احتلام کی مثل ہے۔

جس (طالب) کا قلب زندہ ہواس کی نگاہ اللہ پر ہوتی ہے اور وہ ہرگز خلافِ شرع کوئی کام نہیں کرتا



اور نہ ہی اس سے بدعت اور گناہ سرزد ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿الآنفاس مَعْدُودَةٌ كُلُّ نَفْسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَهُوَ مَيِّتٌ﴾

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں اور جو سانس بھی ذکرِ اللہ کے بغیر نکلے وہ مردہ ہے۔

بیت:

چنان کن جسم را در اسم پہان
کہ میگردد الف در بسم پہان
ترجمہ: جسم کو اسم میں اس طرح پہان کرو جیسے الف بسم میں پہان ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿تَفَكَّرُ السَّاعَةُ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ﴾

ترجمہ: گھری بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

جیسے ہی طالبِ اشتغالِ اللہ اور ذکرِ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسا

کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ مَعْكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (المدید-4)

ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ كُرِّرَكَ إِذَا أَنْسَيْتَ﴾ (الکهف-24)

ترجمہ: اور اپنے رب کا ذکر (اس قدر محیت سے) کرو کہ تم (خود کو بھی) بھول جاؤ۔

ان مراتب کے حامل (طالب) کے لیے سرو دسنَا کفر ہے کیونکہ سرو دکفار کی رسم رسوم ہے جو بت خانہ میں بتوں کے سامنے گاتے بجا تے ہیں اور اس وقت ان پر (اللہ کی) لعنت نازل ہوتی ہے۔

ابسم اللہ کا بسم، اصل میں باسم ہے جس میں سے 'آخذ' ہو کر بسم بن گیا ہے۔



پس اہلِ سرود کے گروہ ملعون اور حق الیقین سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ فَإِنَّمَا تُولُوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ (ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ ہی دکھائی دے گا) کا مقام ہے۔ عارف ذاکر جس طرف بھی کان لگاتا ہے اسم اللہ کے سوا اسے کچھ سنائی نہیں دیتا لہذا اسے سرود سننے کی کیا ضرورت۔ جو سانس انسان اسم اللہ میں مشغول اور غرق ہو کر لیتا ہے وہ سانس روئے زمین کی تمام دولت کے مقابلہ میں افضل ہے کیونکہ ایسا سانس باقی رہنے والا ہے جبکہ دنیا فانی ہے۔ جیسا کہ خاقانیؒ نے فرمایا، بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانیؒ

ترجمہ: پس تیس سال کی ریاضت کے بعد خاقانیؒ پر یہ راز منکشف ہوا کہ حق تعالیٰ کی یاد میں لیا گیا ایک سانس سلیمانیؒ کی حکومت سے بہتر ہے۔

جواب مصنف:

بہ بحری غرق فی اللہ شو کہ با خود خود نمی مانی
دی نامحرم است آنجا وجود نور خاقانیؒ

ترجمہ: تو دریائے توحید میں یوں غرق فی اللہ ہو جا کہ تو خود بھی باقی نہ رہے۔ اے خاقانیؒ! جہاں وجود نور ہو جاتا ہے وہاں سانس بھی نامحرم ہے۔

اس مقام پر طالب جو بھی دیکھتا اور جانتا ہے، یاد نہیں رہتا سوائے توحید کے۔ یہ مقام عبودیت سے نکل کر ربوبیت تک پہنچتا ہے۔ محب اللہ دین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

﴿مَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُولِ الْوَصُولِ فَقَدْ كَفَرَ وَأَشْرَكَ بِاللَّهِ تَعَالَى﴾

ترجمہ: جس نے حصولِ وصل کے بعد عبادت کا ارادہ کیا تحقیق اس نے اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (الْجَرٰ- 99)

ترجمہ: اور اسے رت کی عبادت اس طرح کر کہ تو یقین تک پہنچ جائے۔

جو اس مقام تک پہنچتا ہے اسے چاہیے کہ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہت مخت سے عمل پیرار ہے ورنہ اس سے معرفتِ حق سلب کر لی جائے گی۔ جان لو کہ اس مقام پر مکمل سکر کی کیفیت ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَارَبُّ هُنَّا لَمْ يُخْلِقْ هُنَّا

ترجمہ: اے محمد کے رب! تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔

لہذا (اس مقام پر طالب کا) حوصلہ وسیع ہونا چاہیے۔

حضور عليه الصلوة والسلام نے فرمایا:

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب ہے۔

ذُكْرُ الْخَيْرِ ذُكْرُ اللَّهِ

ترجمہ: بہترین ذکر اللہ کا ذکر ہے۔

حضور عليه الصلوة والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ بَعْدِي الدُّرُجَيَا تَأْكُلُ الْأَلْيَمْهَا نُكْمَ كَمَا تَأْكُلُ الشَّارَ الْحَطَبَ

ترجمہ: میرے بعد تمہارے پیچھے دنیا آئے گی جو تمہارے ایمان کو ایسے کھا جائے گی جیسے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

اے جانِ عزیز! جاننا چاہیے کہ طالبِ اللہ طلبِ مولیٰ کی خاطر دنیا ترک کرتا ہے اور اپنے نفس کو مارتا ہے۔ جس قدر نقد و جنس اس کی ملکیت میں ہوتے ہیں، سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختیار کرنے کے لیے قدم بڑھاتا ہے تو ذوقِ وشوقِ محبتِ الہی (اس کے وجود میں) پیدا اور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اسی وقت حقِ سبحانہ و تعالیٰ ارواحِ انبیاء، اوصیاء، اولیاء،



مومنین، مسلمان، غوث و قطب، ابدال و اوتاد، اٹھارہ ہزار عالم اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب سے فرماتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک شخص نے پلید اور بد بودار مردار دنیا کو (میری خاطر) چھوڑ دیا ہے اور سب کو حکم دیتا ہے کہ سب اس کی زیارت کے لیے جائیں اور جو لباس میرے دوست نے اپنے جسم پر پہن رکھا ہے وہی لباس تم سب بھی پہنو۔ یہ فقر کا پہلے روز کا مرتبہ ہے۔ پس فقر سے بہتر دونوں جہان میں کچھ نہیں۔ حدیث قدسی:

❖ مَنْ طَلَبَنِي وَجَدَنِي وَمَنْ وَجَدَنِي عَرَفَنِي وَمَنْ عَرَفَنِي أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي عَشَقَنِي وَمَنْ عَشَقَنِي قَتَلَنِي وَمَنْ قَتَلَنِي عَلَى دِيَتِهِ فَأَنَا دِيَتُهُ
ترجمہ: جو میری طلب کرتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے اور جو مجھے پالیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے عشق کرتا ہے اور جو مجھ سے عشق کرتا ہے میں اسے قتل کر دیتا ہوں اور جسے میں قتل کر دیتا ہوں اس کی دیت مجھ پر ہے اور اس کی دیت میں خود ہوں۔

تو فقیرِ کامل کی طلب کر، اگرچہ وہ بہت دور ہو تو اس کی زیارت سے قدم پیچھے نہ ہٹا۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❖ أَبَدَالُ أُمَّتِي أَرْبَعُونَ إِلَيَّ وَعِشْرُونَ فِي الشَّامِ ثَمَانِيَّةُ وَعَشْرُ فِي الْعَرَاقِ مَا مَاتَ وَاحِدُهُمُ أَبْدِلَ اللَّهُ مَكَانَهُ فَإِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قِيَضُوا كُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقُومُ السَّاعَةُ
ترجمہ: میری امت میں تا قیامت چالیس ابدال رہیں گے جن میں سے باقی زمین شام میں اور اٹھارہ زمین عراق میں ہوں گے۔ جب کبھی ان چالیس میں سے کوئی مرے گا تو تمام مخلوق میں سے دوسرا اس کی جگہ مقرر اور داخل کر دیا جائے گا۔ ان کی تعداد چالیس سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ جیسے ہی قیامت نزدیک آئے گی ان تمام کو یکبارگی زمین سے اٹھا لیا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں:

❖ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ ثُلَّتُ مِائَةً نَفْسٍ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ آدَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ



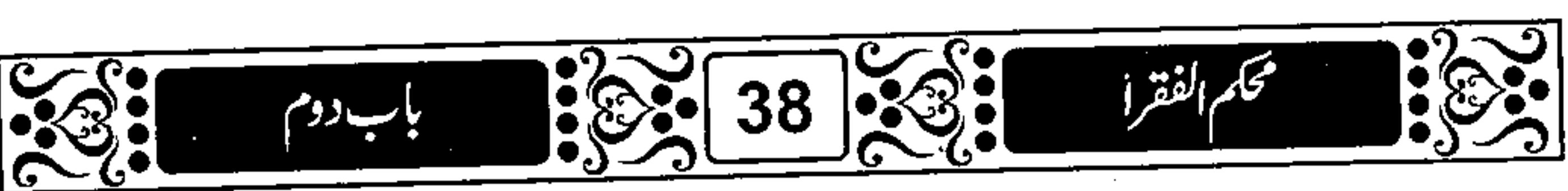
قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ مُوسٰى عَلٰيْهِ السَّلَامُ وَلَهُ سَبْعَةُ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ عَلٰيْهِ
السَّلَامُ وَلَهُ خَمْسَةُ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ جِبْرِيلَ عَلٰيْهِ السَّلَامُ وَلَهُ ثَلَاثَةُ قُلُوْبُهُمْ
عَلٰى قَلْبِ مِيكَائِيلَ عَلٰيْهِ السَّلَامُ وَوَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلٰى قَلْبِ اسْرَافِيلَ عَلٰيْهِ السَّلَامُ وَ
إِذَا جَاءَ الْوَجْدُ هُمُ الْمَوْتُ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَبْدَالٍ مَكَانَهُ مِنَ الْخَمْسَةِ أَبْدَالٍ
مَكَانَهُ مِنْ أَرْبَعِينَ فَإِذَا مَاتَ مِنْ أَرْبَعِينَ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنْ ثَلَاثَةِ وَإِذَا مَاتَ مِنْ
ثَلَاثَةِ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنَ الْعَامَةِ يَأْسِمْ يَرْفَعُ اللَّهُ أَوْلَى أَهْلَهُنَا الْأُمَّةَ

ترجمہ: مردان حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ زمین پر موجود رہتے ہیں جن میں تین سو ایسے ہیں جو ابدال کی
مثل اور جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل کی مثل ہیں۔ چالیس ایسے ہیں جن کے دل موسیٰ علیہ
السلام کے دل کی طرح ہیں۔ سات ایسے ہیں جن کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کی طرح ہیں
پانچ ایسے ہیں جن کے دل جبرائیل علیہ السلام کے دل کی طرح ہیں، تین ایسے ہیں جن کے دل
میکائیل علیہ السلام کے دل کے جیسے ہیں اور ایک ایسا ہے جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل کی
طرح ہے۔ جب وہ ایک وفات پا جاتا ہے تو تین میں سے کوئی اس کی جگہ فائز کر دیا جاتا ہے۔

جب ان تین میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو پانچ میں سے کوئی ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے اور جب
پانچ میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو چالیس میں کوئی اس کی جگہ لے لیتا ہے اور جب چالیس میں
سے کوئی وفات پاتا ہے تو تین سو میں سے کوئی اس کی جگہ لے لیتا ہے اور جب تین سو میں سے کوئی
وفات پا جاتا ہے تو تمام مسلمانوں میں سے کوئی ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ قیامت تک یہ تعداد
تین سو سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ ان کی برکت سے حق سبحانہ و تعالیٰ امت سے بلاعیں دور کرتا ہے۔

اور مصنف کہتا ہے کہ ان میں سے کسی کی رسائی فقر کے ادنیٰ مراتب تک بھی نہیں ہے کیونکہ ان کا
مرتبہ کوتول کی نگہبانی کی مثل ہے اور ان کا کام خلقِ خدا کے احوال کی حقیقت جاننا ہے جبکہ فقیر کا
مرتبہ توفیق اللہ اور غرق وصال کا مرتبہ ہے۔

﴿ وَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ لَا تَرْكِنَ إِلَى حُبِّ الدُّنْيَا فَلَمَّا



تَأْتِيَنَّ بِكَبِيرَةٍ هِيَ أَشَدُّ عَلَيْكِ مِنْهَا وَمُؤْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِرَجْلِهِ وَهُوَ يَبْكِي وَرَجَعَ
وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مُؤْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَبْدُكَ يَبْكِي مِنْ حَنَافَتِكَ فَقَالَ يَا ابْنَ
عُمَرَانَ لَوْ نَزَّلْتِ دِمَاغَهُ مَعَ دُمُوعِ دَمِهِ مِنْ عَيْنِهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَسْقُطَ لَمْ أَغْفِلَهُ وَ
هُوَ يُحِبُّ الدُّنْيَا ط

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی کی کہ حبِّ دنیا کی طرف مائل نہ ہونا اور اسے
ہرگز اختیار نہ کرنا یہ تمہارے لیے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے
پاس سے گزرے تو وہ گڑگڑا رہا تھا اور جب واپس لوئے تب بھی گڑگڑا رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام
نے عرض کی ”یا رب! تیرابندہ تیرے خوف سے گڑگڑا رہا ہے۔“ اللہ پاک نے فرمایا ”اے ابن
عمران! اگر اس کا دماغ بھی بہہ جائے اور اس کی آنکھیں خون کے آنسو روئیں اور اس کے ہاتھ اتنی
دیر تک اٹھے رہیں کہ آخر نیچے گرجائیں میں تب بھی اسے نہ بخشوں گا کیونکہ وہ دنیا سے محبت کرتا
ہے۔“

عارف باللہ مرشد وہ ہے کہ اگر طالبِ اللہ سے صغیرہ یا کبیرہ گناہ ارادتاً یا سہواً سرزد ہو جائے تو مرشد
کو مقامِ عالم الغیب سے معلوم ہو جائے۔ تب مرشد کو چاہیے کہ اسی لمحے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے حضور پیش ہو جائے اور تین مرتبہ التماس کر کے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ سے طالب کو بخشش دلائے یا مرشد لوح محفوظ کا مطالعہ کرے اور جس جگہ طالبِ اللہ کے گناہ
لکھے ہوں اس جگہ اپنی انگلی سے ثواب لکھ دے۔ اس طرح طالبِ اللہ کا دل گناہ سے ہمیشہ کے
لیے پریشان اور پشیمان ہو کرتا ہے گا اور وہ آئندہ گناہوں سے توبہ اور احتیاط کرے گا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

﴿الثَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنٌ لَا ذَنْبَ لَهُ﴾

ترجمہ: گناہوں سے تائب ہونے والا ایسے ہی ہے جیسے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ کے لیے گناہ سے بازاً آئے اور دوبارہ گناہ نہ کرے۔ اللہ



پاک نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (البقرة-222)

ترجمہ: بے شک اللہ (پھر) توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

﴿وَإِذَا أَمْرُوا بِاللَّغْوِ مَرُرُوا كِرَاماً﴾ (الفرقان-72)

ترجمہ: اور جب کسی لغو چیز سے ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ جیسے ہی قیامت قائم ہو گی تمام ارواح اپنی قبور سے اٹھ کھڑی ہوں گی اور میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قاضی ہو گا اور ہر کوئی اللہ تعالیٰ کے عرفان کے سبب اپنے پیسینہ میں غرق ہو گا۔ اہلِ محبت کے اپنے وجود سے شجرہِ محبت پیدا ہو گا جسکے سایہ میں وہ مکمل جمعیت اور حالتِ سکر و مستی میں ہوں گے۔ اسمِ اللہ کرنے والے کا ذکر جس طرف بھی دیکھیں گے ان کی آتشِ محبت سے تمام اعمال نامے جل جائیں گے اور اہلِ حساب چھٹکارا پائیں گے۔ اللہ پاک حکم فرمائے گا کہ اے فرشتو! اہلِ محبت کے خیموں کو دوزخ کے راستے پر لگا دو تو فرشتے ایسا ہی کریں گے۔ جیسے ہی اہلِ محبت عارفان کو ان خیموں کی جانب لے جایا جائے گا اور وہ اپنی آتشِ محبت کی نگاہ سے آتشِ دوزخ کی جانب دیکھیں گے تو آتشِ دوزخ بجھ جائے گی اور خاکستر و سرد ہو کر بود سے نابود ہو جائے گی جس سے اہلِ دوزخ راحت میں آجائیں گے۔ جس کسی نے ان عارفان کو (دنیا میں) کھانا کھلایا لباس پہنایا میاپانی پلایا ہو گا وہ سب ان (اہلِ محبت) کا دامن پکڑ لیں گے اور وہ سب کو اپنے ہمراہ لے جائیں گے اور صراطِ دوزخ سے بسلامت گزار دیں گے۔

بیت:

طالبے دیدار باحق یار باش
و مبدم معراج دل بیدار باش

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے دیدار کا طالب اس کا دوست ہوتا ہے اور اس کا دل بیدار ہوتا ہے جس سے وہ ہر لمحہ معراج پاتا ہے۔

باب سوم

ذکر اثبات فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

چہل حدیث صحیفہ

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْوَاحِدُ الزَّاهِدُ أَبُو سَعِيدِ الْخُسْنَى الطُّوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ جَمَعْتُ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ بِأَسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَضْرَخَ الْأَسَانِيدَ لِيَكُونَ أَخْفَى وَأَسْهَلُ عَلَى مَنْ يَخْفَظُهُ أَوْ يَسْمَعُ تَكْثِيرًا فِي إِبْرَيْدَاءِ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَبَرَّكًا بِالْمَشَائِخِ رَأْوَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَبُو سَعِيدُ عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَحْمَدُ الْغَفارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ أَبْنُ عَبْدُ اللَّهِ الطَّلِيفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْلَمَ أَبْنُ عَلَى الرَّازِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِيرُ مُحَمَّدِ أَبْنِ إِسْمَاعِيلِ أَبْنِ يُوسُفِ إِبْنِ يَعْقُوبِ الشَّقْفَيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ خَلْفُ إِبْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُجْيَنُ الدِّيْنِ الْمُبْتَازِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبَ إِبْنِ جَعْفَرٍ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانِ إِبْنِ مَرْوَانِ الْجَمِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثَ إِبْنِ نُعْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ إِبْنِ جَبَّارٍ

ترجمہ: شیخ الواحد زاہد ابوسعید احمد بن حسین طوسی نے ہمیں خبر دی، کہا "میں نے حضور نبی پاک صلی



اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چالیس صحیح الاسناد احادیث فقرہ اور صوفیا کے فضائل میں جمع کی ہیں جن کی سند کے درست ہونے کا اقرار کرتا ہوں تاکہ حفظ کرنے اور سننے والوں کے لیے آسانی اور سہولت ہو۔ پہلی حدیث کی ابتداء میں مشائخ کے نام تبرکات حیری کیے ہیں۔ اول حدیث کے راوی ابوسعید عبد اللہ بن محمد بن احمد غفاری ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو مشائخ ابو بکر احمد بن عبد اللہ طیری سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا ابو سلم بن علی الرازی سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا نصیر محمد بن اسماعیل بن یوسف بن یعقوب الشقی سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا عبد المؤمن خلف بن سعید سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا مجی الدین الممتاز سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا وہب بن جعفر بن عمر سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا حبان بن مردان الجمعی سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا حارث بن نعمان سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہیں سعید بن جبیر نے خبر دی۔“

••• حدیث نمبر 1 •••

• قَالَ سَمِعْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ مُوسَى بْنُ عُمَرَ أَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِي لَوْ سَأَلُوكُمْ فِي الْجَنَّةِ يَخْلُدُونَ فِيهَا لَا يُعْطِيَنَّهُ وَلَوْ سَأَلُوكُمْ عَلَاقَةَ سَوْطٍ مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ أُعْطِهِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَالِكَ مِنْ هَوَانٍ بِهِ عَلَىٰ وَ لِكُنْ أُرِيدُ أَنَّ الْآخِرَةَ لَهُمْ خَيْرٌ وَ الْآخِرَةُ مِنْ كَرَامَتِي وَ رَحْمَتِي مِنَ الدُّنْيَا كَمَا يَرِحُمُ الرَّاجِعَ غَنِيمَةً مِّنْ سَرَّائِ السُّوَءِ وَ أَحَبُّ الْفُقَرَاءِ إِلَى الْأَغْنِيَاءِ وَ إِنَّ مَائِدَتِي ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ رَحْمَتِي لَمْ يَسْعَهُمْ وَ لِكُنْ فَرَضَتْ لِلْفُقَرَاءِ فِي مَالِ الْأَغْنِيَاءِ مَا يَسْعَهُمْ وَ أَرَدْتُ أَنْ أَبْلُوا الْأَغْنِيَاءِ لِأَنْظُرَ كَيْفَ سَارِعُهُمْ فِي مَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِي عَلَيْهِمْ لِلْفُقَرَاءِ فِي أَمْوَالِهِمْ يَا مُوسَى إِنْ فَعَلُوكُمْ ذَلِكَ أَتَمْبَثُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِي وَ ضَاعَفْتُ لَهُمُ الْحَسَنَةُ فِي الدُّنْيَا الْوَاحِدَةِ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا يَا مُوسَى كُنْ فِي الشَّدَّةِ صَاحِبًا وَ فِي الْوَحْدَةِ مُؤْنِسًا وَ أَكْلُوكُكَ فِي لَيْلَكَ وَ زَهَارِكَ.

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا



”اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کی طرف وحی کی ”اے موسیٰ! بے شک میرے بندے اگر مجھ سے جنت کا سوال کریں تو میں انہیں جنت عطا کروں گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اگر وہ مجھ سے دنیا کی سوط لے کے متعلق سوال کریں تو وہ عطا نہ کروں گا کہ یہ ان بندوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ ان کے لیے ذلت و رسائی ہے لیکن میں ان بندوں کے لیے آخرت کا خواہشمند ہوں کہ اس میں ان کی بھلائی ہے اور آخرت میرے عطیات میں سے ہے اور میری رحمت دنیا کی ہر لذت اور برائی سے بچانے کے لیے ہے جیسے گذریا اپنے روٹ پر حرم کرتا اور انہیں مصیبت سے بچاتا ہے اور میں اغذیا کی نسبت فقرا کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اغذیا میرا دستر خوان فقرا کے لیے تنگ کر دیتے ہیں اور میری رحمت ان اغذیا کے لیے نہیں ہے۔ میں نے فقرا کے لیے اغذیا کے مال میں حصہ مقرر کر کھا ہے جو ان فقرا تک پہنچ جاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اغذیا کو آزماؤں اور دیکھوں کہ میری عطا کردہ نعمتوں میں سے جو حصہ فقرا کے لیے مقرر ہے، اس میں سے فقرا کو دیتے ہیں یا نہیں۔ اے موسیٰ! اگر یہ ایسا کریں تو میں ان پر اپنی نعمتیں تمام کر دوں اور ان کو دنیا میں ایک کے بد لے دس گنا اجر دوں۔ اے موسیٰ! مصیبت میں ان (فقرا) کا ساتھی بن اور تہائی میں غم خوار۔ اور دن رات ان کو کھانا کھلایا کر۔“

❖ حدیث نمبر 2 ❖

❖ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحُ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّةِ
حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَلَا ذُنُوبٌ عَلَيْهِمْ لَا نَهُمْ جَلَسَاءُ اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہر شے کی ایک چاپی ہے اور جنت کی چاپی فقرا اور مسکین کی محبت ہے اور ان کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ یہ روز قیامت اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔“



3: حدیث نمبر 3:

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِإِبْرَاهِيمَ ذَرِّ يَا أَبَا ذَرِّ الْفُقَرَاءِ صَحِّكُهُمْ عِبَادَةً وَمِزَاحُهُمْ تَسْبِيحٌ وَنَوْمُهُمْ صَدَقَةٌ يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِمْ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِائَةَ مَرَّةً وَمَنْ يَمْسِي إِلَى الْفَقِيرِ سَبْعِينَ خُطُوةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ لِكُلِّ خُطُوةٍ سَبْعِينَ سَجْدَةً مَقْبُولَةً وَمَنْ يُطْعِمُهُمْ عِنْدَكَ سُرَّةً فَجَعَلَهَا إِلَيْهِمْ كَانَ فِي دَوْلَتِهِ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا "اے ابوذر! فقرادہ ہیں جن کا ہنسنا عبادت، جن کا مزارح تسبیح اور جن کی نیند صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک دن میں تین سو مرتبہ دیکھتا ہے۔ جو کسی فقیر کے پاس ستر قدم چل کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بد لے ستر مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے اور جنہوں نے ان فقرا کو مصیبت میں کھانا کھلایا تو وہ کھانا قیامت کے دن ان کی دولت (اجر و ثواب) میں نور کی مانند ہوگا۔"

4: حدیث نمبر 4:

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَجْمِعُ اللَّهُ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ فَيَقُولُ لَهُمْ تَصَفَّحُوا الْوُجُوهِ فَكُلُّ مَنْ أَطْعَمَكُمْ لُقْمَةً أَوْ سَقَأَكُمْ شَرَبَةً أَوْ كَسَأَكُمْ خِرْقَةً أَوْ رَدَّ عَنْكُمْ غُمَّةً فِي دَارِ الدُّنْيَا فَخُلُّوْهُ بِأَيْدِيهِمْ وَادْخُلُوْا الْجَنَّةَ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقرا اور مساکین کو جمع فرمائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی بخشش کرو جنہوں نے دنیا میں آپ کو کھانا کھلایا یا پانی پلا یا یا بس پہنایا یا آپ سے کوئی مصیبت دور کی۔ پس ان کے ہاتھ پکڑوا اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔"

5: حدیث نمبر 5:

﴿ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ إِتَّخِذُوْا أَيَادِي الْفُقَرَاءِ قَبْلَ أَنْ تُفْتَنُوْ دَوْلَتَكُمْ .﴾



ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ”(اپنے مال و دولت سے) فقرا کی خدمت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری دولت فنا ہو جائے۔“

٦: حدیث نمبر ٦:

* قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفَقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُرْسَلِينَ وَهَجَالَتْهُمْ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُتَّقِينَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ أَخْلَاقِ الْمُنَافِقِينَ.

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقرا اور مساکین کی محبت رسولوں کے اخلاق میں سے ہے اور ان کی مجالس اخلاقِ متقین میں سے ہیں اور ان سے فرارِ منافقین کی عادات میں سے ہے۔“

٧: حدیث نمبر ٧:

* قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَلَالُ عِشْ فَقِيرًا وَ لَا تَعِشْ غَنِيًّا
قَالَ بَلَالُ إِنِّي ذُلِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ ذَلِّكَ وَإِلَّا فِي
النَّارِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے بلال! فقیرانہ زندگی گزارونہ کہ اغنا جیسی۔“
بلال نے عرض کی ”یا رسول اللہ! کیا ایسا شخص (فقیر) مجھے جیسا ہے؟“ فرمایا ”ایسا شخص تم جیسا ہے
اور اگر نہیں تو وہ دوزخ میں جائے گا۔“

٨: حدیث نمبر ٨:

* عَنِ النَّبِيِّ إِنَّهُ قَالَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا
إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حُبُّ الْفَقَرَاءِ ط

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان یا یہاں کی ایمان
آمئوا اتئووا اللہ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف
وسیلہ تلاش کرو) کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ کے قرب کے لیے وسیلہ فقرا کی محبت ہے۔



• حدیث نمبر 9 •

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْفُقَرَاءُ مِنْ أُمَّتِي قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةَ عَامٍ ط ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری امت کے فقرا اغنيا سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔“

• حدیث نمبر 10 •

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ مَرْعِيْسُ بْنُ مَرْيَمَ فِي بَعْضِ الصَّحَارِيِّ فَرَأَى رَجُلًا جَلَسَ لِعِبَادَةِ الصَّنَمِ فَكَسَرَهُ وَقَالَ لِلْوَشْنِيِّ قَوْمٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ وَأَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُ مَا تَعْبُدُهُ قَالَ فَمَا صِفَتُهُ قَالَ هُوَ رَبُّ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا قَالَ عِيْسَى فَفَهِمْ - ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم کسی صحرائے پاس سے گزرے تو ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیٹھا ایک بنت کی پوجا کر رہا تھا۔ پس آپ (عیسیٰ) نے اس بنت کو توڑ دیا اور اس بنت پرست سے فرمایا! ”اے اللہ کے بندے اٹھو اور اس اللہ کی عبادت کر جو اس بنت سے افضل ہے جس کی توبہ عبادت کر رہا ہے۔“ بنت پرست نے پوچھا ”اس کی صفات کیا ہیں؟“ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ”وہ دنیا اور اس کی مخلوقات کا رب ہے۔“ عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ بنت پرست یہ بات سمجھ گیا۔

• حدیث نمبر 11 •

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَنَحَّىُ الْفُقَرَاءُ فَإِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ دُوَلَةً - ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقرا کی خدمت کیا کرو بے شک ان کے لیے اللہ پاک کے پاس خزانے ہیں۔“

:: حدیث نمبر 12 ::

✿ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَالِبَ الدُّنْيَا أَلْبِرِ فَتَرَكُ الْبِرِّ اثْمُ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے طالب دنیا! نیکی کیا کرو نیکی ترک کرنا بڑا گناہ ہے۔"

:: حدیث نمبر 13 ::

✿ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَدَ أَنْ يَجْلِسَ مَعَ اللَّهِ فَلَيَجْلِسْ مَعَ أَهْلِ التَّصَوُّفِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ کا ہم مجلس ہوتا سے چاہیے کہ اہل تصوف کی مجلس اختیار کرے۔"

:: حدیث نمبر 14 ::

✿ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ ؑ يَا عَائِشَةً جَالِسُ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينَ فِي الدُّنْيَا تُجَالِسُهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ دُعَوَتِهِمْ مُسْتَجَابَةً فِي الْآخِرَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَتَلَقَّنِي مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا "اے عائشہؓ! دنیا میں فقراء اور مساکین کی مجالس اختیار کرو کہ آخرت میں بھی تم ان کی مجالس میں ہوگی۔ بے شک آخرت میں ان کی دعائیں مستجاب ہوں گی اور وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور میری بھی قیامت کے روز ان فقراء سے ملاقات ہوگی۔"

:: حدیث نمبر 15 ::

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ بِخَمْسَةِ نَفَرٍ الْمَيْلَكَةَ وَالْمُجَاهِدِينَ وَالْفُقَرَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَرَجُلٍ يَتَبَكَّرُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى خَلْوَةٍ طَ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ کی رحمت پانچ گروہوں پر ہوتی ہے



ملائکہ، مجاہدین، فقرا، شہدا اور وہ لوگ جو اللہ کے خوف سے خلوت میں گڑگڑاتے ہیں۔“

﴿ حديث نمبر 16 ﴾

﴿ لَا تَطْغُوا فِي أَهْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخُرُقِ فَإِنَّ أَخْلَاقَهُمْ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْأَتْقِيَاءِ ﴾

ترجمہ: اہل تصوف کے سامنے سرکشی اور غرور نہ کرو کہ بے شک ان کے اخلاق، اخلاق انبیاء سے اور ان کے لباس متقین کے لباس ہوتے ہیں۔

﴿ حديث نمبر 17 ﴾

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْغَبُوا فِي دُعَاءِ أَهْلِ التَّصَوُّفِ فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجُوعِ وَالْعَطْشِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَيَسْرِعُ إِجَابَتَهُمْ طَ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اہل تصوف کی دعا کے متنی رہو کہ یہ لوگ بھوک اور پیاس برداشت کرنے والے ہوتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر ہوتی ہے اور وہ ان کی دعا میں جلد قبول فرماتا ہے۔“

﴿ حديث نمبر 18 ﴾

﴿ قَالَ أَسْهَلُ ابْنِ سَعِيدٍ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتَنِي عِلْمًا إِذَا أَعْمَلْتُ بِهِ أَفْلَحْتُ قَالَ إِنَّكَ أَحَبَّ اللَّهَ وَأَحِبَّ النَّاسَ وَإِنَّهُ فِي الدُّنْيَا إِيمَانِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّهُ فِي النَّاسِ مُحِبَّكَ النَّاسِ ط

ترجمہ: اسہل ابن سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسا علم سکھائیے جس پر عمل کرنے سے میں فلاح پا جاؤں۔“ آپ نے فرمایا ”اللہ سے ڈروا اور لوگوں سے محبت کرو۔ دنیا سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ کی رسی کو پکڑ لوا اور لوگوں میں رہ کر دنیا سے زہد کرو اور ان لوگوں سے محبت کرو (جو اہل حق ہیں)۔“



• حديث نمبر 19 •

✿ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلْفَقُرُ شِينٌ عِنْدَ النَّاسِ وَزَيْنٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فقر لوگوں کے نزدیک حقیر چیز ہے لیکن قیامت کے روز اللہ کے نزدیک اس کی قدر بہت بلند ہو گی۔"

• حديث نمبر 20 •

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ مِنْ فَقِيرٍ صَابِرٍ فِي فَقْرِهِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً مِنْ غَنِيٍّ فِي غِنَائِهِ وَرَكْعَتَانِ مِنَ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "صابر فقیر کی حالت فقر میں ادا کی گئی دور کعتیں اللہ تعالیٰ کو غنی کی غنا میت میں ادا کی گئی ستر کعتوں سے زیادہ پسند ہیں اور غنی شاکر کی دور کعتیں اللہ تعالیٰ کو دنیا اور اس کی ہر شے سے زیادہ پسند ہیں۔"

• حديث نمبر 21 •

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا فَهُوَ مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو کسی قوم سے مشابہت رکھے گا وہ اسی میں سے ہو گا اور جو کسی شے سے محبت رکھے گا وہ شے قیامت کے روز اس کے ساتھ ہی ہو گی۔"

• حديث نمبر 22 •

✿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْخَادِمِ فِي خِدْمَةِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّهَارِ وَالْقَائِمِ بِاللَّيْلِ مِثْلُ أَجْرِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ لَا تُرْدَدُ عَوْتُهُمْ مِثْلُ أَجْرِ الْحَاجِ وَالْعُمَرَ وَمِثْلُ أَجْرِ الْمُبْتَلِ وَمِثْلُ



أَجِرٌ كُلَّ بَازٍ فِي الْأَرْضِ فَمُطَوْبِ لِلْخَادِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلْخَادِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَاعَتُهُ
فِي النَّاسِ مِثْلُ غَنَمَ رَبِيعٍ وَمُضَرَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَإِنْ كَانَ الْخَادِمُ فَأَجِرًا قَالَ يَا أَنْسُ الْخَادِمُ السُّوءُ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَلْفِ عَابِرٍ
مُجْتَهِدٍ وَمَنْ يَعْلَمُ هُجْتَسِبٌ وَلِلْخَادِمِ مِثْلُ أَجِرٍ مَنْ يَعْلَمُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ
أُجُورِهِمْ شَيْئًّا ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "مون (فقیر)
کے خادم کے لیے دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کے برابر اجر ہے۔ نیز فقیر
کے خادم کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جتنا اجر ہے جن کی دعا روئیں کی جاتی۔ فقیر
کے خادم کو حج و عمرہ کرنے والوں اور زاہدوں کے برابر اجر ملتا ہے اور ان کے لیے زمین پر ہر شہباز
کے برابر اجر مقرر ہے۔ قیامت کے روز اس خادم کے لیے خوشخبری ہوگی اور اس کی شفاعت دیگر
لوگوں (کے حق) میں قبیلہ ربع اور مضار کی بکریوں کی تعداد کے برابر قبول ہوگی۔" حضرت انس رضی
الله عنہ نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر وہ خادم فاجر ہوتا؟" آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا "اے انس! ایسا گناہ گار خادم اللہ کے نزدیک ہزار عابدوں اور مجتهدین اور
حاب جاننے والوں سے افضل ہے اور خادم کے لیے مخدوم کے برابر اجر ہے اور اس کے اجر میں
کسی بھی چیز سے کوئی کمی نہ ہوگی۔"

• 23: حدیث نمبر 23:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ ثَلَاثَةُ الْعِلْمُ وَ
الْفَقْرُ وَالرَّهْدُ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "تمام اشیاء سے افضل
تین چیزوں میں علم، فقر اور رہد۔"

• 24: حدیث نمبر 24:

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْفَقْرُ قَالَ



خَزَانَةٌ مِّنْ خَزَائِنِ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرَامَةٌ مِّنْ كَرَامَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُعْطِيهِ اللَّهُ نَبِيًّا مُّرْسَلًا أَوْ وَلِيًّا مُّخْلِصًا وَأَجْرُ الْعَبْدِ الْكَرِيمِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ فقر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقر اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“ اس شخص نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! فقر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقر کراماتِ الہی میں سے ایک کرامت ہے جو اللہ مرسلین انبیاء اور مخلص اولیاء کے سوا کسی کو عطا نہیں فرماتا اور ایسے باکرامت لوگوں کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔“

• حديث نمبر 25 •

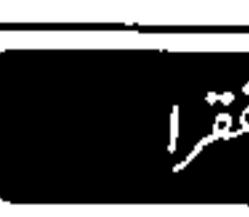
﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَلَامُ الْفُقَرَاءِ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَتَهَاؤْنُ بِكَلَامِهِمْ فَقَدْ تَهَاؤَنَ بِكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ عَادَى الْفُقَرَاءِ كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى إِيَّاهُمْ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقرا کا کلام اللہ کا کلام ہے۔ جس نے ان کے کلام کی اہانت کی گویا اس نے اللہ کے کلام کی اہانت کی اور جو فقرا سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ ان فقرا کو (ان دشمنوں سے) بچالے گا۔“

• حديث نمبر 26 •

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ كَفَضْلِي عَلَى جَمِيعِ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْفَقِيرُ الَّذِي لَا يَعْلَمُ النَّاسُ بِمَوْعِدهِ وَمَرْضِهِ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقرا کی اغنا پر فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمام مخلوق خدا پر ہے اور فقیر وہ ہے جو اپنی بھوک اور بیماری کے باوجود لوگوں سے واقف نہ ہو (یعنی کسی بھی حالت میں مخلوق کی طرف متوجہ نہ ہو)۔



:: حدیث نمبر 27 ::

✿ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ كُلُّ خَلْقٍ مِنْ طِينٍ الْأَرْضِ وَخَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ وَالْفُقَرَاءَ مِنْ طِينٍ الْجَنَّةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ فَلْيَتَكِرِّمْ الْفُقَرَاءَ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا اور انہیاء و فقراء کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا۔ پس جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ کا حقیقی بندہ بن جائے وہ فقراء کی عزت کرے۔"

:: حدیث نمبر 28 ::

✿ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَغْنِيَاءُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هُوَ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَهُلَكَ الْأَغْنِيَاءُ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اغنیا صرف دنیا میں ہی غنی ہیں آخرت میں وہ محتاج ہوں گے۔ اگر فقرانہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو چکے ہوتے۔"

:: حدیث نمبر 29 ::

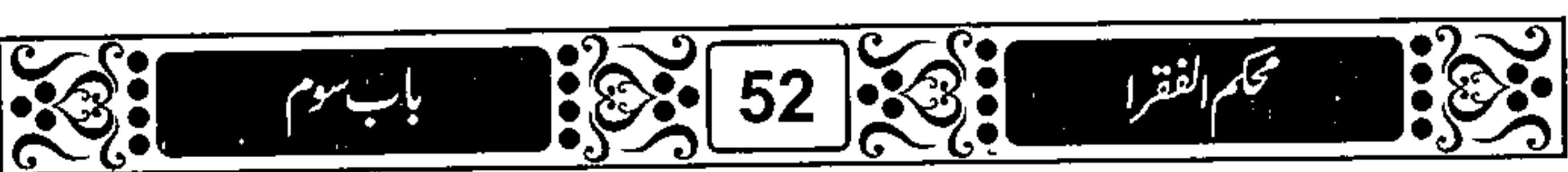
✿ قالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْفُقَرَاءِ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ كَمِثْلِ الْعَصَاءِ بِيَدِ الْأَغْنِيَاءِ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فقراء کی اغنیا کے ساتھ مثال ایسے ہی ہے جیسے لاٹھی کی اندھے کے ساتھ (یعنی اغنیا فقراء کے ایسے محتاج ہیں جیسے اندھا لاٹھی کا)۔"

:: حدیث نمبر 30 ::

✿ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَعَنِ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمَ غَنِيًّا لِغَنَائِهِ وَلَعَنَ اللَّهِ مَنْ أَهَانَ فَقِيرًا لِفَقْرِهِ وَيُسَمِّي فِي السَّمَوَاتِ عَدُوًا لِلَّهِ وَعَدُوًا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُ دَعْوَةُ وَلَا يُقْطَعُ لَهُ حَاجَةُ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ان پر اللہ کی لعنت ہے جو اغنیا کی عزت ان کی



غنایت (توانگری) کے باعث کرتے ہیں اور ان پر بھی اللہ کی لعنت ہے جو فقرا کی اہانت ان کے فقر کے باعث کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو آسمانوں میں اللہ اور انبیاء کا دشمن سمجھا جاتا ہے جس کی نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی حاجت پوری کی جاتی ہے۔“

• حدیث نمبر 31 •

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَغْفِرُونَ لِلْفُقَرَاءِ وَيَشْفَعُونَ لَهُمْ يَوْمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ شَفَعَ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَخْسَنَ حَالَهُ ﴾
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک ملائکہ فقرا کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور ان کے لیے قیامت کے روز شفاعت کریں گے اور جس کے لیے ملائکہ شفاعت کریں اس کا کیا ہی عمدہ حال ہوگا۔“

• حدیث نمبر 32 •

﴿ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَى الْفُقَرَاءِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةٍ مَرَّةً فَيُغَفِّرُ لَهُمْ بِكُلِّ نَظَرٍ سَبْعَ خَطِيئَاتٍ طَ ﴾
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ فقرا کی طرف ایک دن میں پانچ مرتبہ (رحمت کی نگاہ سے) دیکھتا ہے اور ہر نظر میں ان کی سات خطائیں معاف فرماتا ہے۔“

• حدیث نمبر 33 •

﴿ الْفَقْرُ ذِلَّةٌ فِي الدُّنْيَا وَعِزَّةٌ فِي الْآخِرَةِ .

ترجمہ: فقر دنیا میں ذلت جبکہ آخرت میں عزت کا باعث ہوگا۔

• حدیث نمبر 34 •

﴿ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْى مُؤْمِنًا فَقِيرًا بِغَيْرِ حِقٍ فَحَمَّمَهُ هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَقَتَلَ الْفَمَلِكَ مَلِكًا مِنَ الْمُقَرَّبِينَ .

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے کسی مومن فقیر کو ناحق اذیت دی تو گویا



اس نے کعبہ کو منہدم کیا اور ایک ہزار مقرب ملائکہ کو قتل کیا۔“

• حدیث نمبر 35:

﴿ قَالَ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ الْفَقِيرِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى أَعْظَمُ مِنْ سَبْعِ السَّمَاوَاتِ وَسَبْعَةِ الْأَرْضِينَ وَالْجَبَالِ وَمَا فِيهَا وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبَينَ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مومن فقیر کی حرمت اللہ کے نزدیک سات آسمانوں اور سات زمینوں، پہاڑوں اور ان کے مابین جو کچھ ہے، ان سب سے اور مقرب ملائکہ سے بھی بڑھ کر ہے۔“

• حدیث نمبر 36:

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ سَبْعَةُ عَنْهَا لِلْفُقَرَاءِ وَاحِدٌ لِلْأَغْنِيَاءِ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات فرا کے لیے اور ایک اغنيا کے لیے ہے۔“

• حدیث نمبر 37:

﴿ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْظُرُ إِلَى هُذِهِ الْأُمَّةِ بِالْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ فَالْعُلَمَاءُ وَرَثَتُمُ وَالْفُقَرَاءُ أَحِبَّاءٍ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ علماء اور فقرا کی بدولت میری امت پر (خاص) نظر کرتا ہے پس علماء میرے وارث اور فقرا میرے احباب ہیں۔“

• حدیث نمبر 38:

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِرَاجُ الْأَغْنِيَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حُبُّ الْفُقَرَاءِ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقرا کی محبت دنیا اور آخرت میں اغنيا کے لیے



چراغ کی نمائندگی ہے۔“

39: حدیث نمبر:

﴿ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَقْرُ فَخِرْجٌ وَالْفَقْرُ مِنْهُ .﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقیر اختر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔“

40: حدیث نمبر:

﴿ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرُ فَخِرْجٌ وَبِهِ أَفْتَخِرُ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ط﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”فقیر اختر ہے اور فقر کی بدولت مجھے تمام انبیاء پر افتخار حاصل ہے۔“

جاننا چاہیے کہ اسم اللہ (کے تصور کی تاثیر) اس قدر شیرین اور لذت سے بھر پور ہے کہ اس سے شوق و غنا و عزت و حیا و عشق و محبت حاصل ہوتی ہے اور دل کی صفائی ہوتی ہے۔ اس کی خوبیوں تک عالمی کی عطا ہے۔ جو کوئی اسم اللہ کا محرم ہو جاتا ہے وہ عارف کمال کے لازوال مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے لیے ایک لمحہ میں غرق فنا فی اللہ اور واصل ہونا کیا مشکل ہے۔ اسم اللہ طالبِ مولیٰ کو مثل آئینہ دونوں جہانوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور ہر مقام کا آئینہ بن کر اس کی تحقیق و معائنہ کروا دیتا ہے۔

بیت:

ہر کہ گردد واقف از اسم خدا
در وجودش خود نماند نی ہوا

ترجمہ: جو کوئی اسم اللہ سے واقف ہو جاتا ہے اس کے وجود میں خودی اور خواہشاتِ نفس باقی نہیں رہتیں۔

جیسے ہی عارف باللہ ان مراتب پر پہنچتا ہے تو اسے حوادث سے جمیعت حاصل ہو جاتی ہے۔



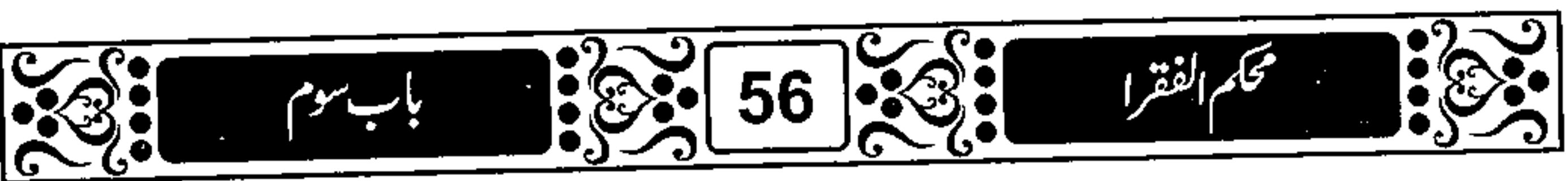
جمعیت تین قسم کی ہے جمعیت مبتدی، جمعیت متوسط اور جمعیت منتهی۔ جمعیت مبتدی یہ ہے کہ اگر تمام دنیا کا مال و دولت ایک جگہ جمع ہو کر اس کے ہاتھ آجائے تو اسے فوراً اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اور دنیا پھر بھی ہمیشہ اس کے حکم کے تابع رہے۔ جمعیت متوسط یہ ہے کہ تمام عمر علم حاصل کرے اور اس پر عمل کر کے اس کا عامل بن جائے اور جمعیت منتهی یہ ہے کہ جمالِ حق تعالیٰ میں اس طرح غرق ہو جائے کہ کسی بھی حال و احوال میں حق سے غافل نہ رہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُؤْشِكُ أَنْ يَأْتِنِي رَسُولٌ أَمِينٌ إِنِّي أَجِيبُ لَهُ وَتَأْرِكُ فِيهِكُمُ الشَّقَلَيْنِ أَوْلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ النُّورُ وَالْهُدُى فَسَتَمِسِّكُوَا بِهِ وَالثَّانِي أَهْلُ الْبَيْتِ -

ترجمہ: اے لوگو! میں بھی تمہاری مثل بشر ہوں۔ عنقریب میرے پاس ایک امین رسول (قادر) آئے گا اور میں اس کا بلا واقبول کرلوں گا اور تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ جاؤں گا اول کتابِ الہی، جس میں نور اور ہدایت ہے اور دوم میرے اہل بیت پس انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔

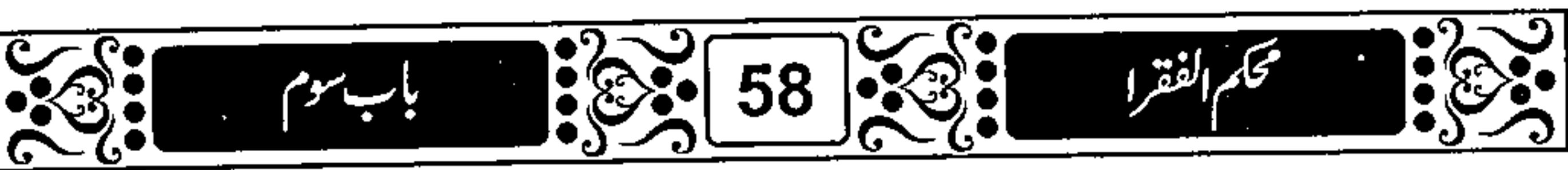
✿ ثُمَّ قَالَ الرَّبِّيُّ اللَّهُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ غَفَارِيٌّ تَمَشِّي وَحْدَكَ فَاللَّهُ تَعَالَى فِي السَّمَاءِ فَرَدُّ وَأَنْتَ فِي الْأَرْضِ فَرَدُّ كُنْ فَرَدًا يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ اللَّهَ بِحَمِيلٍ وَمُجِيدٍ الْجَمَالُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي مَا غَيْرِي وَفِكْرِي وَلَا يَسِّي شَيْءٍ إِشْتِيَاقِي فَقَالَ أَصْحَابُهُ أَخْبَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ بِغَيْرِكَ وَفِكْرِكَ وَإِشْتِيَاقِكَ ثُمَّ قَالَ آهُ آهُ وَآشْوُقَاهُ إِلَى لِقَاءِ إِخْوَانِي تَكُونُ مِنْ بَعْدِي شَاهِنْهُمْ كَشَانِ الْأَنْبِيَاءِ وَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ بِمَنْزِلَةِ الشَّهَدَاءِ يَفِرُّونَ مِنَ الْأَبَاءِ وَالْأَمَهَاتِ وَالْإِخْوَانِ وَالْأَخْوَاتِ وَالْأَبْنَاءِ ابْتِغَاءَ لِمَرْضَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُمْ يَتَرَكُونَ الْأَمْوَالَ لِلَّهِ وَيُبَدِّلُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْتَّوَاضُعِ وَلَا يَرْغَبُونَ فِي الشَّهْوَاتِ وَحَصْوُلِ الدُّنْيَا يَجْتَمِعُونَ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللَّهِ مَعْمُومِيَّنَ وَ



لَحْزُوْنِيْنَ مِنْ حُبِّ اللَّهِ وَ قُلُوبُهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ أَرْوَاحُهُمْ مِنَ اللَّهِ وَ عَمَلُهُمْ بِاللَّهِ إِذَا مَرَضَ
 وَاحِدٌ مِنْهُمْ هُوَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عِبَادَةِ الْفِسْنَةِ وَ إِنْ شِئْتَ أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ
 طَهِ الشَّعْبِ ! قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَمُوتُ
 فَهُوَ كَمْ مَا تَفَرَّقَ فِي السَّمَاوَاتِ لِكَرَامَتِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ إِنْ شِئْتَ أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ
 طَهِ الشَّعْبِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يُؤْذَيُهُ قُلْةً فِي
 ثِيَابِهِ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرٌ سَبْعِينَ حَجَّةً وَعُمْرَةً وَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مِنْ أَعْتَقَ أَرْبَعِينَ رَقْبَةً مِنْ
 أَوْلَادِ إِشْمَاعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُلْكٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ يَا ثَلَاثَةِ عَشَرَ آلَفَ دِينَارٍ وَ إِنْ شِئْتَ
 أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ طَهِ الشَّعْبِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَذْكُرُ أَهْلُ الْوِدْعَةِ يُكْتَبُ لَهُ بِكُلِّ نَفْسٍ أَلْفَ دَرَجَةً إِنْ شِئْتَ
 أَنْ أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ طَهِ الشَّعْبِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي جَبَلِ الْعَرَفَاتِ لَهُ ثَوَابٌ مِثْلٌ عُمُرِ نُوْجِ
 الْفِسْنَةِ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ طَهِ الشَّعْبِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَالْهُ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لَهُ تَسْبِيحةً خَيْرٌ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَنْ يَصِيرَ
 مَعْهُ جِبَالِ الدُّنْيَا ذَهَبًا وَفِضَّةً وَهَبَهَا وَ إِنْ شِئْتَ أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ طَهِ الشَّعْبِ قَالَ قُلْتُ بَلٰى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مَنْ
 يَنْظُرُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ فَكَانَمَا يَنْظُرُ اللَّهُ وَمَنْ سَرَرَهُ فَكَانَمَا سَرَّ اللَّهُ
 تَعَالَى وَمَنْ أَطْعَهُ فَكَانَمَا أَطْعَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ شِئْتَ أَزِيدُكَ يَا أَبَا ادْرِ طَهِ الشَّعْبِ قَالَ قُلْتُ
 بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهُ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ يَجِلسُ إِلَيْهِمْ قَوْمٌ مُعِزَّيْنَ
 مُشْقِلَيْنَ مِنَ الذُّنُوبِ يُغْفَرُ مَا يَقُولُونَ مِنْ أَحَدٍ عِنْهُمْ إِلَّا الْمُحَقِّفِينَ فَاعْلَمْ أَنَّ
 أَرْبَابَ الْقُلُوبِ يُكَاشِفُونَ بِأَسْرَارِ الْمَلَكُوتِ تَارَّاً عَلَى سَبِيلِ الرُّؤْيَا الصَّالِحةِ وَ تَارَّاً فِي
 الْيَقْظَةِ عَلَى سَبِيلِ كَشْفِ الْمَعَانِي، مُشَاهِدَةً الْأَمْثَالَ كَمَا يَكُونُ فِي الْمَنَامِ وَ هَذَا

وَمِنْ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَهِيَ دَرَجَاتُ النُّبُوَّةِ الْعَالِيَّةِ كَمَا أَنَّ الرُّؤْيَاءَ الصَّالِحةَ جُزًًّا مِنْ سِتَّةِ أَرْبَعِينَ وَهِيَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِيَّاكَ وَإِنْ كَانَ خَطَائِكَ يَكُونُ مِنَ الْعِلْمِ وَإِنْ كَانَ كُلُّ مَا جَاءَكَ حَلَّ قَصْوَرَكَ قَضِيَّةً هَلَكَ الْمُتَّخِذُ بَعِينَ وَالْجَهْلُ خَيْرٌ مِنْ عَقْلٍ يَدْعُونَ بِهِ إِلَى الْإِنْكَارِ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ الْأُولَيَّاءُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَنْكَرَ ذَالِكَ الْأُولَيَّاءُ لَزِمَّةُ إِنْكَارِ الْأَنْبِيَاءِ وَكَانَ خَارِجًا مِنَ الدِّينِ كُلِّهِ۔

ترجمہ: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے ابوذر! کیلئے چلا کرو۔ اللہ آسمانوں میں تنہا ہے اور تم زمین پر تنہا ہو لہذا تنہا ہی رہو۔ اے ابوذر! بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے ابوذر! کیا تمہیں میرے غم و فکر سے آگاہی ہے کہ میں کس چیز کے لیے مشتاق ہوں۔" صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں اپنے غم و فکر اور اشتیاق سے آگاہ فرمائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آہ آہ آہ! میرا اشتیاق میرے ان بھائیوں سے ملاقات کے لیے ہے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ انبیاء جیسی شان کے مالک ہوں گے اور اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ شہدا جیسا ہوگا۔ وہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور بیٹوں سے دور رہیں گے اور اللہ کی خاطر اپنا مال و دولت ترک کریں گے اور اپنے نفسوں کو تواضع سے بدل دیں گے اور شہوات اور حصول دنیا کی طرف راغب نہیں ہوں گے اور حبِ الہی کے باعث اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں مغموم و محروم جمع ہوں گے۔ ان کے قلوب اللہ کی طرف راغب ہوں گے، ان کی اراداتِ اللہ کی جانب سے ہوں گی اور ان کے اعمالِ اللہ کی خاطر ہوں گے۔ جب کوئی ان میں سے بیمار ہوگا تو وہ بیماریِ اللہ کے نزدیک ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔" عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "الله کے نزدیک ان کی بزرگی اس قدر ہے کہ اگر ان میں سے کوئی فوت ہو جائے گا تو گویا آسمان والوں میں سے کوئی فوت ہو گیا ہو۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔" عرض کی "کیوں نہیں؟



یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر کوئی جو ان کے لباس میں گھس کر انہیں کاٹے گی تو اللہ کے نزدیک اس (تکلیف) کا جرسترج اور عمرہ کے برابر ہوگا اور ان کے لیے اولاد اسماعیل سے چالیس غلام آزاد کرنے جتنا اجر ہوگا اور ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہوگی۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔“ عرض کی ”کیوں نہیں، یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب ان میں کوئی اہل محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے جو سانس لے گا تو ہر سانس کے بد لے اس کے لیے ہزار درجات لکھے جائیں گے۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔“ حضرت ابوذر نے عرض کی ”کیوں نہیں، یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر ان میں سے کوئی جبل عرفات پر عبادتِ حق کی غرض سے دور کعات نما زادا کرے گا تو اس کے لیے حضرت نوحؐ کی ایک ہزار سالہ عمر جتنا ثواب ہوگا۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔“ عرض کی ”یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر ان میں سے کوئی تسبیح کرے گا تو وہ تسبیح قیامت کے روز اس بات سے بہتر ہوگی کہ دنیا کے پہاڑوں نے اور چاندی کے بن کر ان کے ساتھ چلا کرتے۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔“ عرض کی ”یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر کوئی ان کی طرف دیکھے گا تو اللہ پاک کو یہ بات بیت اللہ کی طرف دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگی اور جس نے انہیں دیکھا اس نے گویا اللہ پاک کو دیکھا۔ جس نے انہیں لباس پہنانا یا گویا اس نے اللہ پاک کو لباس پہنانا یا اور جس نے انہیں کھانا کھلایا یا گویا اس نے اللہ پاک کو کھانا کھلایا۔ اے ابوذر! اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔“ عرض کی ”یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر کوئی ایسا شخص ان کے ساتھ بیٹھے گا جو انتہائی گنہگار اور گناہوں پر بصندر ہو تو اس شخص کے اٹھنے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس جان لو کہ ارباب قلوب



کبھی سچے خوابوں میں اسرارِ ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں تو کبھی بیداری میں مشاہدہ سے ان پر معانی منکشf ہوتے ہیں جیسے کہ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اور یہ ان اعلیٰ درجات میں سے ہے جو عالی درجاتِ نبوت ہیں کیونکہ بے شک سچے خواب نبوت کا چھیا لیسوں حصہ ہیں۔ پس اگر تم کوئی خطا کرو تو وہ تمہارے اپنے علم کے (ناقص ہونے کے) باعث ہو گی اور اگر تمہارے قصور کی حد تجاوز کر جائے تو تمہارے لیے قضاً ہے جبکہ اس میں پڑے رہنے والے کے لیے ہلاکت ہے۔ ایسی عقل سے جہالت بہتر ہے جو ان اولیاء اللہ کے امور سے انکار کی طرف لے جائے اور جس نے ان اولیاء کا انکار کیا تو وہ لازماً انبیاء کا منکر ہو گا اور وہ دین سے مکمل طور پر خارج ہو جائے گا۔“

فرد:

رَبِّ أَرْيَ نَعْرَهُ مَيْ زَدَانِ كَلِيمُ اللَّهِ بَطُورِ

رَبِّ أَرْيَ يَا فِتْمَ مِنْ دَرْكَنَارِ خُودِ حَضُورِ

ترجمہ: موسیٌ کلیم اللہ کوہ طور پر جا کر رَبِّ أَرْيَ نَعْرَهُ مَيْ زَدَانِ کا نعرہ لگاتے تھے جبکہ میں اپنے پہلو میں ہی رَبِّ أَرْيَ کا نعرہ لگا کر حضورِ حق میں پہنچ گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✿ سَافِرُوا فِيَّ الْمَآءِ إِذَا وَقَفْ تَعَفَّنْ ط

ترجمہ: (راہ) چلتے رہا بے شک پانی جب کھڑا رہتا ہے تو متغفن (بدبودار) ہو جاتا ہے۔

۱۔ یعنی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ ۲۔ ترجمہ: اے ربِ انجھے اپنا جلوہ دکھا۔ (الاعراف-143)

باب چہارم

ذکر اسمِ اللہ، حقیقت فقر عاشق فنا فی اللہ

جاننا چاہیے کہ جو کوئی اسمِ اللہ کے بزرخ کو تصور سے اپنے دماغ پر نقش کرتا ہے وہ ہر جگہ اسمِ اللہ ہی دیکھتا ہے، اس کی آنکھ بالکل نہیں سوتی اور اسے ہر لمحہ نئی زندگی ملتی ہے اور ہر گھنٹی وہ پہلے سے بہتر مقام پر ہوتا ہے۔ اس کا کھانا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے اپنے علم قدرت سے چاہا کہ اہلِ عشق کو عالم موجودات میں پیدا کرے تو زمین بنائی اور اس زمین کی مٹی پر شوق اور اشتیاق کی نظر سے دیکھا۔ اس نگاہ کی تجلی اور اسرارِ عشق سے وہ مٹی جنمیش میں آگئی اور آغاز میں ہی عالمِ مستی میں آ کر فریاد کرنے لگی:

﴿أَنَا الْمُشْتَاقُ فِي لِقَاءِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

ترجمہ: میں رب العالمین کے دیدار کی مشتاق ہوں۔

تب ہی اللہ نے اس زمین سے عاشق پیدا فرمائے جو آخر تک عالمِ مستی اور دریائے محبت میں غرق ہیں۔ اگر انہیں آگ میں بھی ڈالا جائے تو ایسی صد ہزار آتشِ دوزخ ان کی محبت کے باعث سرد ہو جائیں گی کیونکہ صاحبِ عشق کے سینہ سے اس قدر تیز اثر آنکھتی ہے کہ اس کے سامنے دوزخ کی تمام آگ بھی کچھ نہیں اور اس آتشِ محبت کے مقابلے میں کوئی بھی آگ اور سوز بر تنہیں ہے۔

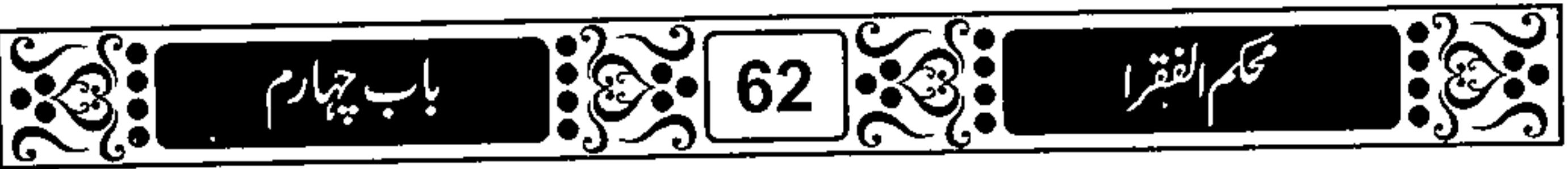
جوابِ مصنف:

اس بنابر اہلِ محبت کی عبادت خالص، بے ریا اور بوبیت کا باطنی راز ہے اور ان کی دعا، دلیل، و حکم اور مستی مقبول ہے اور اہلِ محبت کی نیند عین وصال ہے۔ جدولِ محبتِ الہی کے باعث گرم اور پُرسوز



رہتا ہے وہ جمیعت کی بنا پر دنیا اور اہل دنیا سے سر در رہتا ہے۔ جمیعت کے کہتے ہیں۔ جمیعت یہ ہے کہ گل و جز میں جو بھی ظاہری باطنی مستغرقات ہیں، ان کو ترک کر دے اور اپنا رُخِ مولیٰ کی جانب کر کے اللہ کا جمال دیکھے۔ جیسے ہی طالبِ مولیٰ کو اللہ سے جمیعت حاصل ہو جاتی ہے، وہ دنیا سے غسل اور آخرت سے وضو کر لیتا ہے اور ماسوی اللہ کی تکبیر تحریک سے تمام عمرِ اللہ اکبر، اسم اللہ ذاتی اور اسمِ اکبر صفاتی سے پڑھتا رہتا ہے اور غیر اللہ کو طلاق دے دیتا ہے۔ پس صاحبِ جمیعت خالص و مخلص فقراء کی جماعت ہے وہ جس جگہ بھی ہوتے ہیں خدا کے ساتھ مشغول رہتے ہیں خواہ خشکی پر ہوں یا تری پر، خواہ نشیب میں ہوں یا فراز میں۔ پس جان کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ دولتِ دنیا، عزتِ دنیا اور جاہ و حکومتِ دنیا اس کے حوالے کرتا ہے جو دنیا میں احمد، بے عقل اور بے داش ہوتا ہے کیونکہ ہر لمحہ خود کو گناہوں میں مشغول رکھنا بے عقولوں کا ہی کام ہے جو آخرت اور روزِ حشر پر زگاہ نہیں رکھتے۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ فقر کے حوالے کر دیتا ہے وہ دنیا میں عقل مند اور ہوشیار ہو جاتا ہے۔ وہ طالبِ مولیٰ ہوتا ہے جو (مخلوق کو) تنگ نہ کرنے والا، پروردگار کا پرستار ہوتا ہے اور جس کا دل ذکرِ اللہ سے بیدار اور ہوشیار ہوتا ہے۔ طالبِ مولیٰ کی مراد صرفِ اللہ ہی ہے اس لیے اسے ہر نیک عبادت سے تمام عمرِ محبتِ الہی حاصل ہوتی ہے جس سے اس کے وجود میں درد و سوزش دانہ اسپند کی مقدار برابر پیدا ہوتی ہے۔ اگر مرشد سے ظاہر و باطن میں کوئی خطایا گلطی سرزد ہو جائے تو طالب اسے نیک عبادت ہی سمجھے کیونکہ مرشد صاحبِ عیاں ہے اور جہاں سب کچھ عیاں ہو وہاں بیان کی کیا حاجت۔ جو طالب مرشد سے بدگمان ہوتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ **نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا**

جو کوئی اسمِ اللہ کے بزرخ کو تصور سے اپنے دل پر نقش کرتا ہے تو اس کے دل میں نور اور نارِ الہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہے جس سے ماسوی اللہ ہر شے جل جاتی ہے۔ جو کوئی تصور سے اسمِ اللہ کو آنکھ پر نقش کرتا ہے وہ دل کی آنکھ سے دیکھتا اور سیر کرتا ہے، وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اور جو کچھ بھی جانتا چاہتا ہے اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔



چلہ تین قسم کا ہے: چلہ زنانہ، جس میں چلہ کرنے والا بارہ سال ایک ہی روزہ میں گزاریں اور اس کے بعد افطار کریں اور چلہ مردانہ یہ ہے کہ ہر روز بارہ سال تک ایک مادہ گائے کا گوشت بغیر فضلہ، ہڈیوں اور کھال کے، اور چالیس کلوگھی اور چالیس کلو آٹا، یہ سب چیزیں پکا کر کھائے اور پھر بھی اس کے وجود سے کسی طرح کی غلاظت خارج نہ ہو۔

بیت:

دلي پر ز خطره شکم بي طعام
رياضت بناموس كفر است تمام

ترجمہ: اگر پیٹ خالی ہو اور دل پھر بھی خطرات سے پُر ہو تو ایسی ریاضت نام اور شہرت کی خاطر ہے جو کہ مکمل طور پر کفر ہے۔

تیسرا چلہ ربانی ہے جو حق کے ساتھ یگانہ ہے جس میں باطن فقر اور اسم اللہ میں مکمل طور پر غرق ہوتا ہے جبکہ ظاہر عوام کی صحبت میں گزرتا ہے۔ اگر کسی کو قربِ حق ریاضت سے عطا ہوتا تو پیر ان یہود کو حاصل ہوتا اور اگر علم سے حاصل ہوتا تو بلعم باعور کو حاصل ہوتا اور اگر طاعت سے حاصل ہوتا تو ابلیس مقہور کو حاصل ہوتا مگر یہ فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک ہی لمحہ میں عطا ہونے والا فیضِ الہی ہے، جس کسی کو بھی اللہ چاہے عطا کرے۔

جاننا چاہیے کہ اسم اللہ کی امانت زمین پر، آسمانوں پر اور پہاڑوں پر پیش کی گئی لیکن اس کی گرانی و عظمت و بزرگی کی وجہ سے وہ اس امانت کے بار کو برداشت نہ کر سکے اور سب نے اس بار کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلُنَّهَا وَأَشْفَقُنَّ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ طِينَةً كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ (الاحزاب-72)

ترجمہ: ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن سب اس کو اٹھانے سے عاجز آگئے لیکن انسان نے اس امانت کا بار اٹھایا بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم و نادان



۔۔۔

سچا طالب وہ ہے جو ایک پل کے لیے بھی اللہ سے جدا نہ ہو اور حرص و حب دنیا سے فانی ہو کیونکہ لا یعنی مشغولیت کے باعث (قلب کا) پرده فاسد ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اگر ایسے شخص کو وعظ و نصیحت، جملہ قرآن و حدیث اور مشارخ کے اقوال بھی سنائے جائیں تو کچھ فائدہ نہ ہو گا کیونکہ حرص و حب دنیا اور اوصافِ ذمہ کے باعث اس کا دل مردہ ہو چکا ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا تُشْبِهُ الْمَوْتَىٰ﴾ (الروم-52)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ مردوں کو نہیں سناسکتے۔

مرتبہ آدم افضل ہے۔ مرتبہ آدم پر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جو کچھ بھی پیدا کیا گیا آدمی کے لیے ہی پیدا کیا گیا لیکن انسان حق تعالیٰ کی معرفت کے لیے پیدا کیا گیا اور جو معرفت حق تعالیٰ کی طلب نہیں کرتا وہ حیوان ہے۔ جب تک کہ وہ معرفت طلب نہیں کرے گا وہ دیواروں، جمادات، نباتات اور حیوانات کی مثل ہو گا۔ ایسے آدمیوں کی اوقات پر لعنت جو آدمیوں کے درمیان کتے، گائے، گدھے اور بکریوں کی مانند ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اپنی بے عقلی کے باعث صرف بروز قیامت دیدارِ حق تعالیٰ کی امید رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ جو اس دنیا میں اندر ہار ہاؤہ آخرت میں بھی اندر ہاہی رہے گا جیسا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ پاک نے حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ

ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَلِي فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَلٌ﴾ (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدارِ الہی سے) اندر ہار ہاؤہ آخرت میں بھی اندر ہاہی رہے گا۔ جیسا کہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو بطور اشارہ لکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے میں خبردار ہے۔ پیروی نشان قدم پر چلنے کو کہتے ہیں یعنی جس مقام پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کے نشان گئے ہوں اس مقام تک خود کو بھی پہنچانا چاہیے۔



سِيرُوا إِلَى مَا سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ

ترجمہ: اس مقام تک چلتے جاؤ جہاں تم سے سبقت لے جانے والے پہنچے۔

جو خود اس مقام تک نہ پہنچا وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس نے پیروی کی کیونکہ پیروی گفتگو کرنا نہیں ہے بلکہ اس راہ پر چلنا ہے۔ اس جگہ یہ سمجھنا چاہیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو جس مقام پر پہنچایا تھا اگر کوئی خود کو اس مرتبہ تک نہیں پہنچا تا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے باز رہا لہذا وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ عجیب حیرت کی بات یہ ہے کہ تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا کہتی ہے لیکن کرتی نہیں اور یہ سمجھتی ہے کہ پیروی صرف باتیں کرنے سے ہی ہو جاتی ہے اس کے لیے راہ چلنا ضروری نہیں۔ ان بے شعور لوگوں کی سمجھ کی کیا ہی بات ہے کہ اپنی بے ہمتی کے باعث خود بھی پیروی سے رکے رہتے ہیں اور اگر کوئی پیروی کرتا ہے تو اسے حسد کی بنا پر دیکھ نہیں سکتے۔

بیت:

در قول و فعل فرق می دان

قولی بگذار فعل را دریاب

ترجمہ: قول و فعل میں فرق کو سمجھ۔ قول (یعنی صرف گفتگو) کو چھوڑ دے اور فعل (یعنی پیروی) کی حقیقت کو سمجھ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہی اصل راہ ہے، جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا وہ گمراہ ہے۔ اصل پیروی یہ ہے کہ طالب حبِّ مولیٰ فرض اور ترکِ دنیا سنت سمجھے کیونکہ روایت ہدایت کے لیے ہے۔ یہ راہ عنایت صرف طریقہ قادری میں ہے، ان کے ذکرِ جہر کی نشانی یہ ہے کہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی ضرب لگاتے ہیں اور اللہ کے ذکرِ جہر کی تین ضرب سے تین مقام روشن ہو جاتے ہیں: اول مقام ازل، دوم مقامِ ابد اور سوم مقامِ قاف تا قاف۔

اے صاحبِ انصاف سن! ذکرِ خفیہ قادریہ وہ ہے جسے ذکرِ حامل کہتے ہیں اور ذکرِ حامل سے فقیر

کامل بنتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

أَكْثُرُهُوا ذُكْرُ اللَّهِ

ترجمہ: ذکر اللہ کثرت سے کرو۔

یعنی ذکرِ حامل۔ بعض لوگ ذکرِ قلب کو ذکرِ حامل کہتے ہیں اور بعض ذکرِ روح کو اور بعض ذکرِ سر کو۔ ذکرِ حامل خفیہ ذکر ہے جس کا تعلق نہ زبان سے ہے اور نہ قلب، روح اور سر سے۔ ذکرِ حامل نور ہے جسے نورِ ذاتِ احادیث مطلق کی بھلی کہتے ہیں جس میں دن رات قلب و قالب اس طرح جلتے ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلاتی ہے۔ پس ایسے لوگوں کا مراقبہ دو طرح کے حال پر بنی ہے ابتداء فانوس کی مثل خیال اور انہتہا عین وصال۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

فَوَادْ قَلْبِي نَارُ الْجَحْنَمِ هُوَ يَرْدُهَا

ترجمہ: میرے قلب میں ایسی آگ ہے جس کے مقابلے میں دوزخ کی آگ بھی سرد ہے۔
جودل آتشِ عشق میں نہ جلا، اسے آتشِ دوزخ جلائے گی۔

پست:

مرا شد آتش منزم
که آتش گرفته ز آتش دلم

ترجمہ: آتشِ عشق کے باعث میرا وجود ہی آتش ہو گیا ہے کہ ہر کوئی میرے دل سے آتشِ عشق لے رہا ہے۔

جان لو کہ ہر دنیا وی کام اسمِ اللہ کے حاضرات سے ممکن ہے اور ہر مطلب اسمِ اللہ سے پایا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی اسمِ اللہ کا ترتیب سے تصور کرے تو انشاء اللہ جلد ہی ایک دن رات میں اپنے مقصود (اللہ تعالیٰ) تک پہنچے گا کہ یہ محرومیت کی راہ ہے۔ جو کوئی اسمِ اللہ سے محروم نہیں وہ مقام لی مَعَ اللَّهِ وَقْتٌ لَا يَسْعُونِي فِيهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ (ترجمہ: میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ایسا ہے جس میں کسی مقرب فرشتے اور رسول کی گنجائش نہیں) سے محروم ہے۔



بیت:

فرشته گرچہ دارد قرب درگاہ
نگخد در مقام لی مع اللہ

ترجمہ: فرشته اگرچہ اللہ کی بارگاہ میں بڑا قرب رکھتا ہے لیکن وہ مقام لی مع اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔
فقیر آفتاب کی مثل فیض بخش ہوتا ہے۔

فرد:

ہر کرا مرشد نباشد پیشووا این کتابی بس ترا رہبر خدا
در مطالعہ دار دائم ہر صبح شام عارف باللہ شوی فرش تمام
ترجمہ: جس کسی کو پیشوائی کے لیے مرشد نہ ملے تو یہ کتاب اللہ کی طرف اس کی رہنمائی کرے گی۔ جو
صبح شام اس کو اپنے دائی مطالعہ میں رکھے گا وہ عارف باللہ ہو جائے گا اور اسے کامل فقر نصیب ہو
گا۔

اے صاحبِ حال سن!

✿ دَعُّ نَفْسَكَ وَتَعَالٌ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ دے تاکہ تو بلندی کو پالے۔

جان لوکہ فقیر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ (براۓ نام) فقیر جن کی خلوت زندان کی مثل ہوتی
ہے اور ان کے طالب وہاں قیدیوں کی طرح رہتے ہیں۔ جب وہ خلوت سے باہر آتے ہیں تو وہ
چور مرشد چوروں کی طرح اپنے طالبوں کو در در کی گدائی کرتے ہیں۔ یہ درویشی نہیں بلکہ در پیشی
ہے جونہ تو خدا پرستی ہے اور نہ صفا کیشی۔ دوسرا فقیروں کا طبقہ وہ ہے جس میں مرشد دن رات گوشہ
نشین اور خلوت گزین رہتا ہے، یہ گوشہ نشینی دوسروں کو پہنانے کے لیے جال کی مثل ہے۔ یہ ظاہر
میں بے نیاز اور بلند دعوے کرنے والے ہوتے ہیں لیکن ان کے باطن محروم اور محبت حق سے دور
ہوتے ہیں۔ ان کے طالب جو کچھ محنث سے کماتے ہیں ان کی نذر کر دیتے ہیں۔ ایسے طالب



مرشد اور مرشد طالب دنوں نفس غالب ہے۔ اہل توجہ فقیروں کا تیرا طبقہ وہ ہے جس میں مرشد زیر کی طرح لایتحاج، کامل و مکمل و اکمل اور دائم باوصال ہوتا ہے جو طالبان اللہ کو ایک ہفتہ میں سات روزہ مجلس عطا کرتا ہے۔ پہلے روز ایسی مجلس عطا کرتا ہے جس میں طالب کے وجود میں (اسم اللہ ذات کی) تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے روز حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب صاحب صدق ہو جاتا ہے۔ تیسرا روز حضرت عمر خطابؓ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب اپنے نفس کا خود عدل اور محاسبہ کرتا ہے۔ چوتھے روز حضرت عثمان غنیؓ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب کے اندر حیا پیدا ہوتی ہے اور وہ خدا کی نافرمانی سے باز رہتا ہے۔ پانچویں روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب صاحب علم ولایت ہو جاتا ہے۔ چھٹے روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب میں خلقِ محمدی پیدا ہو جاتا ہے۔ ساتویں روز سلطان الفقر کی مجلس عطا کرتا ہے جو توحید باری تعالیٰ کا دریا ہے۔ جو طالب اس دریا کے کنارے پہنچ جاتا ہے وہ صاحبِ کنار ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

﴿نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ (ق-16)

ترجمہ: اور ہم تو تمہاری شہرگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

جو طالب اس مرتبہ پہنچ کر اس دریا سے پانی پی لیتا ہے وہ دنوں جہان میں عزت پاتا ہے۔ جو اس دریائے توحید میں غوطہ زن ہو جاتا ہے وہ ظاہر باطن میں صاحبِ چشم بینا ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

﴿وَفِي أَنفُسِكُمْ طَآفَّلَا تُبْصِرُونَ﴾ (الذاريات-21)

۱۔ طالب مرشد سے مراد وہ مرشد ہے جو مرید سے مال طلب کرتا ہے اور انہیں کچھ عطا کرنے کی بجائے ان سے مانگتا ہے۔ ۲۔ مرشد طالب سے مراد ناقص مرشد کے مرید ہیں جو مرشد سے فیض لینے کی بجائے اس پر مال خرچ کر کے اسے اپنی مرضی کے مطابق چلاتے ہیں نہ کہ اس کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ ۳۔ یعنی طالب توحید میں غرق ہو کر ہمہ تن توحید ہو جاتا ہے۔



ترجمہ: اور میں تمہارے اندر ہوں کیا تم نہیں دیکھتے۔

جو مرشد سات روز میں یہ سات مجالس عطا نہیں کرتا تو طالب اللہ کو چاہیے کہ اس مرشد سے جدا ہو جائے اور اپنی عمر ضائع نہ کرے۔

فرد:

دو چشم خویش را بر بند چون باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

ترجمہ: اپنی دونوں آنکھیں باز کی طرح بند کر لے تاکہ تیرے اندر گم گشتہ آواز (یعنی اللہ کی آواز) سنائی
وئے۔

فقیر کا دل سمندر اور اس کی نظر موئی کی مانند ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْعَافِيَةُ عَشَرَ أَجْزَاءٌ تِسْعَةٌ فِي السَّكُوتِ وَاحِدٌ فِي الْوَحْدَةِ﴾

ترجمہ: عافیت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو حصے خاموشی میں اور ایک حصہ وحدت میں ہے۔

حدیث قدی:

﴿عِبَادِيَ الَّذِينَ قُلُوبُهُمْ عَرِشِيَّةٌ وَأَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَّةٌ وَهِمَتُهُمْ سَمَاوِيَّةٌ ثَمَرَةٌ
الْحُبَّةٌ فِي قُلُوبِهِمْ مُقَدَّسَةٌ وَخَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخُلُقِ جَاسُوْسَةٌ الْسَّمَاءُ سَقْفُهُمْ وَ
الْأَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَالْعِلْمُ أَنِيْسُهُمْ وَالرَّبُّ جَلِيلُهُمْ﴾

ترجمہ: میرے ایسے بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش کی مثل اور جن کے بدن صحرائی کی مثل اور جن کی ہمتیں آسمان کی مثل (بلند) ہیں اور ان کے قلوب میں (اللہ کی) پاک محبت کا پھل ہے اور ان کے خیالات مخلوق میں جاسوس کی مثل ہیں (یعنی وہ مخلوق کے حالات سے آگاہ ہیں)۔ آسمان ان

۱۔ جس طرح باز کی نگاہ صرف اور صرف اپنے شکار پر ہوتی ہے اسی طرح طالبِ مولیٰ کو بھی اپنی نظر اللہ کی ذات کی طرف مبذول رکھنی چاہیے۔

کے لیے چھت اور زمین فرش کی مثل ہے۔ علم ان کا دوست اور اللہ ان کا ہم مجلس ہوتا ہے۔

بیت:

علم دانی چیت دامن راست گیر
بی علم کافر شود زاہد فقیر

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے علم کیا ہے؟ درست دامن پکڑنا۔ علم کے بغیر زاہد فقیر بھی کافر ہو جاتا ہے۔
ہر وہ راہ جسے شریعت روکرے وہ کفر کی راہ ہے۔

حدیث:

﴿عَبَادَيَ الَّذِينَ إِيمَاجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْمَظْرِ إِذَا نَزَلَ فِي الْبَرِّ نَكَتَ الْبَرُّ وَإِذَا نَزَلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الْلَّدَرُ﴾

ترجمہ: میرے ایسے بندے بھی ہیں جن کا وجود دنیا میں باش کی مثل ہے۔ جب زمین پر برستے ہیں تو سبزہ اگاتے ہیں اور جب وہ سمندر پر برستے ہیں تو موتی نکلتے ہیں۔

تارک نماز فقیر معرفت حق کی بوکو بھی نہیں پاسکتا۔ اگر وہ تمہیں ماہ سے ماہی (یعنی آسمان سے زمین) تک ہر چیز کا مشاہدہ بھی کر دے تو وہ سب استدرج اور گمراہی ہو گا۔

بیت:

از هر حدیثی و آیتی تو بشنوی
مرد عارف آن بود بر دین قوی

ترجمہ: ہر حدیث اور آیت جو تو سنتا ہے اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد عارف وہی ہے جو دین پر قوی ہے۔

باب پنجم

ذکر دعوت کامل، شرح دعوت کل و جز، کبریٰ و صغیریٰ و دعوت پیقدم و دعوت ساعت

فقیر صاحب تصرف مالکِ الملکی ہوتا ہے۔ دعوت اے ایک دن اور رات کی بھی ہوتی ہے، ایک ہفتہ، ایک مہینہ یا ایک لمحہ کی بھی ہوتی ہے لیکن دعوت پڑھنے سے فقیر کی ایک بار کی توجہ ہزاراں ہزار مرتبہ بہتر ہے جس سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ اول بحر قرآن ہے: دعوت قرآن پڑھنے کی ایک ترتیب یہ بھی ہے کہ بہتے ہوئے پانی (یعنی دریا یا ندی) کے کنارے جائے اور دعوت شروع کرنے سے پہلے غسل کرئے چادر دھوئے اور پھر دو گانہ نماز اللہ کی ذات کے لیے پڑھ کر اواح نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام بزرگوار کو بخشنے۔ بعد میں بسم اللہ سے فاتحہ شروع کرے اور من الحَنَّةُ وَ النَّاسُ تک تمام قرآن ایک رات میں پڑھے۔ پھر اسی ترتیب سے تین مرتبہ تیس پارے مع دور کعت نماز اور تین مرتبہ غسل سے مکمل کرے۔ اگر دعوت پڑھنے والا صاحب ہو گا تو اس کا مقصود پہلی رات ہی حاصل ہو جائے گا اور اگر وہ بد بخت مرد ہو گا ہے تو دوسری رات میں اور اگر منافق ہو گا تو تیسرا رات میں اس کا کام سرانجام پائے گا اور وہ اپنا مقصود حاصل کر لے گا۔ اس دعوت کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں جو لازماً قبول ہوتی ہے۔ اس میں اگر کوئی شک کرتا ہے تو اس کے کافر ہونے کا ڈر ہے۔ دعوت صاحب وصال، دعوت جن، دعوت موکلات، دعوت اہل قبور

اے دعوت ایک روحانی عمل ہے جس میں طالبِ مولیٰ روحانی و باطنی طور پر اولیاء اللہ اور فقراء کی ارواح سے فیض اور مدد کے حصول کے لیے رابطہ کرتا ہے۔



بارواح، دعوتِ اہل حضور جو مقامِ دعوتِ عروج ہے، دعوتِ سیرگاہِ بروج، حق تعالیٰ کے ساتھ یکتا ہونے کی دعوت، تحتِ الرٹی سے عرش تک پہنچنے کی دعوت، نفس کو قید کرنے اور شیطان کو دفع کرنے کی دعوت، ان تمام اقسام کی دعوت پڑھنے کا تعلق باخبر ہونے سے ہے۔ دعوت پڑھنے کی حقیقت کو یہ گئے اور گدھے کیا جائیں۔ یہ دعوت صرف وہی پڑھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دعوت پڑھنے کا حکم ہوا اور دعوت پڑھنے کی رخصت اور اجازت سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت پیر دشگیر غوثِ صمدانی، قطبِ رباني سید مجی الدین عبدالقدار جیلانیؒ غالب الاولیاء اور شہسوارِ میدان ہر دو جہان سے حاصل ہو۔ جسے یہ رخصت و اجازت حاصل ہو جائے تو دعوت پڑھتے وقت تمام عالم کی کل مخلوقات اور المخارہ ہزار عالم، جن، دیو، فرشتے، موکلات و ملائکہ، روحانی و خاکی اہل اسلام اور صاحبِ قبور سب اس کی قید میں آ جاتے ہیں اور اسے ہر خبر دیتے ہیں۔ ایسا شخص کم آزار اور صاحبِ سرالاسرار ہوتا ہے جسکے زیر بار سب غوث و قطب ہوتے ہیں۔

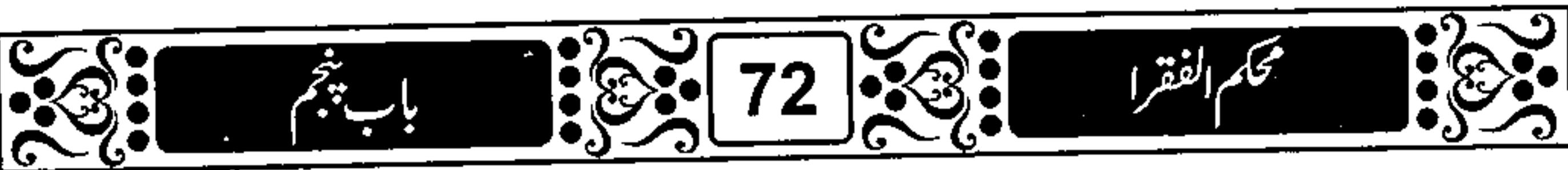
بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوار

غوث قطب و مرکب اند ته زیر بار

ترجمہ: میں شہسواروں کا شہسوار ہوں۔ غوث و قطب جو زیر زمین (قبور میں) ہیں سب میری سواری ہیں۔

صاحبِ دعوتِ کامل اور عاملِ فقیر وہ ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تک اور خاتم النبیین سے ابد الآباد تک تمام ارواح سے دست مصانعہ کیا ہوا اور ان سے عہدو پیمان کیے ہوں۔ جو کوئی ان مراتب کا حامل ہوتا ہے چار باطنی لشکر ہمیشہ اس کے ہمراہ رہتے ہیں اول موکل ملائکہ، دوم شہزاداء، سوم عالم الغیب اور چہارم رجال الغیب۔ اس فقیر کو صاحبِ دعوت لا یحتاج کہتے ہیں۔ فقیر بننا آسان کام نہیں ہے۔ فقر میں اللہ رحمٰن کے عظیم اسرار



ہیں جن کا تعلق شہرت سے نہیں بلکہ عرفان سے ہے جو اللہ جسے چاہے بخشنے۔ دعوت خواہ دین اور دنیا کے کسی بھی کام کے لیے پڑھی جائے اس سے مقصود جلد حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿إِذَا تَحْيِّرُ تُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوَا مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ﴾

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

ایات:

اولیاء را خلوت است زیر زمین لا تحف باشد با حق ہمنشین
ہر کہ بر قبرش رو و اہل الخبر مشکل آسان می شود جن و بشر
ترجمہ: اولیاء کو زیر زمین (قبوں میں) خلوت نصیب ہوتی ہے اور وہ حق کی ہمنشینی سے مقام
لا تحف پر ہوتے ہیں۔ جب کوئی ان کی قبر پر جاتا ہے انہیں اس کی خبر ہو جاتی ہے اور وہ جن و بشر ہر
کسی کی مشکل آسان کر دیتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوْتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنَ الدَّارِ إِلَى الدَّارِ﴾

ترجمہ: بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

اولیاء اللہ فقیر فنا فی اللہ کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ مقام لی مَعَ اللَّهِ فنا فی اللہ میں داخل ہو
جاتے ہیں، پھر انہیں نہ موت کی تلخی یاد رہتی ہے اور نہ جان، نفس، شیطان اور عزرائیل کی خبر۔ ان
کی جان حق تعالیٰ اپنی قدرت سے قبض کرتا ہے۔

ریاضت کے چالیس چلوں سے قبور اولیاء کی ایک رات کی ہمنشینی افضل ہے کیونکہ ریاضت را ہے
اور فنا فی اللہ کا مقام نگاہ کی حضوری کا راز ہے کیونکہ وہاں نہ ریاضت ہے نہ راہ، نہ مدعا ہے نہ گواہ، نہ
درد ہے نہ آہ، نہ عزت ہے نہ مرتبہ، نہ روپہ ہے نہ خانقاہ، سوائے روپہ مبارک حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ نہ سورج ہے نہ چاند، نہ سال ہے نہ مہینے، نہ کوئی راہبر نہ ہمراہ، نہ بلندی



نہ پستی، نہ حسن پرستی نہ ذوق، نہ شمال ہے نہ جنوب، نہ مشرق ہے نہ مغرب اور نہ ہی خدوخال ہیں بلکہ صرف عین وصال ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿الْهَوْتُ جَسْرٌ يُوصِلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ﴾

ترجمہ: موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتی ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو گروہوں پر آتشِ دوزخ حرام ہے ایک علماء عامل اور دوسرے فقراء عامل۔ کیونکہ ان میں تین چیزیں یعنی حرص، حسد اور تکبر نہیں ہوتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَبِلَا عَذَابٍ﴾

ترجمہ: اور جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ کہا وہ بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہو گیا۔

کیونکہ کلمہ طیبہ کی تاثیر حرص، حسد اور تکبر کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ علماء عامل اور فقراء عامل کو خاص یعنی مخلص کہتے ہیں۔ حدیث:

﴿الَّذِينَ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَثِيرٌ وَمُخْلِصُونَ قَلِيلٌ﴾

ترجمہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کثیر ہیں لیکن مخلص قلیل ہیں۔

ابیات:

احتیاجی نیست روضہ جان پاک	روح در عرش است قالب زیر خاک
اولیاء را لا یمیتوں تو بہ بین	مرده تن دل زنده زیر خاک بین
جسد را با خود برند در لامکان	گم قبر گنام بی نام و نشان
نیست سودی مرده را زیبا چہ کار	بر قبر مرده کنی نقش و نگار
باھو؟! بہ زین نباشد در جہان	خود پرستی را میں جز عین آن

ترجمہ: (اولیاء اللہ کی) ارواح عرش پر ہوتی ہیں اور جسم زپر زمین۔ ان کی پاک جان کو روضہ کی



حاجت نہیں ہے۔ ان کے جسم مردہ لیکن دل زندہ ہیں۔ اولیاء اللہ مرتبے نہیں تو ان کو زیر خاک زندہ دیکھ۔ ان کی قبر گنام اور بے نام و نشان ہے کیونکہ وہ اپنے جسد کو اس میں سے نکال کر لامکان میں لے جاتے ہیں۔ اگر تو کسی مردہ کی قبر پر نقش و نگار بنادے تو بھی اس مردہ کو زیب وزینت سے کوئی فائدہ نہیں۔ باہُو! اس سے بڑھ کر جہان میں کچھ نہیں ہے کہ تو خود پرستی نہ کر اور صرف عین کو دیکھ۔

غرض یہ کہ
بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنه باشد پسند خلق چہ باک
ترجمہ: جسے خالق پسند کرے اسے اگر مخلوق نہ بھی پسند کرے تو کیا پرواہ۔

رجوعاتِ خلق ہونا سراسر خلل ہے۔ اس زمانہ میں تو لوگوں کی اکثریت اور بیشتر گروہ شریعتِ محمدی کے راستہ سے منہ موڑ چکے ہیں۔ وہ سرو دستتے اور شراب پیتے ہیں اور ان لوگوں کے ہمنشیں ہیں جو مایہ فساد کو پسند کرنے والے حرامزادے ہیں اور اپنے آبا و اجداد کی کرامات پر مغربوں ہیں۔ یہ آزاد فقیر درست کہتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

﴿السَّاِكِنُ عَنِ الْحَقِّ شَيْطَانٌ أَخْرَسٌ﴾
ترجمہ: جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

بیت:

گر ترا سرمی زند سر پیش نہ
و ز خدمت مادر پدر درویش بہ

ترجمہ: ماں باپ کی خدمت سے درویش کی خدمت بہتر ہے۔ اگر وہ تیر اسراڑا دے تو بھی اسے اپنا سر پیش کرنے سے در لغ نہ کر۔



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿سِيّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ﴾

ترجمہ: قوم کا سردار فقراء کا خادم ہوتا ہے۔

اور فقراء سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔

بیت:

تا تو انی خویش را از خلق پوش

عارفان کی بوند این خود فروش

ترجمہ: جس قدر تجھ سے ممکن ہو خود کو مخلوق سے چھپا کر رکھ۔ یہ خود فروش لوگ عارف کیسے ہو سکتے ہیں۔

بیت:

با دوست کنج فقر بہشت است بوستان

بی دوست بر سر جاه تو انگری

ترجمہ: دوست ساتھ ہو تو فقیر کا کونہ بھی بہشت کے باغ کی مانند ہے اور دوست کے بغیر مرتبہ و تو انگری بھی بیکار ہے۔

فرد:

تا دوست در کنار نباشد بکام دل

از یچ نعمتی مزہ نیاید کہ می خوری

ترجمہ: جب تک دوست دل کی مراد کے مطابق ساتھ نہ ہو تو جو نعمت بھی تو کھائے گا وہ مزہ نہیں دے گی۔

فرمان حق تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى﴾ (ظا-47)



ترجمہ: سلامتی ہواں پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

جان لوکہ وہ صاحبِ دعوت اور تارکِ دعوت ملعون ہے جو دعوت کی انہاتک نہ پہنچا۔ ایسا صاحبِ دعوت پر پیشان حال ہے۔ جب اہلِ دعوت خستہ خاطر ہو جائے اور باطن میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کرے اور بالترتیب دعوت پڑھے تو قبر مبارک کی برکت سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پُر نور روح حاضر ہو جائے گی۔ اس وقت اہلِ دعوت اپنا مقصود عرض کرے تو تمام مطالب پالے گا۔ یہ دعوت تیغ برہنہ صرف وہی پڑھتا ہے جو باطن میں صاحبِ شجاعت اور صاحبِ شعار ہوا اور وہ جس کام، مطلب اور مہم کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ کام ایک ہی مرتبہ میں انجام کو پہنچ جاتا ہے۔

دیگر دعوت وہ ہے جس میں اہلِ دعوت رات کے وقت تنہا قبرستان جائے اور کسی صاحبِ عظمت غالب الاولیاء فقیر کی قبر کے پاس بیٹھ جائے جو شہداء یا غوث یا قطب یا درویش یا فقیر فنا فی اللہ میں سے ہو اور قرآنِ پاک میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھے۔ کلامِ رباني کی برکت اور فقراء، سبحانی کی توجہ سے بحکمِ الہی اور قُمْبَادِنِ اللہ (اُٹھا اللہ کے حکم سے) کہنے سے روح قبر سے باہر نکل آئے گی اور دعوت پڑھنے والے سے ہم کلام ہوگی۔ جواب باصواب دے گی یا الہام، دلیل یا وہم کے ذریعے مدد کرے گی۔ اگر دعوت پڑھنے والا خدا نخواستہ قبر الاولیاء سے کوئی اشارہ یا بشارت نہیں پاتا تو حق تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ ہر سالک کے لیے راہِ خدا کو پانا ہے لیکن عاشق کے لیے اپنی ابتداؤ کو پہنچنا اور اپنی انہاتا کو دیکھنا ہے کیونکہ اس کی نظر کیمیا ہوتی ہے۔ کیمیا نظر سے مراد یہ نہیں کہ نگاہ سے کسی جاہل پر ہر علم کی راہ کھول دی جائے کہ کوئی عالم و فاضل اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور نہ ہی وہ نظر کیمیا ہے کہ ہر فکر و پریشانی سے بے غم کر دے اور کشف و کرامات سے سب طبقات اور مقامات کا مشاہدہ کر دے جس سے لوگ حیرت و عبرت میں آ جائیں۔ یہ نظر اہل صفات کی ہے۔ کیمیا نگاہ اور اکسیز نظر وہ ہے جو سر سے قدم تک تمام وجود کو اسم اللہ ذات کی تاثیر سے نور بنا دے۔ یہ نظر اہل ذات لازوال کی ہے جو وصال میں غرق ہیں۔



دعوت کی شرح یہ بھی ہے کہ جب اہل دعوت و در شروع کرتا ہے تو ابھی وہ وظائف مکمل بھی نہیں کرتا کہ اس کا مطلب اور مقصود اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ دعوت کمال کا انجام یہ ہے کہ صاحبِ دعوت در شروع کرتے وقت اپنے دشمنوں کی صورت تصور میں لاتا ہے، اس وقت ذکر کی گرمی اور جذب و فکر سے اسے نوازتا ہے یا حکمِ حق تعالیٰ سے اسے قتل کر دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ مِنْ غَيْرِيْ أَكْرَمَهُ بِذِكْرِيْ وَمَنْ حَفِظَ بَصَرَهُ مِنْ غَيْرِيْ أَكْرَمَهُ بِعَيْنَيْ وَمَنْ حَفِظَ خَلْقَهُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ أَكْرَمَهُ بِحِكْمَتِيْ وَمَنْ حَفِظَ قَلْبَهُ مِنْ حُبِ الدُّنْيَا أَكْرَمَهُ بِنَظَرِيْ وَذِكْرِيْ وَمَنْ حَفِظَ نَفْسَهُ عَلَى الصَّبْرِ أَكْرَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

ترجمہ: جس نے میرے غیر (کے ذکر) سے اپنی زبان کی حفاظت کی میں اسے اپنے ذکر سے بزرگی عطا کروں گا اور جس نے میرے غیر (کو دیکھنے) سے اپنی آنکھ کی حفاظت کی میں اسے اپنی نظر میں بزرگ رکھوں گا، جس نے اپنے وجود کو مخلوق کے درمیان بھی محفوظ رکھا میں اسے اپنی حکمت سے نوازوں گا، جس نے اپنے قلب کو حبِ دنیا سے محفوظ رکھا میں اسے اپنی نظر اور ذکر میں بزرگ رکھوں گا اور جس نے اپنے نفس کی حفاظت صبر سے کی میں اسے قیامت کے روز بزرگی عطا کروں گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

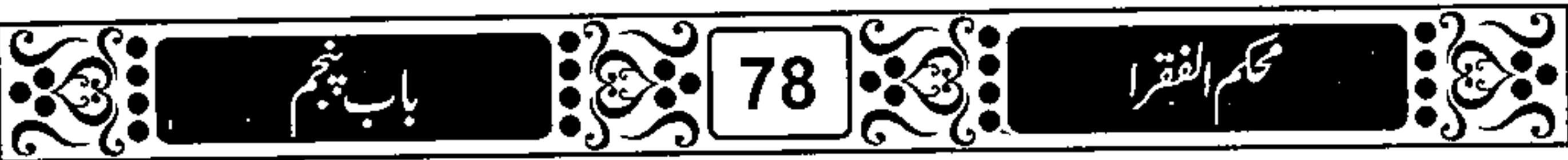
﴿عَيْنَانِ تَزَينَيَانِ طِ﴾

ترجمہ: آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ (الموس - 19)

ترجمہ: وہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں پوشیدہ (رازوں) کو بھی جانتا ہے۔



حضرور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

﴿ لَا يَسْعُنِي فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَىٰ وَلِكِنْ يَسْعُنِي فِي قَلْبِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ﴾

ترجمہ: میں نہ زمین میں سما تا ہوں نہ آسمانوں میں، لیکن بندہ مومن کے قلب میں سما جاتا ہوں۔

حضرور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

﴿ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي إِنِّي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَائِكَةٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَائِكَةٍ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبُّرًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا .﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ظن اور گمان کے مطابق اس کے ساتھ پیش آتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کے اس قدر قریب ہو جاتا ہوں کہ اسی کا ہو جاتا ہوں۔

تَمَسَّتْ بِالْخَيْرِ

وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَ نُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ وَ عَلَى أَلِهٖ وَ أَصْحَابِهِ
أَجْمَعِينَ بِرَحْمَةِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ طَامِينَ

حکم الفقرا

فارسی متن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ تَعَالَى أَسْمَاهُ وَتَعَالَى كَبِيرِيَّاهُ وَدَرَدِ بَرِيدِ السَّادَاتِ حَضْرَتِ مُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَهْلِ وَاصْحَاحِيهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ أَجْمَعِينَ.

بدانکه این کتاب را "حکم الفقرا" نام نهاده شد. اما بعد می گوید ضعیف النیف مصنف تلمذ الرحمٰن سروی قادری بندہ باهُو نفای اللہ یا حشو ولد بازید عرف اعوان ساکن گردناهی قلعه شور حرسها اللہ تَعَالَى عن الأفَاتِ وَالْجُنُورِ این سلک سلوک فقری محمدی معراج که رد کند ایں بدعت را است دراج قالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَهْلُ الْبُدْعَةِ يَكْلَابُ النَّارِ . قَوْلُهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ كَذَبُوا إِلَيْتَنَا سَنَسْتَدِرُ جَهَنَّمَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ.

بدانکه فقیر دو قسم است یعنی سالک دوم عاشق - سالک صاحب ریاضت و مجاهده و عاشق صاحب راز و مشاہدہ - انتہای سالک ابتدائی عاشق است چرا که عاشق را خودن مجاهده و خواب مشاہدہ - بیت

عشت بتن آمد اکنون چه کنم جان را
زیر آنکه نشاید یک ملک دو سلطان را

فقر و سیلت به فقه فضیلت باید و الاته فقیر جاہل به بیچ کار نیاید - اساس فقرا این چهار علم اند که این چهار علم فقیر را ایحتاج گرداند - اول علم علیص و حدیث و تفسیر و عدم علم دعوت و تحریر سوم علم کیمیا و اکیر چهارم علم زندہ قلب و روشن غمیر - این هر چهار علم بکشایید با اسم اللہ تاثیر - بیت:

بیچ علمی بهتر از تغیر نیت
بیچ تغیری به از تاثیر نیت

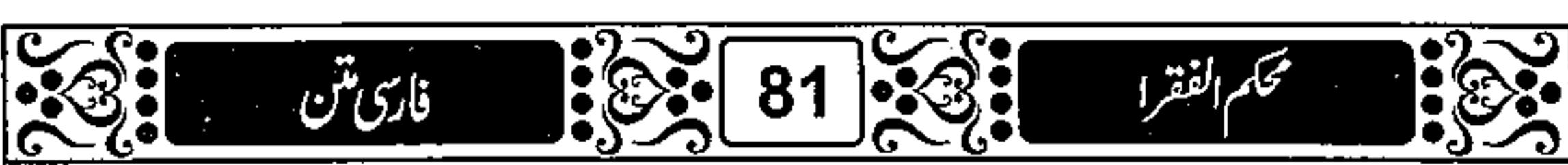
آنچه خداوندی کل جزو مخلوقات هژده هزار عالم طبقات هر دو جهانی باودانی در طی اسم اللہ است و اسم اللہ در طی قلب است قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ كُرِّأَ إِسْمَ رَبِّكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ . آنست قلب سلیم که بحق تسلیم قَوْلُهُ تَعَالَى أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ چون نظر مرشد کامل بر دل طالب صادق افتاد و راه اسم اللہ

بکشاید و قلب بذکرِ اللہ در جوش آید، از عشقِ الہی خناس خروم سوخته گرد و بزر دل شود پاره پاره۔ صاحب استغراق راچہ احتیاج ریاضت، مسی او ہوشیاری و خواب او بیداری۔ این راه اہل دلان نصیب۔ اہل علم صاحب شعار است والا نہ جاہلان ہزار بیشمار بیک نظر دیوانہ کردن چہ مشکل کار۔ اگر در راه باطنی تمثیل دلیل، وهم، ہمام تحریر از حضور یت حق تمام نبودی روندگان راه ہمکہ کافرشندی۔ اپیات:

گر نبودی وجود اصل خدا کی رسیدی بنام وصل خدا
 طلب کن باطن چو باطن شد ظهور عارفان حق ثوی اہل وصول
 قال عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ بَاطِنٍ فُخَالِفُ لِظَاہِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ وَجَهْلٌ - ذکر تعلق بشوق دارد و فکر تعلق بفنای نفس
 دارد و مراقبه تعلق بمقابلات دارد۔ مرشد کامل آنست که بی ذکر فکر مراقبه محاسبہ مکاشفه طالب اللہ را از راه اسم اللہ به مجلس
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف گرداند و موافق نصیب او منصب بدہاند۔ مرشد عارف بالله کہ پیوست غرق
 تو حیدر صاحب حضور مجلس محمدی مدخل کردن آن راچہ مشکل دو در۔ ہر کراہ نواز دیک نظر مرتبہ او برادر خود
 سازد۔ حدیث قدسی جَعَلْنَا الشَّيْخَ الْكَامِلَ مُنَافِعَ الْإِنْسَانِ كَمَا جَعَلْنَا النَّبِيَّ أَخْرُ الزَّمَانِ。 حدیث قدسی
 جَعَلْنَا الشَّيْخَ النَّاقِصُ خَاسِرَ الْإِنْسَانِ كَمَا جَعَلْنَا رَجِيمَ الشَّيْطَانَ۔ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ذَاتُ اللَّهِ أَقْرَبُ إِلَى الْإِنْسَانِ مِنْ جَسَدِ الْإِنْسَانِ فِي الْخَيْرِ۔ قَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ۔
 طالب اللہ را باید که اول آفات نفس را بشناسد و بعدہ معصیت شیطان و بعدہ ترک دنیا ازین هفت حروف دریابد حرف
 اول الف یعنی اللہ حرف دوم ب اللہ ب حرف سوم ت تو حیدر توکل حرف چهارم ث ثابت قدم ظاہر و باطن و متابعت
 محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرف پنجم ج برآمدن از جهل حرف ششم ح ترک کردن حرص حرف هفتم خ در وجود
 خودی نماند خلق محمدی پیدا شود۔ حدیث قدسی تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ تَعَالَى۔ دانی چون روح اعظم در وجود آمد اسم
 اللہ آغاز کرد و می گوید تا قیامت برخیزد ہنوز بکنہہ اسم اللہ زیده باشد۔ ہر پیغمبری کہ پیغمبری یافت از برکت اسم
 اللہ و حبیب اللہ بنی اللہ را که قرب وصال معراج شد از برکت اسم اللہ شد و اسم اللہ چهار حروف است از حرف الف
 اللہ و از حرف لام اول اللہ و از حرف لام دوم لہ و از حرف ه هو۔ درسلک اسم اللہ را ہزن شیطان و ہوای نفس
 پریشان نیست۔ این طریق اسیم اللہ لازماں و بعین وصال است و مقام علم ایقین و عین ایقین و حق ایقین از اسم
 اللہ کشاید ہر کراز اسیم اللہ آگاہ ہر دو جہان مدنظر نگاہ۔ اسیم اللہ ہر مقام را مفتاح از سر اللہ۔ بیت:

اسم اللہ بس گران است بی بہا
 این حقیقت را بداند مصطفیٰ

اسم اللہ قدیم است و قدیم را بیان قدیم باشد خواند و زبان قدیم دل است۔ قال عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ مَنْ



عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كُلَّ لِسَانٌ بِزَبَانٍ اقْرَارٍ وَ بَدْلٍ اعْتِبَارٍ هُرْكَهُ اذْلٌ عَارِفٌ شُودٌ بَعْدَهُ عَارِفٌ بِاللَّهِ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ - مقام فنا في نفس فنا في الشخاست و مقام غرق في التوحيد فنا في اللذات - حدیث اوله فنا في الشیخ بعدة فنا في الله . اسم الله اسم است هر دل را که بگیر و تاثیر کند و بنواز داز هر دو جهان دیوان ساز دو به مسمی رساند - قال علیه الصلاة و السلام اسماً اللہو شیع ظاہر لا یستقر الا بمحکم ظاہر لا یدخل في النجیس . قولہ تعالیٰ و لا ترکنوا إلی الّذین ظلموۤا فَتَمَسَّکُمُ الثَّارُ - حدیث ترک الدنیا رأس کل عبادۃ و حب الدنیا رأس کل خطیئة - دلیکه از دنیا سرد شود آن را اذل مقام حیرت پیش آید که آن حیرت از جذب اسم الله است - قولہ تعالیٰ یحبهم و یحبونہ قال علیه الصلاة و السلام التوکل و التوہید توامان . قولہ تعالیٰ و علی اللہ فتوکلو ان کنتم مومینین . قال علیه الصلاة و السلام قلوب المؤمنین بین الأضیاع من أصابع الرحمٰن یُقلِّب کیف یشاً یعنی دل مون درد و انگشت قدرت خدای تعالی است یکی انگشت جلالی دو مانگشت جمالی - فقیر را که جمالیت پیدا شود از آن حیرت و حسرت و جد و جذب و درازی کلام و ظاہر باطن سیر و سفر مدام و فقیر را که جمالیت پیدا گردد از آن جمعیت ذوق و شوق و اخلاص - این فقیر را جلالی و جمالی دو حال است یعنی قبض و بسط - عارف بالله مت است غرق مع الله پیوست آن راچه تعلق جلالی و جمالی و قبض و بسط ، چرا که آن غرق حضور قلب و قالب او همه نور ، بی غم از دنیانه ترس از خوف و ندر جا از رجا یکتا با خدا قولہ تعالیٰ آلا انَّ أَوْلَيَاءَ اللَّهِ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَخْزَنُونَ . این را مطلق فقیر گویند - قال علیه الصلاة و السلام اذا تم الفقیر فهو الله این چاقرو دشمن فقرایست قال علیه الصلاة و السلام نعوذ بالله من فقر المکیت و نیمه فقراین بود که قولہ تعالیٰ و الله الغنی و آنتم الفقراء - بشنوای صاحب نظر این باشد مرتبه فقیر نفس قدیر قال علیه الصلاة و السلام و من نظری ای الفقیر یسمع کلامه یحشره الله تعالیٰ مع الانبياء و المؤسلین - درویش کرا گویند؟ و فقیر کرا خوائند؟ درویش آنست که لوح ظاہر و باطن در مطالعه او در هر مقام اخبار گفتگو ، فقیر این را بخدم گویند یعنی آشای لوح و مقام غرق بتوحید تمام و فقیر آن را خوائند که جرمولی و راومولی دیگری را اولی نداند یعنی اللذین ماسوی الله ہوں - قال علیه الصلاة و السلام من له المؤل فله الکل .

بیت

بلبل نیم که نعره زنم درد سر کنم
پروانه وار سوزم و دم بر نیاورم



باب دوم

بدانکه مرشد چهار حروف که بکشاید از و معرفت معروف نم، رش، د- از حرف نم معراج دوام و از حرف ز مرشد روکند از طالب سه مرضی زینت دنیا و هواي نفس و خطرات شیطان و از حرف ش، بشریعت قدم و شرمش آید از نافرمانده خدا و رسول خدا و از حرف ده، من بسته دوام غرق از صحبت عوام فرق و طالب نیز چهار حروف است ط، ا، ل، ب- از حرف ط طلب مولی کنند و از حرف الف ارادت صادق دارد و از حرف لام لاف نزند و از حرف ب، بی اختیار و بر مرشد خود اعتبار- قال علیه السلام الظالیب عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّثِ بَيْنَ يَدَيِ الْغَاسِلِ. طالب صادق بر شد کامل رجوع آردزو و دجال بطرفته الوصال چرا که در میان خدا و بندگو و دیوار نیست هرچه هست از خود است هر که برآید از پیون بر سرده پیچون- پیچ عارف نادیده نیست و از عارف پیچ پوشیده نیست- عارف سه قسم اند- عارف علم و عارف طبقات و عارف ذات- قال علیه السلام من عرف الله لم يكُن لَّهُ لَذَّةٌ مَّعَ الْخَلْقِ قول حضرت شاه مجی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی اللَّهُوَ الْمُتَوَحِّشُ عَنِ غَيْرِ اللَّهِ- لذت از کن تَنَالُوا الْبَرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا هُمَا تُحِبُّونَ نه چشیده و بمقام نَحْنُ أَقْرَبُ نزیده و حقیقت فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ رَأْمَرْغَرَفِرُّوا وَمِنَ اللَّهِ فَهِمُ يَدِهِ وَقَيْ أَنْفُسِكُمْ بچشم ظاهر و باطن نه دیده وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَرَزِيدَه جانب گلُوا وَ اشَرَبُوا وَ لَا تُسِرِّفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسِرِّفِينَ دویده معنی چنین باشد- بیت:

تا گلو پر مشو که دیگ نه
آب چندان مخور که ریگ نه
احوال عاشقان دیگ است که ایشان بتن و طاعت تعلق ندارند- فرد:

می نترند عاشقان دائم

لا بیخافون لومه لائیم

خوردن عاشقان هم نور است و شکم عاشقان مثل آتش تنور و خواب ایشان بوصال حضور بشنوای زاہد بهشت مزدور، بیت:

دلم باحضوری شکم پر طعام

که ایست مراج عاشق مدام

درین راه احوال باید قال بهیچ کار نیاید- علی که از حرص دنیا به آخرت نکشد و از غفلت بمولی نبرد آن را علم نتوان گفت چرا که



شیطان را از علم بکراز سجده بازداشت قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَحَابُ اللَّهُ الْأَكْبَرُ سَكُنْ رَاسِمِ اللَّهِ تَائِبٌ
نکند یکی عالم بی عمل دوم اهل دنیا بی ترس سوم تارک اصلوّة که از صوم و صلوّة بی خبر - بیت:

مرد مرشدی بود در هر مقام
مرشد نامرد طالب زر تمام

مجاپه، رای مشاهده است و کسی را که ابتدا بکشایید مشاهده آنرا چه احتیاج مجاپه، برود و علم رخ نماید اول علم و علّم ادّم
الاَسْمَاءُ كُلُّهَا دوم علم علّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ این علم من لدنی خاص از جی و قیوم اوی تراست که مقابله کند
بعلم کسی که رسماً رسوم - آری کسی را که هردو جهان بیک ناخن انگشت او را چه حاجت برکاغذی و پشت اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى
فُحْمَدٍ سَيِّدِنَا وَ النَّبِيِّ الْأَكْرَمِ - ای مردک سعی بکن که از مرتبه مردک بگذری و بمرتبه مردکی - مرتبه مردک چیست و
مرتبه مرد چیست؟ مرتبه مردک ایست که شب و روز برباخت جنگ می کند به نفس و شیطان و مرتبه مرد غازی آنست که
بیک مرتبه بتبخ لاسوی اللہ سرا غیار را بردارد و از جنگ اوایمن باشد یعنی استقامت به از کرامت و مقامت -

بدانکه در هر طریق تاثیر جنوئیت و شرب بظاهر ثواب و باطن خراب چنانچه بعضی بد مند هب اهل روافض مذہب خود را می
پوشد و ظاهر اور عبادت بسیار بکوشد - قطاع الطريق از طائفه هایکیست باطن معمور مغفور شی اهل سنت جماعت تحقیق
چنانچه طریق سروری قادری - حضرت پیر پیران را گویند که پیاپی پیر وی پیغامبر صاحب صلی اللہ علیه و آله و سلم قدم بر قدم
آنچه رساند جای که حضرت رسالت پناه محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله و سلم رید - عیوب مدار که این سنت عظیم و راه صراط
استقیم چرا که با اسم اللہ وجود طالب اللہ را پاک شود که مرتبه او گفتہ شود لائق است - حدیث قدی اکا جلیس مع من
ذگرنی -

بدانکه مرشد و قسم است یکی ریاضت نماد و معاشق صاحب عطا - عشق یک لطیفه ایست که از غیب در دل می خیزد و بر تعجب
چیز قرار نگیرد بجز معموثق و نه بیند غیر اور وی مخلوق - مرشد عارف عاشق آنست که اذل با توجه باطنی چهار مرغ از وجود
طالب اللذخ کند یعنی خودش شهوت و طاؤس زینت وزانی حرص و بکوتی هوا و بعده بنظر عظام کند چهار چیز تزکیه نفس و
تعصی قلب و تجلیه روح و تخلیه سر و باز باین چهار صفت ہر چهار مرغ زنده گرداند - نفس دل شود و دل صفت روح گیرد و
روح بمحض این را توحید مطلق گویند یعنی زنده قلب - قالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ إِنْ عَصَيْتُ قَلْبِي
عَصَيْتُ اللَّهَ وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ وَ رَأَيْ فِي قَلْبِي رَبِّي وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ
السَّكُوتُ حَرَامٌ عَلَى قُلُوبِ الْأَوْلَيَاءِ - بیت:

چهار بودم س شدم اکنون دوم
و ز دوی بگذشم و یکتا شدم



عاشق با این مراتب رسد آجسام‌هُمْ فِي الدُّنْيَا وَ قُلُوبُهُمْ فِي الْآخِرَةِ عارف بالله تماشایین حق ایقین گردد - بیت:

دل بی کی خانه ایت رباني
خانه دیو را چه دل خوانی

اشارات آیت و اصیل نفسم صاحب قلب با این مقام رسد بنا بران در باب ایشان پیغامبر صلی اللہ علیہ و آله و سلم فرمود قال عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَقْرُ فَحِرْمَى وَ الْفَقْرُ مَيْتٌ - و اکثر بعضاً طریقه فرموده و امتحان نموده که روزه نفل داشتن صرفه زنان است و نفل نماز گزاردن کار بیوه زنان است و حج فتن سیر جهان است دل بدست آوردن کار مردان است - جواب مصنف می‌گوید که غلط گویند ایشان پر ایشان بدکیشان کردم را بند کنند و جنبش دل را بپند کنند و اگر پند این راه رسم رسم سفاراً هی نار که دم بر آرند از راه بینی اوی تراست که روی این مرده دلان نه بینی - نماز نوافل گزاردن خوشنودی حکم است و روزه نفل داشتن پاکی جان است و بنای اسلام بجا آوردن حج فتن سلامتی ایمان است - هر که از عبادت رباني مانع شود شیطان است -

بدانکه عارف بالله فنا فی اللہ را دل بدست آوردن کار خامان است خدارادیدن و شاختن کار ناتمامان است - حدیث:
تَفَكَّرُوا فِي أَيْتِهِ وَ لَا تَفَكَّرُوا فِي ذَاتِهِ - از بشریت برآمدن و از خود فانی گشتن و عین شدن کار مردان است - و اگر طائفه می‌گویند که دین و دنیا هر دو بر من عطا است و آنچه داریم بجهت مستحقان و بیوه زنان و تیمان و ساتلان صرف مسلمانان که این همه مکروه فریب شیطانی است - تصرف شب را بروز رساند و تصرف روز را شب آنست فقیر خاص طالب رب - حجت من قرآن است و حجت پر ایشان شیطان قال عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْقُرْآنَ مُحَمَّدُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْخَلَائِقِ - قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَّذِنِيَا چِيَفَهُ وَ طَالِبُهَا كَلَابُ - ایات

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است	که غیر یاد خدا ہر چه هست بر باد است
دولت برگان دادند و نعمت بخان	ما امن امامیم تماشا نگران

قال عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلْتُ فِي النَّفْسِ طَرِيقَةً الزَّاهِدِينَ وَ جَعَلْتُ فِي الْقَلْبِ طَرِيقَةً الرَّاغِبِينَ وَ جَعَلْتُ فِي الرُّوحِ طَرِيقَةً الْعَارِفِينَ - قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ كَانَ مَشْغُولًا فِي الدُّنْيَا بِنَفْسِهِ فَهُوَ مَشْغُولًا فِي الْآخِرَةِ بِنَفْسِهِ وَ مَنْ كَانَ مَشْغُولًا فِي الدُّنْيَا بِرِبِّهِ فَهُوَ مَشْغُولًا فِي الْآخِرَةِ بِرِبِّهِ - قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَّذِنِيَا مَنَامٌ وَ الْعَيْشُ فِيهَا اِخْتِلَامٌ - هر که زنده قلب بمدنظر الا است و هرگز خلاف شرع و بدعت نمی شود گناه قال عَلَيْهِ السَّلَامُ الْأَنْفَاسُ مَعْدُودَةٌ كُلُّ نَفْسٍ يَحْرُجُ بِغَيْرِ ذُكْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَهُوَ مَمِيتٌ -

بیت:



چنان کن جسم را در اسم پنهان
که میگرد اف در بسم پنهان

قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكَّرُ السَّاعَةُ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الشَّقَلَيْنِ. چون طالب رجوع باشتعال اللذوذ کر الله
مع اللذوذ قوله تعالى و هو معکم آین ما گنتم و قوله تعالى و اذ گز ربک اذا نسیت - صاحب این
راتب راسرو دشنیدن کفر است چرا که سرود رسم و رسم کفار که در بت خانه پیش بتان سرود می کنند و در آن وقت لعنت
نازل می شود بر آنها - پس طائفه اهل سرود لعین و محروم از حق الیقین اند - این مقام فاینهما توئوا فشم و وجهه الله عارف
ذا کر هر طرفی که گوش کند جزوی الله ویگز شود چه احتیاج سرود - دمی که باسم الله مشغول غرق شود بمقابل آن دم آنچه
متارع دنیا است بروی زیان ازان افضل ترین که دم باقی دنیافانی، چنانچه فرمود خاقانی:

بیت:

پس ازی سال این معنی محقق شد بخاقانی
که یکدم با خدا بودن به از ملک سیمانی

جواب مصنف:

به بحری غرق فی اللذ شوکه با خود خود نمی مانی
دمی نامحرم است آنجا وجود نور خاقانی

در آنجابیند و داند یاد نماند صرف توحید است - برآمدن از عبودیت و رسیدن به رب بیت قالَ هُنَّى الَّذِينَ قُدُّسٌ بِرُّهُ
مَنْ أَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُولِ الْوَصُولِ فَقُدُّسٌ كَفَرَ وَأَشَرَكَ بِاللَّهِ تَعَالَى . قوله تعالى واعبد ربک حتی
یأتیک الیقین . هر که درین مقام رد بشریعت محمدی بسیار کوشید و آن معرفت حق از وسلب شود - بدآنکه درین مقام سر
تمام، فرموده عليه السلام یا رب فَهَمَدِ لَمْ يُخْلَقْ فَخَمَدَا حوصله و سیع باید قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ظُلُبُ الْخَيْرِ طَلْبُ
الله قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ الله قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَتَائِيَنَّكُمْ بَعْدِي الدُّنْيَا تَأْكُلُ
الإِيمَانَكُمْ كَمَا تَأْكُلُ النَّارَ الْحَسْطَبَ .

ای جان عزیز! باید دانست که طالب اللذ بجهت طلب اللذ ترک از دنیا گیرد نفس او بسیرد، آنچه متاع نقد و جنس در
املاک داشته باشد همه تصرف فی سبیل الله کند و فقر محمدی صلی الله علیه و آله وسلم اختیاری قدم زند و ذوق و شوق بجهت
الله پیدا ہویدا گردد و ہمون روز حق بمحاجه و تعالیٰ فرماید بار وارج پیغمبران اصفیاء و اولیاء مومنان، مسلمانان، غوث و
قطب و ابدال و اوتاد و ہر زده ہزار عالم و آنچه فی السموات و الاکڑیں است جملگی را از حق بمحاجه و تعالیٰ حکم شود که یک
از دستان من از پیغمبر چند مردار دنیا برآمده است همگی و تمامی بزیارت اور وید و آنچه دوست من بر تن لباس پوشیده است



همه کس این لباس پوشید - این مرتبه فقراء روز اول است - پس از فقر در هر دو جهان بهتر نباشد - حدیث قدی مَنْ طَلَبَنِي وَجَدَنِي عَرَفَنِي وَمَنْ عَرَفَنِي أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي عَشَقَنِي وَمَنْ عَشَقَنِي قَتَلَنِي وَمَنْ قَتَلَنِي عَلَى دِيَّتِهِ فَأَنَا دِيَّتُهُ - طلب فقیر کامل بکن اگرچه او باشد را او بسیار، از برای زیارت او قدم در لغز مدار - روایت می کند انس بن مالک قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبْدَالُ أُمَّتِي أَرْبَعُونَ إِثْنَانِ وَعِشْرُونَ فِي الشَّامِ وَثِمَانِيَّةٌ عَشَرَ فِي الْعِرَاقِ فَإِنْ مَاتَ وَاحِدُهُمْ أَبْدَالَ اللَّهُ مَكَانَةً فَإِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قِيَضُوا لَهُمْ فَعْنَدَ ذِلِّكَ تَقُومُ السَّاعَةُ - معنی فاری ایشت که روایت می کند انس بن مالک از حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم که باوی گفت بزرگان امت من همیشه خود چهل تن باشد که تا قیامت ازان بیست و دو کس در روز میان شام باشد و هر کس در زین عراق، هرگاه که ازان چهل تن یک کس بمیر دیگری را از خلاف تمام مقام او استاده کند مدل شود هرگز از چهل تن یکی کم نگردد چون قیامت نزد یک رسدا که بیکبار از عالم بیرون شوند -

دیگر روایت می کند عبد اللہ بن مسعود قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ ثُلُثًا مِائَةً نَفِيسًا قُلُوبَهُمْ عَلَى قَلْبِ آدَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ قُلُوبَهُمْ عَلَى قَلْبِ مُوسَى وَلَهُ سَبْعَةُ قُلُوبَهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ وَلَهُ خَمْسَةُ قُلُوبَهُمْ عَلَى قَلْبِ جِبْرِيلَ وَلَهُ ثَلَاثَ قُلُوبَهُمْ عَلَى قَلْبِ مِيكَائِيلَ وَلَهُ وَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلَى قَلْبِ إِسْرَافِيلَ وَإِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَةً مِنْ ثَلَاثٍ وَإِذَا مَاتَ مِنْ ثَلَاثٍ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَةً مِنْ خَمْسَةٍ وَإِذَا مَاتَ مِنْ خَمْسَةٍ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَةً مِنْ أَرْبَعِينَ فَإِذَا مَاتَ مِنْ أَرْبَعِينَ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَةً مِنْ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَإِذَا مَاتَ مِنْ ثَلَاثَ مِائَةٍ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَةً مِنْ الْعَامَةِ بِاسْمِ يَرْفَعُ اللَّهُ أَوْلِيَاءَ هَذَا الْأُمَّةِ معنی حدیث چنین باشد که عبد اللہ بن مسعود از حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند که فرمود که مردان خداوند حق بجهان و تعالی پیوسته در زین سه صد کس باشد چون ابدال دل ایشان آدم بود و چهل کس باشد که دل های ایشان چون دل موسی بود و هفت کس باشد که دل های ایشان چون دل ابراهیم بود و پنج کس باشد که دل های ایشان چون دل جبرایل بود و سه کس باشد که دل های ایشان چون دل میکائیل بود و یک کس باشد که دل او چون دل اسرافیل بود چون یکی بمیر داشته گانه یکی پایگاه وی بر سر و چون یکی از سه کس بمیر داشت از سه صد گانه پایگاه وی بر سر و چون از یکی پیوخته گانه یکی پایگاه وی بر سر هرگاه که ازین چهل گانه بمیر داشت هرگز ازین سه صد گانه کم نشود و بر کات ایشان حق بجهان و تعالی از امت بلاهای بازماند - و مصنف می گوید که مرتبه فقرادنی ایشان نمی رسد مرتبه ایشان مثل مرتبه نگهبانی کوتول و دریافت حقیقت خلق اللہ احوال و مرتبه فقیر فنا فی اللہ غرقی وصال -

وَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ لَا تَرْكَنَ إِلَى حُبِّ الدُّنْيَا فَلَمَّا تَاتَهُنَّ يُكَبِّرُهُ هِيَ أَشَدُ



عَلَيْكِ مِنْهَا وَمُؤْسِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِرْجُلٍ وَهُوَ يَبْكِي وَرَجَحَ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مُؤْسِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَرَبِّ عَبْدُكَ يَبْكِي مِنْ فَخَافِتِكَ فَقَالَ يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَوْ نَزَّلَ دِمَاغُهُ مَعَ دُمُوعِ دَمِرٍ مِنْ عَيْنِيهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَسْقُطَ لَمْ أَغْفِرْ لَهُ وَهُوَ يُحِبُّ الدُّنْيَا ط.

مرشد عارف بالله آنست که اگر از طالب اللہ گناہ صغيره و كبيره عمداً يا سهروأ الواقع شود مرشد را از مقام عالم الغير معلوم گردد۔
باید که مرشد همان ساعت پيش نبی اللہ و دسه مرتبه التماں کند و از جناب خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طالب را به بخشناد یا آنکه مرشد لوح محفوظ را مطالعه کند چنانکه طالب اللہ را از گناه نوشته باشد با نگشت حرفت ثواب بنویسد و پیوسته دل طالب اللہ را از گناه پر پيشانی و پيشمان شود و تابع گردد و توبه و توجه کند۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا الْمَأْتَى مِنَ الَّذِينَ لَمْ يَلْذَبْ لَهُ وَإِنَّمَا يَلْذَبُهُ الْمُجْتَمِعُ - قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ .
قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذَا أَمْرُوا بِاللَّهِ وَمُرُوا بَرَأْمَا .

باید دانست که چون روز قیامت قائم شود همه ارواحها از قبور برخیزند و در عرصات استاده شوند و حضرت حق بمحاذ و تعالی قاضی می باشند و همکس بعرق خود غرق عرفان اللہ تعالی باشد - اهل محبت را از وجود خود شجره محبت پیدا شود که زیر سایه او با جمعیت و سکر تمام - گویان بود با اسم اللہ ہر طرف که به پیند فتراعمال نامه از آتش محبت ایشان سوخته گردد و اہل حساب خلاص شوند و اللہ تعالی حکم فرماید که ای فرشتگان خیمه اہل محبت را بر صراطِ دوزخ زندید فرشتگان آنچنان کند - چون اہل محبت عارفان را در آن خیمه به برنده و با آتش محبت بجانب آتش دوزخ به بینند آتش دوزخ فرونشید و خاکستر سرد شود از بود نایبود بود و اہل دوزخ در راحت در آیند و هر که بایشان لقمه نان و پارچه و یا آب داده باشد دامن گیر شوند و همکس را همراه خود به برنده و از صراطِ دوزخ بسلامت بگذرانند۔

بیت:

طالبے دیدار باحق یار باش
دمدم معراج دل بیدار باش



باب سوم

ذکر اثبات فقر محدثی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنَامُ عَيْنَيْنِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْنِ.

چهل حدیث صحیفہ

آخِبَرْنَا الشَّيْخُ الْوَاحِدُ الزَّاهِدُ أَبُو سَعِيدَ الْخُوَسِيُّ الطُّوْسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَمِيعُتُ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ بِأَسْنَادٍ صَحِيحٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَضْرَحَ الْأَسَانِيدَ لِيَكُونَ أَخْفَى وَأَسْهَلُ عَلَى مَنْ يَحْفَظُهُ أَوْ يَسْمَعُ نَكْتُبَهُ فِي إِبْتِدَاءِ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَبَرَّكَ بِالْمَهْشَلِنْجَ رَاوِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَبُو سَعِيدُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ هُمَدَ بْنِ أَحْمَدَ الْغَفَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْشَّيْخُ أَبُوبَكْرٍ أَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّلِيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْلَمَ ابْنُ عَلَى الرَّازِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِيرٌ هُمَدَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ يُوسُفَ ابْنِ يَعْقُوبَ الشَّقِيقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ خَلْفُ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُحْمَيْرُ الدِّيْنِ الْمُبْتَازِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبَ ابْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانِ ابْنِ مَرْوَانِ الْجَمِيعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارَثُ ابْنِ نُعْمَانَ قَالَ آخِبَرْنَا سَعِيدَ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ

قَالَ سَمِعْتُ أَنَّسَ ابْنَ مَالِكَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُوسَى إِنَّ عِبَادِيَ لَوْ سَأَلُوكُمْ فِي الْجَنَّةِ يَخْلُدُوكُمْ فِيهَا لَا عَظِيمَةُ وَ لَوْ سَأَلُوكُمْ عَلَاقَةَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ أُعْطِهِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَالِكَ مِنْ هُوَ أَنْ يَهْبِطَ عَلَيْكُمْ وَ لَكُنْ أُرِيدُ أَنَّ الْآخِرَةَ لَهُمْ خَيْرٌ وَ الْآخِرَةُ مِنْ كَرَامَتِي وَ رَحْمَتِي مِنَ الدُّنْيَا كَمَا يَرِيدُ حَمْرَ الرَّاءِي غَنِيمَةً وَ مِنْ سَرَائِ السُّوَءِ وَ أَحَبُّ الْفُقَرَاءِ إِلَى الْأَغْنِيَاءِ وَ إِنَّ مَائِدَتِي ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ وَ إِنَّ رَحْمَتِي لَمْ يَسْعَهُمْ وَ لَكُنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَاءِ فِي مَالِ الْأَغْنِيَاءِ مَا يَسْعَهُمْ وَ أَرَدْتُ أَنْ أَبْلُوا الْأَغْنِيَاءَ لِأَنْظُرُ كَيْفَ سَارِعَتْهُمْ فِي مَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمْ يَعْمَلُونِي لِلْفُقَرَاءِ فِي أَمْوَالِهِمْ يَا مُوسَى إِنْ فَعَلُوكُمْ ذَلِكَ أَنْتُمْ عَلَيْهِمْ يَعْمَلُونِي وَ



ضاعفت لهم الحسنة في الدنيا الواحدة بعشر أمثالها يا موسى كن في الشدة صاحباً وفي الودة
مُؤنساً وأكلوك في ليلك وغهايك.

الحادي عشر الثاني

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لـ كل شبيع مفتاح الجنة حب الفقراء والمساكين
ولاذنوب عليهم لأنهم جلساً لله تعالى يوم القيمة ط

الحادي عشر الثالث

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لـ أي ذري يا أيها الفقراء أطعمكم عبادةً و مزاحمهم تشريح و
نومهم صدقة ينظر الله تعالى إليهم كل يوم ثلاثة مائة مرّة و من يمسي بي إلى الفقير سبعين
خطوة كتب الله له لـ كل خطوة سبعين حجية مقبولة و من يطعمهم عندك كسرة فجعلها إليهم كان
في دولته نور يوم القيمة.

الحادي عشر الرابع

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم القيمة يجتمع الله الفقراء والمساكين فيقول
لهم تصفحوا الوجوه فـ كل من أطعكم لقمه أو سقاكم شربة أو كساكم خرقه أو رد عنكم
غممه في دار الدنيا فخذلواه يا يديهم و ادخلوا الجنة.

الحادي عشر الخامس

عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا تخذلوا أيادي الفقراء قبل أن تفتش دولتهم.

الحادي عشر السادس

قال النبي صلى الله عليه وسلم حب الفقراء والمساكين من أخلاق المؤمنين و مجالستهم من
أخلاق المُستقيمين و الفرار منهم من أخلاق المُناافقين.

الحادي عشر السابع

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال عش فقيراً ولا تعيش غنيماً قال بلال من لي ذلك يا
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال هو ذاتك ولا في النار.

الحادي عشر الثامن

عن النبي إنما قال في تفسير قوله تعالى يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا إلينه الوسيلة
الواسيلة إلى الله تعالى حب الفقراء ط



الْحَدِيثُ التَّاسِعُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْفُقَرَاءُ مِنْ أُمَّتِنَا قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ نِصْفُ مِائَةَ عَامٍ ط

الْحَدِيثُ الْعَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ مَرْيَمٌ بْنُ مَرْيَمٍ فِي بَعْضِ الصَّحَافَاتِ فَرَأَى رَجُلًا جَلَسَ لِيَعْبَادَةِ الصَّنَمِ فَكَسَرَهُ وَقَالَ لِلْوَشْنِي قُومٌ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي هُوَ أَفْضَلُ مَا تَعْبُدُهُ قَالَ فَمَا صِفْتُهُ قَالَ هُوَ رَبُّ الدُّنْيَا وَأَهْلُهَا قَالَ عِيسَى فَفَهُمْ.

الْحَدِيثُ الْحَادِيُّ عَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذُوا أَيَادِي الْفُقَرَاءِ فَإِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ دُولَةً.

الْحَدِيثُ ثَانِي عَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَالِبِ الدُّنْيَا أَلْبُرُ فَرَأَكُ الْبُرَاثُ.

الْحَدِيثُ الثَّالِثُ عَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَدَ أَنْ يَجِلسَ مَعَ اللَّهِ فَلَيَجِلسْ مَعَ أَهْلِ التَّصْوُفِ.

الْحَدِيثُ الرَّابِعُ عَشَرُ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ زَوْجِهَا يَا عَائِشَةَ جَالِسُ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ فِي الدُّنْيَا تُجَالِسُهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّ دُعَوَتِهِمْ مُسْتَجَابَةً فِي الْآخِرَةِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَتَلَقَّبُنِي مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيمَةِ.

الْحَدِيثُ الْخَامِسُ عَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ بِخَمْسَةِ نَفَرٍ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُجَاهِدِينَ وَالْفُقَرَاءُ وَالشَّهِدَاءُ وَرَجُلٌ يَبَرُّكُ مِنْ خَشْبَيَةِ اللَّهِ تَعَالَى خَلْوَةً ط

الْحَدِيثُ السَّادِسُ عَشَرُ

لَا تَطْغُوا فِي أَهْلِ التَّصْوُفِ وَالْجِرْقِ فَإِنَّ أَخْلَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْأَنْبِيَاءِ.

الْحَدِيثُ السَّابِعُ عَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْغَبُوا فِي دُعَاءِ أَهْلِ التَّصْوُفِ فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَمْعِ وَالْعَظِيزِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْتَرُ إِلَيْهِمْ فَيَسْرُ عِزَاجَابَتِهِمْ ط



الْحَدِيثُ الثَّامِنُ عَشَرُ

قَالَ أَسْهَلُ ابْنِ سَعْيَدٍ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتَنِي عِلْمًا إِذَا أَعْمَلْتُ بِهِ أَفْلَحْتُ قَالَ إِنَّكَ أَحَبَّ النَّاسَ وَأَرْهَدْتُ فِي الدُّنْيَا بِحَبْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْهَدْتُ فِي النَّاسِ مُحِيطَكَ النَّاسِ ط

الْحَدِيثُ التَّاسِعُ عَشَرُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرُ شَيْئٌ عِنْدَ النَّاسِ وَزَيْنٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

الْحَدِيثُ الْعِشْرُونُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَكِعْتَانِ مِنْ فَقِيرٍ صَابِرٍ فَقُرِبَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً مِنْ غَنِيٍّ فِي غِنَائِهِ وَرَكِعْتَانِ مِنْ الْغَنِيِّ الشَّاكِرِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ط

الْحَدِيثُ الْحَادِيُّ وَالْعِشْرُونُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا فَهُوَ مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

الْحَدِيثُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونُ

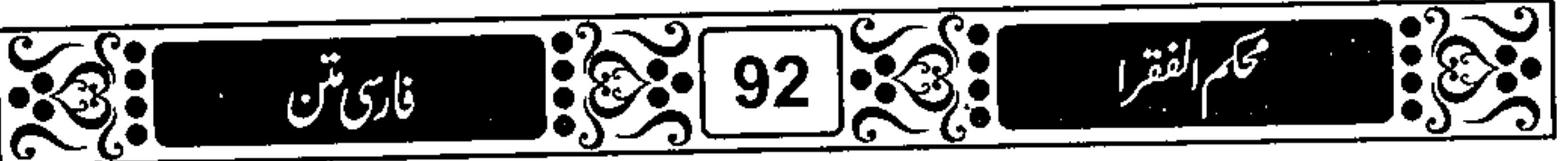
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا نِسْرَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْخَادِمِ فِي خِدْمَةِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّهَارِ وَالْقَائِمِ بِاللَّيْلِ مِثْلُ أَجْرِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَيِّلِ اللَّهِ الَّذِينَ لَا تُرَدُّ دُعَاؤُهُمْ مِثْلُ أَجْرِ الْحَاجِ وَالْعُمَرَ وَمِثْلُ أَجْرِ الْمُبَتَّلِ وَمِثْلُ أَجْرِ كُلِّ بَازٍ فِي الْأَرْضِ فَطُوبِي لِلْخَادِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلْخَادِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَاعَتُهُ فِي النَّاسِ مِثْلُ غَنَمَ رَبِيعٍ وَمُضَرَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ يَا أَنْسُ الْخَادِمُ السُّوءُ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ الْفِعَالِ بِهِ مُجْتَهِدٌ وَمَنْ يَعْلَمُ هُخْتَسِبُ وَلِلْخَادِمِ مِثْلُ أَجْرٍ مَنْ يَجْدِمُهُ وَمَنْ غَيْرُ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئٌ ط

الْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ ثَلَاثَةُ الْعِلْمُ وَالْفَقْرُ وَالرَّهْدُ.

الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونُ

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْفَقْرُ قَالَ خَزَانَةُ مِنْ خَزَائِنِ اللَّهِ



تَعَالَى ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرَامَةٌ مِّنْ كَرَامَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُعْطِيهِ اللَّهُ نَبِيًّا مُرْسَلًا أَوْ وَلِيًّا فُحْلِصًا وَأَجْرُ الْعَبْدِ الْكَرِيمِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى.

الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَلَامُ الْفُقَرَاءِ كَلَامُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ يَتَهَاوَنْ بِكَلَامِهِ فَقَدْ تَهَاوَنَ بِكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ عَادَى الْفُقَرَاءَ كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى إِيَّاهُمْ.

الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ كَفَضْلِي عَلَى بِحِمْيَعِ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْفَقِيرُ الَّذِي لَا يَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِهِ وَمَرْضِهِ.

الْحَدِيثُ السَّابُعُ وَالْعِشْرُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ كُلُّ خَلْقٍ مِّنْ طِينِ الْأَرْضِ وَخَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ وَالْفُقَرَاءَ مِنْ طِينِ الْجَنَّةِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ فَلَيُكِرِّمْ الْفُقَرَاءَ.

الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَغْنِيَاءُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هُوَ الْفُقَرَاءُ وَلَوْلَا الْفُقَرَاءُ لَهَلَكَ الْأَغْنِيَاءُ.

الْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْفُقَرَاءِ مَعَ الْأَغْنِيَاءِ كَمِثْلِ الْعَصَاءِ بِيَدِ الْأَغْنِيَاءِ.

الْحَدِيثُ الثَّلَاثُونَ

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَعْنَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمَ غَنِيًّا لِغُنَائِهِ وَلَعْنَ اللَّهِ مَنْ أَهَانَ فَقِيرًا لِفُقْرِهِ وَيُسْمَى فِي السَّمَاوَاتِ عَدُوًّا لِلَّهِ وَعَدُوًّا لِلنَّبِيِّ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُ دَعْوَةٌ وَلَا يُقْطَعُ لَهُ حَاجَةٌ.

الْحَدِيثُ الْحَادِيُّ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَغْفِرُونَ لِلْفُقَرَاءِ وَيُشْفَعُونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ شَفَعَ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَحْسَنَ حَالَهُ.

الْحَدِيثُ الثَّانِيُّ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَى الْفُقَرَاءِ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مِائَةَ مَرَّةً فَيُغَفِّرُ لَهُمْ بِكُلِّ نَظَرٍ سَبْعَ حَطِيقَةَ طِ



الْحَدِيثُ التَّالِيُّ وَالثَّلَاثُونَ

الْفَقْرُ ذَلَّةٌ فِي الدُّنْيَا وَعِزَّةٌ فِي الْآخِرَةِ.

الْحَدِيثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَى مُؤْمِنًا فَقِيرًا بِغَيْرِ حِقٍ فَكَانَتْ هَذَهُ الْكَعْبَةُ وَقَتْلَ الْفَمَلَكِ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ.

الْحَدِيثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ الْمُهُومِ مِنَ الْفَقِيرِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَعْظَمُ مِنْ سَبْعِ السَّمَاوَاتِ وَسَبْعَةِ الْأَرْضِينَ وَالْجِبَالِ وَمَا فِيهَا وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ.

الْحَدِيثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَّةُ أَبْوَابٍ سَبْعَةٌ عَنْهَا لِلْفُقَرَاءِ وَوَاحِدٌ لِلْأَغْنِيَاءِ.

الْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَتَظَرُّ إِلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ بِالْعِلْمَاءِ وَالْفَقَرَاءِ فَالْعِلْمَاءُ وَرَثَيْ وَالْفَقَرَاءُ أَحَبَّانِي.

الْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْجُ الْأَغْنِيَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حُبُّ الْفُقَرَاءِ.

الْحَدِيثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْفَقْرُ فَخِرْيٌ وَالْفَقْرُ مِنْيٌ.

الْحَدِيثُ الْأَرْبَعُونَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرُ فَخِرْيٌ وَبِهِ أَفْتَخِرُ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ط.

باید دانست که اسم الله چندان شیرین ولذت وشوق وغنا وعرب وحیا وعشق ومحبت ودل صفا عطر و خوشبوی عطا حق است. هر که اسم الله محروم است لازماً عارف کمال آنرا چه مشکل است غرق فنا في الله طرفه زد وصال، اسم الله را بنمایید مشکل آنکنده و طالب الله هر دو جهان به بیند هر آنکنده و هر یک مقام را تحقیق کنند معاشره. بیت:



هر که گردد واقف: از اسم خدا
در وجودش خود نماند نی هوا

چون عارف بالله باین مراتب رسماً ز حوار داشت جمعیت گردد و جمعیت سه قسم است۔ جمعیت مبتدی جمعیت متوسط و جمعیت مُنتہی۔ جمعیت مبتدی آنست که تمام دنیا درم سیم وزر ریکجا جمع کند و بدست آرد فی سبیل اللہ تصرف کند و دنیا نیز همیشه در حکم او باشد و جمعیت متوسط آنست که تمام عمر علم را تحصیل کند در عمل آرد و عامل خود و جمعیت مُنتہی آنست غرق جمال اللہ که از پیش حال و احوال غافل نباشد۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِنِي رَسُولٌ أَمِينٌ إِنِّي أَجِيبُ لَهُ وَتَارِكُ فِيْكُمُ الشَّقَلَيْنِ أَوْلَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ النُّورُ وَ الْهُدَى فَسَتَمِسُكُوا بِهِ وَ الثَّانِي أَهْلُ الْبَيْتِ.

ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ غَفَارِيٌّ تَمَشِّي وَ حَدَّكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي السَّمَاءِ فَرِدُّوْ
آنَتِ فِي الْأَرْضِ فَرِدُّ كُنْ فَرِدًا يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَ نُحِبُّ الْجَمَالَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَبَا ذَرٍّ
أَتَدْرِي مَا غَمِّيَ وَ فِكْرِي وَ لَا يَسْتَأْتِي شَيْءٌ إِشْتِيَاقِي فَقَالَ أَصْحَابَهُ أَخْبَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ بِغَيْبِكَ وَ فِكْرِكَ وَ
إِشْتِيَاقِكَ ثُمَّ قَالَ أَهُ أَهُ أَهُ وَ أَشْوَقَاهُ إِلَى لِقَاءِ إِخْرَانِي تَكُونُ مِنْ بَعْدِي شَانِهِمْ كَشَانِ الْأَكْبَيَاَءِ وَ
هُمْ عِنْدَ اللَّهِ بِمَنْزِلَةِ الشُّهَدَاءِ يَفْرُوْنَ مِنَ الْأَجَاءِ وَ الْأَمَهَاتِ وَ الْإِخْرَانِ وَ الْأَخْوَاتِ وَ الْأَكْنَاءِ ابْتِغَاءَ
لِمَرْضَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَ هُمْ يَرْتُكُونَ الْأَمْوَالَ لِلَّهِ وَ يُبَلِّلُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْتَّوَاضُعِ وَ لَا يَرْغَبُونَ فِي
الشَّهْوَاتِ وَ حَصْوَلِ الدُّنْيَا يَجْتَهِيْعُونَ فِي بَيْتِ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ مَعْمُومِيْنَ وَ حَمْزُونِيْنَ مِنْ حُبِّ اللَّهِ وَ
قُلُوبُهُمْ إِلَى اللَّهِ وَ أَرْوَاحُهُمْ مِنَ اللَّهِ وَ عَمَلُهُمْ لِلَّهِ إِذَا مَرَضَ وَ أَحِدُ مِنْهُمْ هُوَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ
عِبَادَةِ الْفِيْسَنَةِ وَ إِنْ شِئْتَ أَرِيْدُكَ يَا أَبَا ذَرٍّ ﷺ ! قَالَ قُلْتُ بَلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَمْوُثُ فَهُوَ كَمَنْ مَاتَ فِي السَّمَاءِ لِكَرَامَتِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أَرِيْدُكَ يَا
أَبَا ذَرٍّ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَوْذِيْهِ قُلْلَةً فِي
ثِيَابِهِ فَلَهُ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرٌ سَبْعِيْنَ حَجَّةً وَ عُمْرَةً وَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مِنْ أَعْتَقَ أَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً مِنْ أَوْلَادِ
إِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِأَثْلَى عَشَرَ أَلْفَ دِينَارٍ وَ إِنْ شِئْتَ أَرِيْدُكَ يَا أَبَا ذَرٍّ ﷺ
قَالَ قُلْتُ بَلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَدْ كُرُّ أَهْلُ الْوُدُّ ثُمَّ
يَحْتِمُ يُكْتَبَ لَهُ بِكُلِّ نَفْسِ أَلْفَ دَرَجَةٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ أَرِيْدُكَ يَا أَبَا ذَرٍّ ﷺ قَالَ قُلْتُ بَلِّي يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يُصْلَى رَكْعَتَيْنِ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي جَبَلِ الْعَرَقَاتِ لَهُ

ثواب ممثل عمر نوح ألف سنة وإن شئت أن أزيدك يا أبي ذر قال قلْتَ بلى يا رسول الله صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قال الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لَهُ تَسْبِيحَةٌ خَيْرٌ لَهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَنْ أَنْ يَصِيرَ مَعَهُ جَهَنَّمُ الَّذِيَا ذَهَبَ إِلَيْهَا وَفِضَّةً وَهَبَهَا وَإِنْ شِئْتَ أَزِيدُكَ يا أبي ذر قال قلْتَ بلى يا رسول الله صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قال مَنْ يَنْتَظِرُ إِلَى أَحَدِهِمْ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مَنْ يَنْتَظِرُ إِلَى بَعْدِيَتِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ فَكَانَمَا يَنْتَظِرُ اللَّهُ وَمَنْ سَرَّ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَطَعَهُ فَكَانَمَا أَطَعَمَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ شِئْتَ أَزِيدُكَ يا أبي ذر قال قلْتَ بلى يا رسول الله عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قال الْوَاحِدُ يَجِيلُسُ إِلَيْهِمْ قَوْمٌ مُّعَزَّزُونَ مُشْقِلَيْنَ مِنَ الذُّنُوبِ يُغْفَرُ مَا يَقُولُونَ مِنْ أَحَدٍ عِنْدَهُمْ إِلَّا الْمُخَفِّفِينَ فَاعْلَمُ أَنَّ أَرْبَابَ الْقُلُوبِ يُكَاشِفُونَ بِأَسْرَارِ الْمَلَكُوتِ تَارَةً عَلَى سَبِيلِ الرُّؤْيَا الصَّالِحةِ وَتَارَةً فِي الْيَقْظَةِ عَلَى سَبِيلِ كَشْفِ الْمَعَانِي يُمْشَاهِدَةً الْأَمْثَالَ كَمَا يَكُونُ فِي الْمَنَامِ وَهَذَا مِنْ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَهِيَ دَرَجَاتُ النُّبُوَّةِ الْعَالِيَّةِ كَمَا أَنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحةَ جُزُّ مِنْ سِتَّةِ أَرْبَعِينَ وَهِيَ مِنَ النُّبُوَّةِ فِيَّا لَكَ وَإِنْ كَانَ خَطَائِكَ يَكُونُ مِنَ الْعِلْمِ وَإِنْ كَانَ كُلُّ مَا جَاؤَ حَدَّ قَصْرُوكَ قَضِيَّةً هَلَكَ الْمُسْتَخِدَ بِعِيْنِ وَالْجَهَلُ خَيْرٌ مِنْ عَقْلٍ يَدْعُونَ بِهِ إِلَى الْإِنْكَارِ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ الْأُولَيَّاتِ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ آنْكَرَ ذَلِكَ الْأُولَيَّاتِ لَزِمَّةٌ إِنْكَارُ الْأَنْبِيَاءِ وَكَانَ خَارِجًا مِنَ الدِّيَنِ كُلِّهِ.

فرد:

رَبِّ آرْنِي نَرَهُ مِنْ زَدَانَ كَلِيمَ اللَّهِ بَطْوَرِ

رَبِّ آرْنِي يَا فَتَمَ مِنْ درَكَنَارِ خَودَ حَضُورِ

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سَافِرُوا فِيَّا الْمَاءِ إِذَا وَقَفَ تَعَفَّنَ طِ

باب چهارم

ذکر اسم اللہ، حقیقت فقر عاشق فنا فی اللہ

باید دانست هر که اسم اللہ را با تصور بزرگ در دماغ بگیرد و به بیند اسم اللہ، هرگز خواب پنجه شم ندهد و هر زمان جانی دیگر و هر ساعت مکانی دیگر، خوردن مجاہده و خواب مشاهده - آن روز که حق بمحاجة و تعالیٰ بعلم قدرت خواست که اهل عشق را در عالم موجودات پیدا کند زیل بود و برخاک آن زیل به نظر شوق و اشتیاق و ازان تجلی و اسرار عشق در آن نظر فرمود آن خاک در جنبش آمد و در هم در آغاز در عالم سکر افتاد و فریاد آنا الْمُشْتَاقُ فِي لِقَاءِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ازان زیل پیدا کرد، تا انجام در عالم سکر و در دریای مجبت غرق انداز بجهت آنکه پیش آتش اگر صد هزار هنگین آتش دوزخ بیفروز و زمین مقدار که صاحب عشق آه از سینه خود روان دهد جملگی آتش دوزخ ناچیز گردزیر آنچه پیچ آتش بالاتر و سوزان تراز آتش مجبت نیست - جواب مصنف:

بنابران عبادت اهل مجبت را باطن ربویت راز خالص بی ریاست و دعا دلیل و هم جذب ایشان قبولیت داشت را خواب عین الوصال است دلیلکه گرم با سوز پر مجبت اللہ سردار از دنیا و اهل دنیا معم جمعیت و جمعیت کراو گویند، جمعیت آنست که از کل و جزا از آنچه مستغرقات ظاهری و باطنی میشود ازان برآید و روی بسوی مولی جمال اللہ آرد و چون طالب مولی را بامولی جمعیت شود از دنیا غسل کند و از آخرت وضو و تکبیر تحریمه ماسوی اللہ در تمام عمر بخواند اللہ اکبر اسم اللہ ذاتی و اسم اکبر صفاتی و بجز لاسوی اللہ را طلاق دهد - پس صاحب جمعیت خالص و مخلص طائف فقراء است هر جا که باشد با خدا خواه در برخواه در بحر خواه در نشیب خواه بر فراز و بد انکه حق بمحاجة و تعالیٰ در می دنیا و عربت دنیا و جاه و حکومت دنیا بحواله هر آنکس کند که در دنیا حمق و بی عقل و بیداش باشد چرا که هر دم گناه بر سر خود نهادن کاری بی و انشوران است که چشم با آخرت روز حشر ندارند - کسی را که اللہ تعالیٰ بحواله فقر کند هر آنکس در دنیا عاقل و صاحب زیرک باشد، طالب مولی کم آزار پرستنده پروردگار دل بذکر اللہ بیدار و هوشیار باشد - طالب مولی را مراد مولی است از هر عبادتی نیک تمام عمر مجبت الهی که در سوزش و درد باشد بمقدار دانه سپند - و اگر در مرشدی سهو و خطای ظاهر و باطن واقع شود آنرا عبادت نیک بدان که آن صاحب عیان است جای که عیان است چه حاجت بیان است - طالب راطن بد بردن نقصان نموده باشد منها -

هر که اسم اللہ را با تصور بزرگ بر دل بگیرد و در دل نور نار اللہ شعله چنان پیدا شود که ماسوی اللہ همه سوخته گردد و هر که با



تصور اسم الله را در چشم به بیند چشم دل و سیر یک گرد و در هر طرف که به بیند و بد اندازی پوشیده نهاد.

چله سه قسم است چله زنانه که یک روزه دوازده سال می گزارند و بعد از آن افطار نمایند و چله مردانه آنست که هر روز گوشت یک ماده گاو غیر از سرگین و اتخوان و پوست و چهل آثار روغن زرد چهل آثار آرد جمله را بخورد پخته کرده هر روز تا دوازده سال داود جود او بول و غایطه نه برآید. بیت:

دل پر ز خطره شکم لی طعام
ریاضت بناموس کفر است تمام

سوم چله رباه حق یکانه باطن بفقیر اسم الله عرق تمام و ظاهر به صحبت عوام. اگر بریاضت بودی پیران بیود و اگر بعلم بودی بلعم باعور و اگر بطاعت بودی ابلیس مقتور. آن فقر محمدی یک ساعت عطا یکست فیض الله بس است هر که را اللہ بخشند. باید دانست که اسم الله تعالیٰ امانت برزین و آسمانها و کوه‌ها فرستاد از گرانی و عظمت و بزرگی بار نتوانسته برداشت همه ابا آورده اند قوله تعالیٰ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلُنَّهَا وَ آشْفَقُنَّ مِنْهَا وَ حَمَلُهَا الْإِنْسَانُ طِإِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُوًّا. طالب آنست اولی که یکدم جدا نشود از مولی که از حرص و حب و نیافانی و اشتغال لایعنی پرده فاسد شده باشد. اگر وعظ و نصیحت جمله قرآن و احادیث و اقوال مشائخ برخوانی نیچ سود ندارند زیرا نچه از رعایت حب و حرص دنیا اوصاف ذمیمه آن دل مرده است آنکه قوله تعالیٰ لَا تُشَعِّعُ الْمُؤْثِي يعني مداستی که ای محمد (صلی الله علیه و آله و سلم) تو نتوانی شناوندین مردگان را، آدم افضل است. مرتبه آدم نیچ پیش نمیرسد. هرچه پیدا است برای آدمی پیدا است و آدمی برای شافتمن حق و هر که طلب شاخت حق نمی کند چه جیوان است مگر بدله او جدار و جماد و نباتات و یا جیوانات خواهد شاخت، لعنت بر اوقات آن آدمیان که مثل سگ و گاو خروز باشند. عجب این است که از بی عقلی خود امید بیدین دیده ای حق بروز قیامت میدارند و نمی دانند که هر که این جانابینا است آنچنانیز نابینا است بحکم این آیت کریمه و شریفه قوله تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الْأَعْمَالِ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَلٌ. چنانچه بزرگی به بزرگی اشارت نوشت که آمنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله و سلم آنست که در پیروی حضرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله و سلم خبردار باشد. پیروی نشان قدم رو نده را گویند یعنی جای نشان قدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله و سلم رفتة باشد آنچه خود را در آنیز باید رسانید سیزد و ای مَا سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ. چون آنچه خود را نرساند پیروی چگونه باشد چرا که پیروی برای گفتن نیست برای فتن است. از آنچه فهم باید کرد که حضرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیه و آله و سلم خود را تا یکجا رسانیده بود هر که خود را در آنچه از پیروی او باز ماند و از امت او چگونه باشد و این عجب حیرت است که تمام خلق پیروی می گویند و نمی روند دانسته اند که پیروی گفتن است نه راه فتن زی شعوری شوران که از بی همتی خود باز پس می مانند و آنکه روند و نمی روند دانسته اند که پیروی گفتن است نه راه فتن زی شعوری شوران که از بی همتی خود باز پس می مانند و آنکه روند و نمی روند حمد دیده نمی توانند. بیت:

در قول و فعل فرق می دان
قولی بگذار فعل را دریاب

پیروی نبی اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راه است ہر که پیروی را پیروی نمی کند گمراہ است۔ اصل پیروی این است که حب مولی فرض و ترک دنیا سنت چنانچہ روایت بهداشت۔ این روایت عنایت مخصوص طریقہ قادری که ذکر جهر ایشان نشانست که ضرب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذَكْرُ جَهْرٍ از سه ضرب اللہ سه مقام روشن شود اول مقام ازل دوم مقام ابد سوم مقام از قاف تاقاف۔

بشنوای صاحب انصاف ذکر خفیہ قادریہ آنست که آزاد کر حامل گویند و از ذکر حامل شود فقر کامل قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكْثُرُ وَادِيَ الْمُكَرَّرِ ذَكْرُ اللَّهِ ذَكْرُ حَامِلٍ، بعضی ذکر حامل ذکر قلب را گویند بعضی روح بعضی سر۔ ذکر حامل خفیہ نہ تعلق بزبان دارد و نہ تعلق بقلب و روح و سر دارد آن نوریست که آزاد تخلی نور ذات احادیث مطلق گویند شب و روز قلب قلب را می سو زد چنانچہ آتش می سو زد هیزم را۔ پس مراقبه این طائفہ راد و حال شود ابتدا بمثل فانوس خیال و انتہای بعین وصال قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَادْ قَلْبِي نَارٌ لِلْجَحِيمِ هُوَ يَبْرُدُهَا۔ دلی که از آتش عشق نہ سوخت آتش دوزخ بیفر وخت۔ بیت:

مرا شد چنان آتش منزم
که آتش گرفته ز آتش دلم

بدانکه بہر کار دینی و دنیوی حاضرات از اسم اللہ کنند ہر مطلبی از اسم اللہ یافتہ شود و اگر کسی اسم اللہ را با ترتیب تصور کند انشاء اللہ تعالیٰ زود یک شبازو ز و بمقصود برداین روایت حرم، ہر کہ باسم اللہ حرم نیست محروم این مقامیست لی مَعَ اللَّهِ وَقُتْلَ لَا يَسْعَى فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ.

بیت:

فرشة گچہ دارد قرب درگاه
نگنجد در مقام لی مَعَ الله
فقریچون آفتاب است صاحب فیض بخش۔

فرد:

هر کرا مرشد نباشد پیشووا این سختابی بس ترا رہبر خدا
در مطالعه دار دائم ہر سعی شام عارفی باشد شوی فرش تمام
 بشنوای صاحب احوال دع نفسک و تعالیٰ



بدانکه فقیر سه قسم است یکی آنکه خلوت‌ها زندان مثل زندان و طالبان در آنجا زندانیان مانند، چون از خلوت برآیند مانند دزدان آن طالبان را مرشد دزدان بهر در بهر در دریوزه بگردانند - این درویشی نیست در پیشی است نه خدا پرستی و نه صفا کیشی - دوم طائفه فقر آنست که مرشد ایشان شب و روز گوشش نشین و خلوت گزین اند، این راجز مثل دام دگران دیگر می‌باشند ظاهربی نیاز بلند آواز و باطن محروم از محبت حق دور، طالبان آنچه بمحبت دست آورند به ندرش بگذارند - این طالب مرشد و مرشد طالب بر هر دو نفس غالب - سوم طائفه فقر اهل توجہ آنست که مرشد ایشان شیر زلایخ تاج کامل مکمل کمال دائم باوصال که طالبان اللہ را در یک هفت هفت روز مجلس نصیب کند اذل روز مجلس که در وجود او تاثیر پیدا شود دوم روز مجلس حضرت صدیق اکبر که صاحب صدق گرد سوم روز مجلس حضرت عمر خطاب و بنفس خود عدل کند و محاسبه نماید چهارم روز مجلس حضرت عثمان غنی که حیا کند از نافرمانده خداباز ماند پنجم روز مجلس حضرت علی کرم اللہ و جهاد که صاحب علم و ولایت گرد ششم روز مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم که خلق محمدی بدست آید هفتم روز مجلس سلطان الفقر که آن دریایی است توحید باری تعالیٰ - هر که بر کناره آن در یاری صاحب کنار گرد دقوله تعالیٰ نخجئ آقرب الیه من حبیل الورید - هر که درین مرتبه رسد و هر که ازان دریا آب نوش در هر دو جهان آبروی دریا بد و هر که در آن دریا غوطه خورد ظاهر و باطن چشم بینا شود قوله تعالیٰ وَقَيْ أَنفُسُكُمْ طَافَلَا تُبَصِّرُونَ - مرشدی که در هفت روز این هفت مجلس نصیب کند طالب اللہ را باید که از وجود اشود و عمر خود را فراموش نکند -

فرد:

دو چشم خویش را بر بند چون باز
دروشت تا دهد گم گشته آواز

ول فقیر بحر و نظر فقیر گوهر قال عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَافِيَةُ عَشَرَ أَجْزَاءٍ تِسْعَةً فِي السَّكُوتِ وَوَاحِدٌ فِي الْوَحْدَةِ .
حَدِيثُ قُدُسِيِّ عِبَادِيِّ الَّذِينَ قُلُوبُهُمْ عَرِيشَةٌ وَأَبْدَانُهُمْ وَحْشَيَةٌ وَهَمَتُهُمْ سَمَاوَيَةٌ ثَمَرَةُ الْجَنَّةِ فِي
قُلُوبِهِمْ مُقَدَّسَةٌ وَخَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَةُ الْسَّمَاءِ سَقْفُهُمْ وَالْأَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَالْعِلْمُ
أَنْيَسُهُمْ وَالرَّبُّ جَلِيلُهُمْ .

بیت:

علم دانی چیست دام راست گیر
لی علم کافر شود زاده فقیر

هر راهی را که شریعت روز کند آن راه کفر است - حدیث عبادی الَّذِينَ إِيجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَلَ الْمَظْرِي إِذَا
نَزَلَ فِي الْبَرِّ وَإِذَا نَزَلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرْرُ - فقیر تارک صلوه را بوی از معرفت حق نمی‌رسد گرچه نماید



ترامشاده از ماه تاما، هم است دراج و گمراهی است.

بیت:

از هر حدیثی و آیتی تو بشنوی
مرد عارف آن بود بر دین قوی

باب پنجم

ذکر دعوت کامل، شرح دعوت کل و جزء،
 بحری و صغری و دعوت یکدم و دعوت ساعت

یعنی صاحب تصرف فقیر مالک الملکی و دعوت روز و یک شب و دعوت هفتة و دعوت ماه و دعوت یک چشم زدن یعنی خواندن از دعوت هزاران هزار بهتر توجه فقیر یکبار برآید کار اول بحقر آن و این نیز ترتیب دعوت قرآن است که بر سکناره آب روان رفته شروع کند اول غسل نماید و ردای بشوید و دوگانه برای یکان نموده دیگری بارداج بنی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحابه کبار بزرگوار خوانده به بخشنده بعد ازان قرآن از فاتحه بالتسمیه شروع کند تا من الحجۃ و النّاس با تمام رساندن قرآن را تمام در یک شب برین ترتیب سه مرتبه سپاره مع دوگانه و باسه غسل تمام کند اگر صالح است کار او بشب اول شود و اگر مرد طالح است بشب دوم و اگر منافق بود در شب سوم کار او با نجام رسدم و مهمم او انصرام یابد این دعوت را مستحب الدعوات گویند که پیشک قبول افتد و هر که شک آرد یعنی کفر است و دعوت صاحب وصال و دعوت یکتا دعوت مؤکلات و دعوت اهل قبور بارداج و دعوت اهل حضور مقام دعوت عروج بود و دعوت بیرون گاه بروج و دعوت یکتا شدن با خدا ای تعالی و دعوت بعرش رسیدن از تخت الشری و دعوت قید کردن نفس و دفع شیطان جمله دعوت تعلق دارد خواندن باخبر حقیقت دعوت چه داند کا ذخر این دعوت هر آنکس خواندگی را که حکم از اللہ تعالی و رخصت و اجازت از حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم و از حضرت پیر دستگیر غوث صمدانی قطب ربانی سید مجی الدین عبد القادر جیلانی غائب الاولیاء و شہسوار میدانی هر دو جهان باشد و می دهد خبر وقت خواندن از تمام عالم کل مخلوقات هزاره هزار عالم جن و دیو و فرشته و مؤکلات و ملائکه و روحانی خاکیان اهل الاسلام صاحب القبور در قید او باشد و آن کم آزار صاحب سر الاسرار غوث و قطب زیر بار او

بیت:

شہسوارم .. شہسوارم .. شہسوار

غوث قطب و مرکب اند ته زیر بار

صاحب دعوت کامل و فقیر مال آنست که بارداج از حضرت آدم تا خاتم النبیین و از خاتم النبیین تا ابد الاباد با هر یک



دست مصافحه کرده و از ایشان عهد و پیمان گرفته باشد. هر که این مراتب دارد چهار شکر باطنی همیشه همراه اوی باشد اذل
موکل ملائکه دوم شهداه سوم عالم الغیب چهارم رجال الغیب. این فقیر صاحب الدعوت لایحتاج گویند. فقیر شدن نه کار
آسان است، در فقر عظیم سزا اسرار حمکن است این بعرف نیت عرفان هر که را اللہ بخشد. بهر بی که خواند بجهت دین و دنیا
زو و مقصود او برآید **قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا تَحْيَوْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُو مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ**. ابیات

اویاء را خلوت است زیر زمین لا تخف باشد با حق همشین

هر که بر قبرش رود اهل الخبر مشکل آسان می شود جن و بشر

قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنَ الدَّارِ إِلَى الدَّارِ - اویاء اللہ فقیر فنا فی اللہ را
چون اجل نزد یک ردمدخل در مقام رئی مع اللہ فنا فی اللہ شوند، نه خبر از غمی دارند و نه از جان و نه از نفس و نه از شیطان و نه
از عذر ایل، جان ایشان بقدرت حق تعالیٰ قض گردد.

واز چهل چله ریاضت یک شب همشین قبر اویاء اللہ افضل تراست چرا که ریاضت راه است و راز حضوری فنا فی اللہ نگاه
که نه آنچه ریاضت نه راه و نه مدعا و نه گواه و نه درد و نه آه و نه عروج و نه جاه و نه روضه و نه خانقاہ جزو رضه مبارک حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نه آفتاب و نه ماه و نه سال و نه ماه و نه کس رهبر و نه همراه و نه تحت و نه فوق و نه حس پرستی و نه ذوق و نه
شمال و نه جنوب و نه مشرق و نه مغرب و نه خدو نه خال بعینه عین وصال. **قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَوْتُ جَسْرٌ يُؤْصِلُ**
الْحَيَّ إِلَى الْحَيَّ. پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرموده که برین دو طائفه آتش دوزخ حرام است یکی علماء عامل
دوم فقراء کامل، در وکه این سه چیز نباشد حرص، حسد و بکر. **قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ**
رَسُولُ اللَّهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَبِلَا عَذَابٍ. چرا که تاثیر کلمه طیب حرص و حسد و بکر را چنان خورد چنانچه آتش
بیزرم را این را خاص گویند یعنی مخلص. حدیث **الَّذِينَ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَثِيرٌ وَمُخْلِصُونَ قَلِيلٌ**. ابیات:

روح در عرش است قالب زیر خاک احتیاجی نیست روضه جان پاک

مرده تن دل زنده زیر خاک بین اویاء را لا یمتوون تو به بین

نم قبر گنام بی نام و نشان جمد را با خود برند در لامکان

بر قبر مرده کنی نقش و نکار نیت سودی مرده را زیبا چه کار

با هم؟! به زین نباشد در جهان خود پرستی را میین جز عین آن

الغرض آنکه بیت:

هر که باشد پند غلت پاک
ورنه باشد پند خلت چه باک



رجوعاتِ خلق، همه خلول و جمعیت درین زمانه خانواده برگشته از شریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آله و سلم جاده بشنو و سرو دوی نوشد
باده، ^{همشین} مردم مایه فراد حرام زاده و مغروف بر کرامات آبا و اجداد، درست می گوید فقیر آزاد قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اَكَسِكُتُ عَنِ الْحُقْقِ شَيْطَانٌ اَخْرَسْ.

بیت:

گر ترا سر می زند سر پیش نه
و ز خدمت مادر پدر درویش به
قالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ هیچ کس ازین بهتر نباشد.

بیت:

تا تواني خوش را از خلق پوش
عارفان کی بوند این خود فروش

بیت:

با دوست هیچ فقر بهشت است بوتان
لی دوست بر سر جاه تو انگری

فرد:

تا دوست در سکنار نباشد بکام دل
از هیچ نعمتی مزه نیاید که می خوری

قَوْلُهُ تَعَالَى وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىِ. بدائله آن صاحب الدعوت ملعون و تارک الدعوت ملعون آنست
که با تهادی دعوت زیده پریشان است. چون اهل دعوت خسته خاطر شود رجوع باطن بر وضه مبارک حضرت رسول اللہ صلی
الله علیہ و آله و سلم بیاردو با ترتیب خواند از برکت قبر مبارک پر نور ارواح نبوی صلی اللہ علیہ و آله و سلم حاضر شود و مقصود خود
عرض نماید بره طالب کلید رسید. این دعوت هیچ بر هنده است آنکس نخواند که در باطن شجاعت شعار باشد و از برای هر کاری و
مطلوبی و همکی که نخواند کار او را پیک مرتبه به انجام رسید.

دعوت دیگر آنست که وقت شب تهبا بقبور رود ^{همشین} قبر شود قبری که صاحب عظمت غالب الاولیاء بمثیل شهداء و یا
غوث یا قطب یا درویش یا فقیر فنا فی الله، آنچه داند از قرآن مجید نخواند. از برکت کلام ربی و بتوجه فقراء بجانی ارواح بحکم
الله تعالی از قبر برآید بگفتن این **قُمِّ يَادِنَ اللَّهُ وَ مُتَكَلِّمُ شَوَّدْ جَوَابَ بَاصَوَابَ يَا الْهَمَامَ دَهْ يَادِ لَيْلَ وَ يَا بُو حَمَمَ** خدا نخواسته باشد از قبر
اولیاء الله اشارت بشارت نیاید اهل مشغول بحق باشد. هر که سالک را راه بر سیدن است و عاشق را ابتداء بر سیدن و انتهای



دیدن که نظر ایشان کیمیا است. این نظر کیمیا است که با نظر جاہل را علم از هرگز راه بکشانید که مقابله او پیچ کس عامل و فاضل بر این نظر کیمیا است که مشاهده تم بی غم از هر طبقات کشف و کرامات و مقامات بینما ید که ازان مردم در حیرت و عبرت آیند. این نظر از اهل صفات است. هر که را با نظر از سرتاقدم وجود او شود نور تمام از اسم الله ذاتی شود تاثیر ایست کیمیا و نظر اکیر. این نظر از اهل ذات لازوال بغرق وصال.

این نیز شرح دعوت است چون اهل دعوت و در شروع کند ہنوز وظائف نه شده باشد تمام که مطلب مقصود اولی رسید، انجام دعوت کمال آنست که وقت شروع صورت اعداء در تصور گیرند در آن هنگام از گرمی ذکر و جذب فکر آزاد بخوازد و یا با مرخدای تعالی قتل سازد قال عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ حَفِظَ لِسَانَهُ مِنْ غَيْرِيْ أَكْرَمُتُهُ بِنِيْ گِرِّيْ وَ مَنْ حَفِظَ
بَصَرَهُ مِنْ غَيْرِيْ أَكْرَمُتُهُ بِعَيْنَيْ وَ مَنْ حَفِظَ خَلْقَهُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ أَكْرَمُتُهُ بِحُكْمِيْ وَ مَنْ حَفِظَ قَلْبَهُ
مِنْ حُبِ الدُّنْيَا أَكْرَمُتُهُ بِتَظْرِيْ وَ ذُكْرِيْ وَ مَنْ حَفِظَ نَفْسَهُ عَلَى الصَّبَرِ أَكْرَمُتُهُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَانِ تَرْزِيَانِ طَقْوَلَهُ تَعَالَى يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورُ. قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْعُنِي فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ وَ لِكُنْ يَسْعُنِي فِي قَلْبِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ. قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظِلِّ عَبْدِيِّي وَ أَكَامَهُ إِذَا ذَكَرْتُ فِي نَفْسِهِ
ذَكْرُتُهُ فِي نَفْسِي وَ إِنْ ذَكَرْتُ فِي مَلَأِ ذَكْرُتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبَرًا تَقَرَّبَتِ إِلَيْهِ
ذِرَاعًا وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبَتِ إِلَيْهِ بَاعًا.

مَكْتُبَ الخَيْرِ

وَ الْضُّلُّ وَ السَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَ نُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ وَ عَلَى أَهْلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ طَامِينَ

لشیف لشیف

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان با حمود علیہ السلام

مکمل الفقراء

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

مکمل و اجازات

سلطان العارفین حامی سلطان العارفین

سلطان سخی الرحم

میرزا نور الدین سلطان العارفین

مترجم

حسن علی سرداری قادری

297.62
ب 22 مع
145425